عمران سیریز
خاص نمبر
ہیڈ ایجنٹ
مظہر کلیم
ایم اے

ہنڈرڈ الیون تھری کہہ کر کراتا ہے جبکہ میرے خیال میں ایٹ ہنڈرڈ الیون تھری (8113) کسی طور پر بھی درست نہیں ہے۔ اسے ایٹ تھاؤزنڈ ون ہنڈرڈ تھرٹین کہنا چاہئے تھا۔ امید ہے آپ ضرور اس کی وضاحت کریں گے"۔

محترم محمد شاہین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بےحد شکریہ۔ آپ نے نمبروں کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے گنتی کے لحاظ سے تو یہ درست ہے۔ عمران کو واقعی آٹھ سو گیارہ تین کہنے کی بجائے آٹھ ہزار ایک سو تیرہ کہنا چاہئے لیکن محترم اگر یہ نمبر عمران کی جگہ کسی اور کو معلوم ہو جائے تو پھر وہ آسانی سے اس نمبر سے عمران کی جگہ کام لے سکتا ہے اس لئے جب ایسے نمبر بڑے بینکوں یا ایسے اداروں کی طرف سے کسی کو الاٹ کئے جاتے ہیں تو ان میں بھی کوڈ استعمال کیا جاتا ہے تاکہ کوئی دوسرا اسے استعمال نہ کر سکے۔ امید ہے اب آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار گیراج میں بند کی اور پھر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ ابھی اس نے دو ہی سیڑھیاں چڑھی ہوں گی کہ کسی کار کی بریکیں اس کے پیچھے چرچرائیں تو عمران نے بے اختیار مڑ کر دیکھا۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ یہ سوپر فیاض کی سرکاری جیپ تھی اور اب سوپر فیاض اس میں سے اتر رہا تھا۔ عمران اس طرح مڑ کر دوبارہ سیڑھیاں چڑھنے لگا جیسے وہ سوپر فیاض کو پہچانتا ہی نہ ہو۔

"عمران"...... سوپر فیاض نے اسے آواز دی اور پھر اس کے پیچھے اس قدر تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا جیسے کم سے کم وقت میں سیڑھیاں چڑھنے کا عالمی ریکارڈ قائم کرنا چاہتا ہو لیکن عمران نے سنی ان سنی کر دی۔

"تم نے میری آواز نہیں سنی۔ کیا بہرے ہو گئے ہو"...... فیاض

نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف گھماتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب بیرہ ہی ہونا پڑے گا۔ چلو کھانا تو وقت پر مل جایا کرے گا اور سنا ہے کہ اب لوگ اتنی ٹپ دینے لگ گئے ہیں کہ سپرنٹنڈنٹ انٹیلی جنس بیورو کی سالانہ تنخواہ سے زیادہ ایک روز کی کمائی ہو جاتی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ میرے ساتھ چلو تمہارے ڈیڈی نے تمہیں فوری طور پر کال کیا ہے"...... فیاض نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس سیڑھیوں کی طرف گھسیٹتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ کیا مطلب۔ میں انٹیلی جنس کا ملازم نہیں ہوں کہ جب بھی کال کریں میں بھاگا چلا جاؤں۔ ہاں وہ باپ بن کر پکاریں تو اور بات ہے"...... عمران نے کہا لیکن فیاض اسے بازو سے پکڑے تیزی سے سیڑھیاں اتارتا ہوا نیچے لے آیا۔

"چلو بیٹھو جلدی کرو۔ بڑی خوفناک واردات ہو گئی ہے۔ جلدی کرو"...... سوپر فیاض کا انداز ایسا تھا جیسے اگر عمران فوری جیپ میں نہ بیٹھا تو وہ اسے اٹھا کر اندر پھینک دے گا۔

"واردات۔ کیسی واردات"...... عمران نے پہلی بار چونکتے ہوئے کہا۔

"جلدی کرو میں تمہیں راستے میں بتا دوں گا۔ جلدی کرو وقت مت ضائع کرو"...... سوپر فیاض نے تیز لہجے میں کہا اور خود وہ اچھل

کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ واردات کا لفظ اور فیاض کی حالت دیکھ کر عمران کو مجبوراً سائیڈ سیٹ پر بیٹھنا پڑا اور سوپر فیاض نے اس طرح جیپ بھگانا شروع کر دی جیسے وہ اس کی مدد سے ورلڈ ریس جیتنا چاہتا ہو۔

"ارے ارے۔ آہستہ چلاؤ ایسا نہ ہو کہ سڑک پر ہی کوئی خوفناک واردات ہو جائے اور سلمیٰ بھابھی بیوہ اور تمہارے بچے یتیم ہو جائیں"...... عمران نے کہا لیکن سوپر فیاض نے رفتار کم کرنے کی بجائے مزید بڑھا دی۔ وہ واقعی انتہائی مہارت سے جیپ چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"کیا واردات ہوئی ہے۔ کچھ بتاؤ تو ہی"...... عمران نے کہا۔

"صدر مملکت کے ملٹری سیکرٹری کرنل احسن کو پریذیڈنٹ ہاؤس میں ان کی رہائش گاہ کے اندر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور صدر صاحب اس واردات پر اس قدر غصے میں ہیں کہ انہوں نے تمہارے ڈیڈی کو دھمکی دی ہے کہ اگر قاتل فوری گرفتار نہ ہوئے تو انہیں معطل کر دیں گے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"پھر ڈیڈی نے تو فوراً استعفیٰ دے دیا ہو گا۔ وہ ایسی دھمکی کے بعد ایک لمحہ بھی نوکری نہیں کر سکتے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے واقعی استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن سر سلطان نے بڑی مشکل سے انہیں ایسا کرنے سے روکا اور پھر سر سلطان کے

مشورے پر انہوں نے تمہیں فوری طور پر کال کیا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

" تو کیا انہوں نے دھمکی سے بچنے کے لئے مجھے ملزم بنا کر صدر صاحب کے سامنے پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہونا تو ایسے ہی چاہئے لیکن ایسا نہیں ہے۔ وہاں کرنل احسن نے مرتے ہوئے اپنے ہی خون سے فرش پر ایک نشان سا بنایا ہے جو تاج کی شکل کا ہے لیکن یہ نشان کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا۔ اس پر سرسلطان نے کہا کہ عمران ایسے کاموں میں ماہر ہے اس لئے وہ لامحالہ اسے پہچان لے گا اس لئے تمہیں کال کیا جا رہا ہے"...... سوپر فیاض نے آخرکار اصل بات بتاتے ہوئے کہا۔

" لاحول ولاقوۃ۔ اس میں اتنی تیزی پھرتی دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ بات تو میں تمہیں وہیں سیڑھیوں پر ہی بتا سکتا تھا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا بتا سکتے تھے"...... سوپر فیاض نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہی کہ کرنل احسن نے مجرم کی نشاندہی کر دی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" ہاں۔ سب کا یہی خیال ہے کہ اس نشان سے کرنل احسن نے مجرم کی نشاندہی کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کس طرح۔ یہ بات

سمجھ میں نہیں آ رہی"...... سوپر فیاض نے کہا۔

" کیوں سمجھ میں نہیں آ رہی۔ بڑا صاف اور واضح اشارہ ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔ وہ واقعی اب لطف لے رہا تھا۔

" کیا مطلب۔ کیسا اشارہ"...... سوپر فیاض نے چونک کر پوچھا۔

" یہی کہ مجرم سرسلطان ہیں سیکرٹری وزارت خارجہ"۔ عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض کے ہاتھ میں سٹیرنگ اس طرح گھوما کہ جیپ سائیڈ میں آتے ہوئے ٹرک کی طرف تیزی سے بڑھی لیکن فیاض نے واقعی بڑی مہارت سے اسے بروقت کنٹرول کر لیا تھا ورنہ خوفناک حادثہ ناگزیر ہو جاتا۔

" یہ کیا بکواس کی ہے تم نے۔ میرا دماغ ہی گھما دیا ہے ابھی ایکسیڈنٹ ہو جاتا تو"...... فیاض نے کنٹرول کر لینے کے بعد غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اس میں بکواس کیا ہے۔ ویسے تمہیں ایکسیڈنٹ کا شوق ہو تو اپنا شوق پورا کر سکتے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" سرسلطان کیسے مجرم ہو سکتے ہیں۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے"...... فیاض نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کرنل احسن مرحوم نے تو یہی اشارہ دیا ہے۔ دیکھو تاج سلطان ہی پہنتے ہیں اور پہنتے بھی سر پر ہیں اس لئے تاج بنانے کا مطلب ہوا

عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار سرسلطان...... فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم سے خدا سمجھے۔ کہاں سے بات کہاں لے جاتے ہو"۔ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کو پوری تیزی سے پریذیڈنٹ ہاؤس کے جہازی سائز کے کھلے ہوئے گیٹ میں موڑ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب عمران فیاض کے ساتھ کرنل احسن کی رہائش گاہ میں داخل ہوا تو وہاں سرعبدالرحمن اور سرسلطان کے ساتھ ساتھ کئی بڑے افسر بھی موجود تھے۔ ایک طرف فرش پر کپڑے سے ڈھکی ہوئی کرنل احسن کی لاش موجود تھی اور پولیس کے افسران اپنی رسمی کارروائی میں مصروف تھے۔ سرعبدالرحمن کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ سرسلطان کے چہرے پر سکون تھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ لیکن جناب فاتحہ خوانی تو بیٹھ کر کی جاتی ہے جبکہ آپ صاحبان تو کھڑے ہیں"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام۔ بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ حالات بے حد سنجیدہ ہیں۔ سرعبدالرحمن تو تمہیں بلانے کے حق میں نہیں تھے لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم سمجھ میں نہ آنے والے مسائل چٹکی بجاتے ہی حل کر لیتے ہو۔ یہ دیکھو کرنل احسن نے مرنے سے پہلے اپنے ہی خون سے اپنی انگلی کی مدد سے یہ تاج سا بنایا ہے۔ اس کا کیا مطلب

ہو سکتا ہے۔ یہ بات تو یقینی ہے کہ کرنل احسن مرحوم نے مجرم کی نشاندہی کی ہے لیکن کس طرح"...... سرسلطان نے سلام کا جواب دیتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جبکہ سرعبدالرحمن خاموش کھڑے رہے تھے۔

"میں نے جناب سوپر فیاض صاحب کو راستے میں ہی بتا دیا ہے کہ مجرم کون ہے"۔ عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو اس بار سرسلطان کے ساتھ ساتھ سرعبدالرحمن بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا تم جانتے ہو کہ مجرم کون ہے"۔ سرعبدالرحمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ اس نشانی سے پتہ چلتا ہے اس کے مطابق تو میں جانتا ہوں۔ آپ بے شک سوپر فیاض سے پوچھ لیں میں نے اسے بتا دیا ہے"۔ عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

"کون ہے مجرم۔ جلدی بتاؤ"...... سرعبدالرحمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے آپ مجھے جان کی امان خود بھی دیں اور سرسلطان سے بھی لے دیں"...... عمران نے قدرے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا تو سرسلطان اور سرعبدالرحمن دونوں چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ یہ تم نے کیا بکواس شروع کر دی ہے۔ سوپر فیاض تم بتاؤ۔ کیا بتایا ہے اس نے"...... سرعبدالرحمن

نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ سوپر فیاض سے مخاطب ہو
گئے۔
"جناب اس کی عادت ہے مذاق کرنے کی"...... سوپر فیاض نے
ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"مذاق کرنے کا کیا مطلب۔ کیا تم ہوش میں ہو جو میرے سامنے
ان حالات میں ایسی باتیں کر رہے ہو"...... سر عبدالرحمن کا غصہ
عروج پر پہنچ گیا تھا۔
"سس۔ سر۔ سر اس نے کہا تھا کہ مجرم سر سلطان ہیں"۔ سر
عبدالرحمن کے جلال کو دیکھتے ہوئے سوپر فیاض نے اصل بات اگل
دی جبکہ عمران ویسے ہی معصوم صورت بنائے خاموش کھڑا ہوا تھا
البتہ اس کی نظریں اس نشان پر جمی ہوئی تھیں جو سفید ماربل کے
فرش پر خون سے بنایا گیا تھا۔
"سر سلطان مجرم ہیں۔ کیا مطلب۔ یہ کیا بکواس ہے"۔ سر
عبدالرحمن کو اور غصہ آگیا تھا جبکہ سر سلطان کے چہرے پر بھی غصے
کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"جناب اس نے کہا تھا کہ نشان تاج کا ہے اور تاج سلطان پہنا
کرتے ہیں اور تاج سر پر پہنا جاتا ہے اس لئے کرنل احسن نے یہ
نشان بنا کر سر سلطان کو مجرم ظاہر کیا ہے"...... سوپر فیاض نے
گھبرا کر پوری تفصیل بتا دی۔
"کیوں عمران۔ تم نے یہ بات کی تھی"...... سر عبدالرحمن نے

زہریلے لہجے میں کہا۔
"وہ۔ وہ دراصل سوپر فیاض نے مجھے بتایا ہی نہیں تھا کہ کرنل
احسن نے کس طرح کا تاج بنایا ہے۔ میں سمجھا کہ ایشیائی تاج ہو گا
اس لئے میں نے سر سلطان کا نام لے دیا لیکن اب یہ تاج دیکھ کر مجھے
پتہ چلا ہے کہ یہ تو یورپی تاج ہے اس لئے اب سر سلطان تو مجرم
بہرحال ہو ہی نہیں سکتے"...... عمران نے فوراً وضاحت کرتے ہوئے
کہا۔
"ایشیائی تاج، یورپی تاج۔ کیا بکواس ہے۔ سر سلطان میں آپ کو
اس لئے منع کر رہا تھا کہ اس احمق کو مت بلوائیں۔ اس کو سوائے
بکواس کرنے کے اور کچھ نہیں آتا۔ اب دیکھو اس قدر سنجیدہ معاملہ
ہے اور اسے سوائے بکواس کے اور کچھ نہیں سوجھ رہا"۔ سر
عبدالرحمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"عمران بیٹے چلو تم نے میرا نام تو مذاق میں لے دیا ہو گا لیکن یہ
ایشیائی اور یورپی تاج سے تمہارا کیا مطلب ہے"...... سر سلطان نے
کہا۔
"جناب۔ ایشیائی تاج اور یورپی تاج میں بڑا فرق ہوتا ہے جیسا
آپ نے ایشیا میں بادشاہوں کی تصویروں میں دیکھا ہو گا جبکہ گریٹ
لینڈ اور یورپی بادشاہ اور ملکہ جو تاج پہنتے ہیں اور جسے کراؤن کہا جاتا
ہے وہ نیچے سے گول پٹی اور سائیڈ پر کنارے سے اوپر کو ابھرے
ہوئے ہوتے ہیں جیسے کسی قلعے کا نقشہ ہو اور آپ خود دیکھ لیں کہ

کرنل احسن مرحوم نے بھی کراؤن ہی بنایا ہے اور ظاہر ہے آپ ایشیائی سلطان ہیں آپ یورپی تاج کیسے پہن سکتے ہیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سرسلطان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا جبکہ سرعبدالرحمن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید انہوں نے کبھی ایشیائی اور یورپی تاجوں کے درمیان اس فرق پر غور ہی نہیں کیا تھا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ کرنل احسن کے اس تاج بنانے کا مطلب ہے کہ قاتل کا تعلق یورپ کے کسی شاہی خاندان سے ہے"۔ سرسلطان نے کہا۔

"یہ بات تو آپ بتا سکتے ہیں کہ کیا پریذیڈنٹ ہاؤس میں کوئی آدمی ایسا موجود تھا اس کا تعلق یورپ کے کسی شاہی خاندان سے ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ کرنل احسن کو کیوں ہلاک کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے قاتل کو یہاں گھس کر کرنل احسن کو ہلاک کرنے کا شوق تو نہیں ہو گا اس کے پیچھے کوئی خاص مقصد ہو گا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جو کچھ اب تک میں نے معلوم کیا ہے اس کے مطابق کرنل احسن کو یہاں ملٹری سیکرٹری کی سیٹ پر آئے صرف ایک ہفتہ ہوا ہے۔ اس سے پہلے وہ پاکیشیا کی نیشنل لیبارٹری کے چیف سیکورٹی فیسر تھے۔ ویسے یہ ملٹری انٹیلی جنس میں بھی رہ چکے ہیں۔ صدر صاحب کا سابقہ ملٹری سیکرٹری ریٹائر ہو گیا تو بڑی چھان بین کے بعد

کرنل احسن کا انتخاب کیا گیا تھا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو مجرم یقیناً کرنل احسن سے نیشنل لیبارٹری کے بارے میں کوئی بات پوچھنا چاہتا تھا لیکن نیشنل لیبارٹری کوئی سیکرٹ لیبارٹری نہیں ہے اس لئے یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی کہ اس نے کرنل احسن سے کیا پوچھنے کی کوشش کی اور پھر انہیں ہلاک کیوں کر دیا اور کرنل احسن نے یہ نشان کیوں بنایا"...... سرعبدالرحمن نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کرنل احسن نیشنل لیبارٹری کے علاوہ اور کسی لیبارٹری میں بھی رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ملٹری انٹیلی جنس سے وہ نیشنل لیبارٹری میں تعینات ہوئے اور پھر وہاں سے یہاں آ گئے"...... سرعبدالرحمن نے جواب دیا۔

"کیا نیشنل لیبارٹری میں کوئی ایسا سائنسدان ہے جس کا نام کراؤن ہے یا اس کا تعلق یورپ کے کسی شاہی خاندان سے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"یہ کراؤن نام کا خیال میرے ذہن میں بھی آیا تھا اس لئے میں نے پہلے ہی معلوم کر لیا ہے۔ نیشنل لیبارٹری میں کوئی غیر ملکی سائنسدان موجود نہیں ہے اور نہ ہی وہاں کسی سائنسدان کا نام کراؤن ہے اور ویسے بھی اگر کرنل احسن کراؤن لکھنا چاہتا تو وہ تاج بنانے کی بجائے لفظ کراؤن ہی لکھ دیتا"...... سرعبدالرحمن نے

جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ سر عبدالرحمن کی بات درست تھی۔

"کرنل احسن ملٹری انٹیلی جنس میں رہے ہیں تو ملٹری انٹیلی جنس کے خصوصی کوڈ میں تاج کا مطلب سربراہ ہی ہوتا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"صدر صاحب نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ انہیں کوئی اطلاع ملی ہے نیشنل لیبارٹری سے"...... اس نوجوان نے سر عبدالرحمن اور سر سلطان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم بھی آؤ"...... سر سلطان نے عمران سے کہا۔

"اسے یہیں رہنے دو۔ اس نے صدر صاحب کے سامنے بھی بکواس کرنے سے باز نہیں آنا"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"میں گستاخی کیسے کر سکتا ہوں ڈیڈی۔ ویسے ملٹری انٹیلی جنس کے کوڈ کے مطابق اگر تاج کا مطلب سربراہ ہو سکتا ہے تو پھر صدر صاحب بھی قاتل ہو سکتے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ بغیر سوچے سمجھے ہی بکواس شروع کر دیتے ہو۔ آئی سے گٹ آؤٹ"...... سر عبدالرحمن نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"شش۔ شش۔ شکریہ جناب۔ ویسے واپسی کا کرایہ تو دے دیں

ورنہ یہاں سے پیدل جاتے جاتے تو میری جوتی بھی گھس جائے گی اور یہ بھی بڑی مشکل سے ادھار ملی ہے"...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آؤ عبدالرحمن صدر صاحب انتظار کر رہے ہوں گے۔ تم یہیں ٹھہرو عمران میں آ رہا ہوں پھر تم میرے ساتھ چلنا"...... سر سلطان نے کہا اور پھر سر عبدالرحمن کے ساتھ چلتے ہوئے تیزی سے اس کمرے سے باہر چلے گئے۔

"تمہیں دراصل سر سلطان نے سر پر چڑھایا ہوا ہے ورنہ تمہیں اس طرح اتنے بڑے افسران کے سامنے بکواس کرنے کی ہمت ہی نہ پڑتی"۔ سوپر فیاض نے کہا۔

"جب میں سوپر فیاض جیسے بڑے افسر کے سامنے سینہ تان کر بول سکتا ہوں تو پھر بے چارے ڈائریکٹر جنرل اور سیکرٹری خارجہ کیا حیثیت رکھتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم سے خدا سمجھے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں یہاں بلا کر اب سر سلطان بھی پچھتا رہے ہوں گے۔ یہ تو شکر ہے کہ تم صدر صاحب کے پاس نہیں گئے ورنہ وہاں جا کر اگر تم نے سربراہ والی بات کر کے صدر صاحب کو مجرم قرار دے دیا ہوتا تو یقیناً تم زندہ واپس نہ آتے"...... سوپر فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔ اپنے بارے میں بڑے افسر کی بات سن کر اس کا موڈ لاشعوری طور پر خوشگوار سا ہو گیا تھا۔

"میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی۔ بہرحال فلموں میں تو میں نے جاسوسوں کو اسی طرح قاتل کو پکڑتے ہوئے دیکھا ہے کہ وہ باری باری سب پر شک کا اظہار کرتے ہیں اور آخر میں قاتل وہ نکلتا ہے جس پر کسی کو شک بھی نہ ہو اس لئے اگر سر سلطان اور صدر مملکت قاتل نہیں ہیں تو پھر تم بھی ہو سکتے ہو۔ تمہارا نام فیاض ہے اور بادشاہ بھی بڑے فیاض ہوتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہی نوجوان اندر داخل ہوا جو اس سے پہلے سر سلطان اور سر عبدالرحمن کو بلا کر لے گیا تھا۔

"عمران صاحب آپ کو صدر صاحب یاد فرما رہے ہیں"۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو کیا انہوں نے اقرار جرم کر لیا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اقرار جرم۔ کیا مطلب"...... نوجوان نے انتہائی حیرت سے کہا۔

"چلو میں خود ہی پوچھ لوں گا۔ سوپر فیاض ہتھکڑی تو تمہارے پاس ہو گی۔ چلو ٹھیک ہے میں تمہیں کال کر لوں گا۔ آؤ مسٹر چلیں"۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور نوجوان اس طرح حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے اس کی ذہنی صحت پر شک گزرنے لگا ہو۔ بہرحال چند لمحوں بعد عمران صدر صاحب کے خصوصی میٹنگ ہال میں داخل ہوا۔ وہاں صدر صاحب کے ساتھ ساتھ

سر عبدالرحمن اور سر سلطان بھی موجود تھے۔

"آئیے عمران صاحب۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے تو مجھ پر بھی شک ظاہر کر دیا ہے"...... صدر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب جاسوسی تو ایسے ہی ہوتی ہے۔ ویسے ڈیڈی بھی یہاں موجود ہیں وہ مجھ سے بھی بڑے جاسوس ہیں۔ میرا مطلب ہے جاسوس کے باپ ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو صدر مملکت بے اختیار مسکرا دیئے جبکہ سر سلطان اور سر عبدالرحمن دونوں کے چہرے غصے سے بگڑے ہوئے تھے۔

"بہت خوب۔ آپ واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہیں لیکن اگر مجھ پر شک ہو سکتا ہے تو سیکرٹ سروس کے چیف پر بھی تو شک ہو سکتا ہے"...... صدر مملکت نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے صدر مملکت سے اس بات کی توقع نہیں تھی۔

"وہ کیسے جناب"...... عمران نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس کے چیف بھی تو سیکرٹ سروس کے سربراہ ہیں"۔ صدر صاحب نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"جناب یہ بات آپ تو کہہ سکتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کیونکہ آپ تو اعلیٰ ظرف کے مالک ہیں کہ مجھ جیسے عام آدمی کی بات سن کر بھی آپ نے غصے کا اظہار نہیں کیا لیکن چیف ایکسٹو صاحب بے حد تیز ہیں۔ ان سے اور کچھ نہ بن سکا تو کم از کم مجھے وہ نمائندہ خصوصی کی

پوسٹ سے بہرحال نکال باہر کریں گے۔ بے شک سرسلطان سے پوچھ لیں"...... عمران نے بڑے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو سرسلطان پہلی بار مسکرا دیئے کیونکہ ظاہر ہے اب وہ سر عبدالرحمن اور صدر صاحب کو کیا بتاتے کہ جس کی بات عمران کر رہا ہے وہ دراصل کون ہے۔

"عمران صاحب۔ نیشنل لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر عاشق حسین کی بھی ان کی رہائش گاہ پر لاش ملی ہے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ انہوں نے بھی مرنے سے پہلے فرش پر لفظ کراؤن لکھا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں قتل ایک ہی آدمی نے کئے ہیں اور چونکہ معاملہ نیشنل لیبارٹری کا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ کیس سیکرٹ سروس کے حوالے کیا جائے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا آپ کا چیف یہ کیس لے لے گا"...... صدر مملکت نے کہا۔

"بالکل جناب۔ ڈاکٹر عاشق کی ہلاکت کے بعد تو اس کیس نے واقعی اہمیت حاصل کر لی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"او کے سرسلطان پھر یہ کیس سرکاری طور پر سیکرٹ سروس کے چیف کو بھجوا دیں"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی سر عبدالرحمن، سرسلطان اور عمران تینوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر صدر صاحب کے اپنے خاص دروازے سے جانے کے بعد وہ تینوں باہر آگئے۔ پھر سر عبدالرحمن تو سوپر فیاض اور اپنے عملے کے باقی آدمیوں سمیت واپس چلے گئے جبکہ

عمران کے کہنے پر سرسلطان نے وہاں موجود دوسرے افراد کو لاش کے بارے میں ضروری قانونی کارروائی کرنے کے لئے کہا اور پھر وہ عمران سمیت اپنی کار کی طرف بڑھ آئے۔

"تم اب کہاں جاؤں گے"...... سرسلطان نے عمران سے پوچھا۔

"آپ مجھے میرے فلیٹ پر ڈراپ کر دیں۔ میں اپنی کار لے کر نیشنل لیبارٹری جاؤں گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور سرسلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے ٹریفک سے بھری ہوئی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سڑک پر گو ٹریفک کا کافی رش تھا لیکن کار چلانے والا واقعی کوئی ماہر ڈرائیور تھا کہ کار اس ٹریفک کے باوجود خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک غیر ملکی نوجوان موجود تھا جبکہ عقبی سیٹ پر بھی ایک لمبے قد اور سمارٹ جسم کا غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ لمبوترا تھا لیکن چہرے کی مناسبت سے آنکھیں کچھ چھوٹی تھیں البتہ اس کی آنکھوں میں تیز چمک اور فراخ پیشانی اس کی ذہانت کا پتہ دیتی تھی۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور وہ کار کی عقبی نشست پر انتہائی مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ کار اچانک ایک بائی روڈ پر مڑی اور پھر اسی رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک جدید انداز کی بنی ہوئی رہائش گاہ کے بند پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی۔ پھاٹک کے باہر دو مسلح مقامی آدمی بھی موجود تھے جن میں سے ایک تیزی سے ڈرائیور کی طرف بڑھا۔

"ڈاکٹر اسلم سے کہیں کہ ڈاکٹر کراؤن آئے ہیں۔ ان سے ملاقات کا وقت طے ہے"...... ڈرائیور نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر مسلح آدمی سے کہا اور اس نے ایک نظر عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے غیر ملکی پر ڈالی اور پھر واپس مڑ گیا۔ پھاٹک کے ساتھ ہی باقاعدہ گارڈ روم بنا ہوا تھا۔ وہ اس میں داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی جہازی سائز کا پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا تو ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔ وسیع و عریض کار وے عبور کر کے وہ ایک بڑے پورچ میں پہنچ گئے جہاں ایک جدید ماڈل کی نئی کار موجود تھی۔ کار رکتے ہی ڈرائیور اور عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا غیر ملکی دونوں نیچے اترے۔ اسی لمحے برآمدے سے ایک آدمی سیڑھیاں اتر کر ان کی طرف آیا۔

"تشریف لائیے جناب۔ ڈاکٹر صاحب آپ کے منتظر ہیں"۔ آنے والے نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ آگے بڑھ کر ان کی رہنمائی کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے جو سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن فرنیچر بالکل نیا اور انتہائی قیمتی تھا۔

"تشریف رکھیں اور یہ فرمائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے"۔ استقبال کرنے والے نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جو چاہے لے آئیں"...... اس بار اس آدمی نے مسکراتے ہوئے
کہا جو عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور استقبال کرنے والا سر ہلاتا ہوا
واپس چلا گیا اور پھر وہ دونوں غیر ملکی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں
بعد دروازہ کھلا اور ایک باوردی بیرا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ
میں ٹرے تھی جس میں شراب کی بوتل اور دو گلاس موجود تھے۔ اس
نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بوتل اور گلاس ان کے سامنے میز پر رکھے
اور پھر بوتل کھول کر اس نے باری باری دونوں گلاسوں میں شراب
ڈالی اور پھر بوتل کا ڈھکن لگا کر وہ ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔ ان
دونوں نے گلاس اٹھائے اور چسکیاں لے کر انہوں نے گلاس واپس
میز پر رکھ دیئے۔ ان دونوں کے چہرے بتا رہے تھے کہ انہیں شراب
پسند آئی ہے۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر
آدمی جس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا ہاتھ میں چھڑی
پکڑے اندر داخل ہوا۔ چھڑی کی چمکتی ہوئی مٹھ خالص سونے کی تھی
اس لئے بہت چمک رہی تھی۔ وہ سر سے گنجا تھا اور اس کے چہرے پر
خاصی جھریاں تھیں لیکن آنکھوں میں چمک نوجوانوں جیسی تھی۔ اس
کے اندر آتے ہی ڈاکٹر کراؤن اور ڈرائیور دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میرا نام ڈاکٹر اسلم ہے"...... آنے والے نے اپنے آپ کو
متعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ڈاکٹر کراؤن ہے اور یہ میرا ساتھی ہے سمتھ"...... ڈاکٹر
کراؤن نے اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر رسمی

فقروں کے بعد وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ڈاکٹر کراؤن میں کیا خدمت کر سکتا ہوں آپ کی"...... ڈاکٹر
اسلم نے ڈاکٹر کراؤن کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"چیف کا حکم تھا کہ آپ سے ملاقات کی جائے۔ مشن کے سلسلے
میں"...... ڈاکٹر کراؤن نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"کون چیف"...... ڈاکٹر اسلم نے چونک کر پوچھا۔

"کراؤن سیکشن کا چیف"...... ڈاکٹر کراؤن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ پھر اٹھیں اور میرے ساتھ آئیں یہ جگہ
محفوظ نہیں ہے"...... ڈاکٹر اسلم نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا
تو اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر کراؤن اور اس کا ڈرائیور دونوں اٹھ کھڑے
ہوئے اور پھر ڈاکٹر اسلم کے پیچھے چلتے ہوئے اندرونی دروازے کی
طرف بڑھ گئے۔ دوسری طرف ایک راہداری تھی یہ راہداری آگے جا
کر بند ہو گئی تھی جبکہ سائیڈ میں ایک دروازہ تھا۔ ڈاکٹر اسلم نے وہ
دروازہ کھولا اور پھر کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے ڈاکٹر کراؤن
اور اس کا ڈرائیور اندر داخل ہوگئے۔ یہ کمرہ کسی آفس کے انداز میں
سجایا گیا تھا۔

"بیٹھو"...... ڈاکٹر اسلم نے کہا تو ڈاکٹر کراؤن اور اس کا ڈرائیور
کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ ڈاکٹر اسلم نے دروازہ بند کیا اور پھر دیوار پر
نصب سوئچ پینل کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔
سرر کی آواز کے ساتھ ہی دروازے پر سیاہ رنگ کی چادر سی چڑھ گئی

اور کمرے کی چھت کے درمیان سرخ رنگ کا خانہ سا روشن ہو گیا۔
ڈاکٹر اسلم نے سر اٹھا کر ایک نظر اس سرخ خانے کو دیکھا اور پھر اس
کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ ڈاکٹر کراؤن
اور اس کے ساتھی کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں اب بتاؤ کیا الجھن ہے"...... ڈاکٹر اسلم نے کہا۔

"آپ کو چیف نے بریف نہیں کیا"...... ڈاکٹر کراؤن نے کہا۔

"اس نے مجھے صرف اتنا کہا ہے کہ کراؤن سیکشن کا ایجنٹ
کراؤن تم سے ملنے آئے گا اس کی مدد کرو"...... ڈاکٹر اسلم نے کہا۔

"یہ نہیں بتایا کہ میں یہاں پاکیشیا میں کیوں آیا ہوں"۔ ڈاکٹر
کراؤن نے الجھے ہوئے کہا۔

"یہ تو مجھے پہلے ہی معلوم ہے بلکہ ڈاکٹر عالم شیر کے مصنوعی
ایندھن والے فارمولے کی رپورٹ بھی میں نے تمہارے چیف کو
بھجوائی تھی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اپنے اہم ایجنٹ کو بھیج رہا ہے
جو یہ کارروائی کرے گا۔ اس کے بعد آج اس کی کال آئی کہ وہ اہم
ایجنٹ ڈاکٹر کراؤن میرے پاس آ رہا ہے۔ میں اس کی مدد کروں لیکن
پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تمہارا نام واقعی ڈاکٹر کراؤن ہے"...... ڈاکٹر اسلم
نے کہا تو ڈاکٹر کراؤن بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیوں۔ کیا آپ کو میرے نام پر شک ہے"...... ڈاکٹر کراؤن
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سیکشن کا نام بھی کراؤن اور تمہارا نام بھی کراؤن اور پھر تم

ڈاکٹر بھی کہلاتے ہوئے اس وجہ سے میرے ذہن میں یہ خیال آیا تھا
کہ شاید یہ کوڈ نام ہے"...... ڈاکٹر اسلم نے کہا۔

"پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ کا کراؤن سیکشن کے چیف سے کیسے
رابطہ ہے"...... ڈاکٹر کراؤن نے کہا۔

"میں کراؤن سیکشن کا یہاں پاکیشیا میں مخبر ہوں۔ یہ سارا ٹھاٹھ
باٹھ جو تم دیکھ رہے ہو اس کی وجہ بھی یہی مخبری ہے۔ پہلے میں
نیشنل لیبارٹری میں کام کرتا تھا لیکن پھر میرا اس کے انچارج سے
کسی سائنسی مسئلے پر الجھاؤ ہو گیا تو مجھے وہاں سے نکال دیا گیا لیکن پھر
میری کوششوں کی وجہ سے وہ انچارج ایک روز ایکسیڈنٹ میں ہلاک
ہو گیا۔ اس کی جگہ ڈاکٹر عاشق انچارج بن گیا۔ اس سے میرے
انتہائی قریبی دوستانہ تعلقات ہیں۔ اس نے مجھے واپس آنے کے لئے
کہا لیکن میں اس دوران اپنی آبائی زمین فروخت کر کے لیبارٹریوں کو
سائنسی سامان کی سپلائی کی فرم قائم کر چکا تھا اس لئے میں نے وہاں
کام کرنے کی بجائے ڈاکٹر عاشق کے ذریعے نیشنل لیبارٹری کی سپلائی
کا ٹھیکہ لے لیا اور ڈاکٹر عاشق کی وجہ سے ہی پاکیشیا میں کافی اہم
لیبارٹریوں کو ہر قسم کے سائنسی سامان اور خام مال کی سپلائی کا
ٹھیکہ مجھے مل گیا۔ اس طرح میں رئیس بن گیا۔ پھر کراؤن سیکشن
نے مجھ سے رابطہ کیا اور چونکہ میرا تمام لیبارٹریوں میں آنا جانا اور
رابطہ تھا اس لئے انہوں نے مجھے اس کام کے لئے منتخب کیا اور چونکہ
کام انتہائی آسان تھا کہ پاکیشیا کی لیبارٹریوں میں جن جن فارمولوں

پر کام ہو رہا ہے میں اس بارے میں رپورٹ دیتا رہوں۔ چنانچہ میں نے یہ کام اپنے ذمے لے لیا اور پھر مجھے اس قدر دولت مل گئی کہ اب دارالحکومت میں کم ہی لوگ میرے جتنے امیر ہوں گے۔ مصنوعی ایندھن کا فارمولا بھی انہی فارمولوں میں سے ایک ہے جس کی رپورٹ میں نے دی۔ گو مجھے کراون سیکشن کے تحت کام کرتے ہوئے آٹھ سال گزر گئے ہیں لیکن آج تک کسی فارمولے کے بارے میں یہ بات سامنے نہیں آئی کہ اسے حاصل کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہو جبکہ پہلی بار مصنوعی ایندھن کے فارمولے کے بارے میں اطلاع ملی۔ میری چونکہ اس میں مزید کوئی دلچسپی نہیں تھی کیونکہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں سوائے رپورٹ کرنے کے اور کوئی عملی کام نہ کر سکوں گا اس لئے اس معاملے میں میرے ذمے کوئی کام نہیں لگایا گیا البتہ مجھے اطلاع دی گئی کہ اعلیٰ حکام نے اس فارمولے میں دلچسپی لی ہے۔ آج اچانک چیف کی کال آئی ہے کہ اس سلسلے میں سیکشن کا ایجنٹ ڈاکٹر کراون میرے پاس آئے گا میں اس کی مدد کروں اس کے بعد تم لوگوں کی آمد کی اطلاع ملی"...... ڈاکٹر اسلم نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ڈاکٹر [illegible] ہے۔ رابن ڈوگ اور یہ میرا اسسٹنٹ ہے سمتھ ہم یہاں ڈاکٹر عالم شیر اور اس کا فارمولا حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں لیکن یہاں آ کر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر عالم شیر اپنے فارمولے سمیت اچانک غائب ہو گیا ہے یا کر دیا گیا ہے۔ بہرحال

مزید انکوائری کرنے کے بعد اس سلسلے میں دو نام سامنے آئے۔ ایک نیشنل لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر عاشق اور دوسرا نیشنل لیبارٹری کا سابقہ چیف سیکورٹی آفیسر اور موجودہ پریذیڈنٹ آف پاکیشیا کا ملٹری سیکرٹری کرنل احسن۔ ڈاکٹر عاشق سے بات ہوئی تو ایک بھاری رقم کے عوض اس نے ڈاکٹر عالم شیر کے بارے میں اطلاع دینے کی حامی بھر لی۔ چنانچہ میں سمتھ کے ساتھ اس کی رہائش گاہ پر اس سے ملا۔ تفصیل سے بات ہوئی۔ اس کی مطلوبہ رقم اسے دے دی گئی تو اس نے بتایا کہ ڈاکٹر عالم شیر کو کرنل احسن نے کہیں چھپایا ہے اور انہوں نے بتایا کہ کرنل احسن دراصل کارمن ایجنٹ ہے اور کارمن بھی اس فارمولے میں دلچسپی لے رہا ہے لیکن کرنل احسن چاہتا ہے کہ وہ ایکریمیا سے انتہائی بھاری دولت حاصل کر کے ڈاکٹر عالم شیر کو ایکریمیا کے حوالے کر دے اور ڈاکٹر عالم شیر خود بھی کرنل احسن کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ میں نے اس سے اس سلسلے میں مزید پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی لیکن ڈاکٹر عاشق نے مزید کچھ بتانے کے لئے مزید رقم کا مطالبہ کر دیا تو میں نے اسے مزید رقم دینے کا وعدہ کر لیا۔ تب اس نے بتایا کہ ڈاکٹر عالم شیر کو کرنل احسن نے کسی پرائیویٹ کوٹھی میں چھپایا ہوا ہے اور یہ کوٹھی وقاص ٹاؤن میں ہے لیکن ڈاکٹر عاشق کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ہمیں بے وقوف بنا رہا ہے اور ہمارے متعلق اطلاع بھی دے سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے گولی مار دی اور اس سے اپنی دی ہوئی رقم بھی حاصل کر لی اور پھر ہم وہاں

سے نکل آئے۔ پھر میں نے کرنل احسن سے فوری رابطہ کیا۔ وہ بھی بھاری دولت کے لالچ میں ہم سے ملنے پر تیار ہو گیا لیکن اس نے ہوشیاری یہ کی کہ پریذیڈنٹ ہاؤس سے باہر ملنے کی بجائے پریذیڈنٹ ہاؤس میں اپنی رہائش گاہ پر ہمیں بلوالیا تاکہ وہ محفوظ رہ سکے۔ وہاں اس سے بھی تفصیلی بات ہوئی۔ اس نے ہمیں بتایا کہ اگر کراؤن سیکشن فارمولا اور ڈاکٹر عالم شیر کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو پھر اسے کارمن سے زیادہ رقم دینی ہوگی۔ یہ رقم اتنی تھی کہ کسی طور پر بھی قبول نہ کی جا سکتی تھی۔ چنانچہ ہم نے اپنے مخصوص انداز میں اس پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کیں۔ اس نے بھی کوٹھی نمبر ایک سو ایک وقاص ٹاؤن ہی بتایا۔ چنانچہ میں نے اسے بھی ہلاک کر دیا اور پھر وہاں سے آگئے۔ اس کے بعد ہم سیدھے وقاص ٹاؤن گئے لیکن وہاں کوٹھی نمبر ایک سو ایک سرے سے تھی ہی نہیں۔ یہ ایک نو تعمیر ہونے والا ٹاؤن ہے۔ وہاں خالی پلاٹوں کی کثرت ہے اور تعمیر شدہ کوٹھیوں کی تعداد صرف اٹھاسی ہے جبکہ اس میں آباد صرف چھبیس کوٹھیاں ہیں۔ بہرحال ان چھبیس کوٹھیوں کو ہم نے باقاعدہ چیک کیا لیکن کسی کوٹھی میں بھی ایسے شواہد نہ ملے کہ وہاں ڈاکٹر عالم شیر موجود ہو سکتا ہو۔ اس کے بعد ہم نے اپنے طور پر ڈاکٹر عالم شیر کو ٹریس کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود جس پر ہم نے چیف سے بات کی تو اس نے ہمیں آپ کے پاس جانے کا حکم دیا اور ہم آپ کے پاس آگئے"...... ڈوگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی کراؤن سیکشن جیسی تنظیم کے ایجنٹ ہو۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم نے اس قسم کی کارروائیاں کیوں کی ہیں۔ تم نے ڈاکٹر عاشق کو ہلاک کر دیا۔ پریذیڈنٹ کے ملٹری سیکرٹری کو ہلاک کر دیا لیکن ان دونوں نے اپنے خون سے زمین پر کراؤن کا نشان بنا کر کراؤن سیکشن کی نشاندہی کر دی ہے اس طرح کراؤن سیکشن سامنے آ گیا ہے اور سرکاری ایجنسیاں اب کراؤن سیکشن کے خلاف کام شروع کر دیں گی۔ تمہیں تو یہ کام اس انداز میں کرنا چاہیئے تھا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکتی"...... ڈاکٹر اسلم نے کہا۔

"یہ انتہائی پسماندہ ملک ہے ڈاکٹر اسلم۔ یہاں ہمارا کوئی کیا بگاڑ لے گا۔ ایکریمیا اور اس کے کراؤن سیکشن کا یہ لوگ کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ تم ہماری فکر مت کرو ہم اپنا تحفظ کرنا جانتے ہیں"...... ڈوگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے یہ تمہارا اپنا کام ہے۔ بہرحال میں تمہاری صرف اتنی مدد کر سکتا ہوں کہ فون پر تمہاری ڈاکٹر عالم شیر سے ملاقات کرا دوں"...... ڈاکٹر اسلم نے کہا تو ڈوگ اور سمتھ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ کا رابطہ ہے ڈاکٹر عالم شیر سے"...... ڈوگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رابطہ اس نے خود کیا ہے۔ ڈاکٹر عاشق اور کرنل احسن کی

ہلاکت کے بعد اس نے مجھے فون کیا اور اس نے مجھے کہا کہ اس کے خلاف ایکریمین ایجنٹ کام کر رہے ہیں اور ان ایکریمین ایجنٹوں نے ہی ڈاکٹر عاشق اور کرنل احسن کو ہلاک کیا ہے اس لئے میں اسے کسی طرح شوگران پہنچانے کا بندوبست کرا دوں۔ اسے معلوم ہے کہ میں یہ کام انتہائی آسانی سے کر سکتا ہوں کیونکہ شوگران کی چند لیبارٹریوں کو بھی سپلائی میری ہی فرم کرتی ہے۔ چنانچہ میں نے اس سے وعدہ کر لیا کہ میں یہ کام جلد از جلد کر لوں گا لیکن اس نے مجھے اپنا پتہ بتانے کی بجائے صرف فون نمبر بتایا ہے۔ میں نے اپنے طور پر اس فون نمبر سے عمارت کو ٹریس کرنے کی کوشش کی لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ فون نمبر صدر کے کوٹے میں شامل ہے اس لئے اس بارے میں کسی کو نہیں معلوم کہ یہ کہاں نصب ہے۔ لامحالہ یہ فون نمبر اسے کرنل احسن نے دلایا ہو گا"...... ڈاکٹر اسلم نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ آپ ہماری اس سے فون پر بات کرا دیں"...... ڈوگ نے کہا۔

"اوکے"...... ڈاکٹر اسلم نے کہا اور اٹھ کر وہ کونے میں موجود آفس ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کے عقب میں جا کر اس کی ایک دراز کھولی اور اس میں سے ایک کارڈلیس فون پیس اٹھا کر اس نے دراز بند کی اور پھر واپس آکر ان دونوں کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے فون پیس کا ایریل کھینچ کر بڑا کیا پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"تم اس سے کیا بات کرو گے"...... ڈاکٹر اسلم نے فون آن کرنے کی بجائے سامنے بیٹھے ہوئے ڈوگ اور سمتھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ فون اب اس نے اس طرح پکڑ لیا تھا کہ اس کے ایریل کا رخ ڈوگ اور سمتھ کی طرف تھا۔ جبکہ اس کے بٹنوں والا حصہ اوپر کی طرف تھا۔

"ہم اس کی قیمت لگائیں گے وہ جو قیمت بھی مانگے گا ہم اس سے وعدہ کر لیں گے اور پھر جب وہ اپنی جگہ بتائے گا تو ہم وہاں جا کر اسے پکڑ لیں گے اور پھر ہم اس سے اس کا فارمولا حاصل کریں گے اور اسے ہلاک کر کے یہاں سے نکل جائیں گے"...... ڈوگ نے جواب دیا۔

"لیکن اگر اس نے دولت لینے سے انکار کر دیا پھر"...... ڈاکٹر اسلم نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص دولت لینے سے انکار کر دے اور پھر اس غریب ملک کا آدمی تو انکار کر ہی نہیں سکتا"...... ڈوگ نے کہا۔

"تم واقعی احمق ہو ڈوگ اب مجھے یقین ہو گیا ہے"۔ ڈاکٹر اسلم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ بٹن جس پر اس نے انگوٹھا رکھا ہوا تھا پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے فون کے ایریل سے لہر سی نکل کر ڈوگ کے جسم سے ٹکرائی اور ڈوگ چیخ مار کر کرسی سے پیچھے گرا اور ڈاکٹر اسلم نے فوراً ہی ایریل کا رخ موڑا اور پلک جھپکنے میں سمتھ

بھی ڈوگ کی طرح چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے جا گرا اور دونوں ایک لمحے تڑپ کر ساکت ہو گئے تو ڈاکٹر اسلم نے ایریل بند کیا اور فون کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ فون سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے سمندر کی بپھری ہوئی لہریں ساحل سے ٹکرا رہی ہوں۔ پھر آوازیں بند ہو گئیں اور ایک ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو ڈاکٹر اسلم نے فون آف کر دیا پھر تقریباً دس منٹ کی طویل خاموشی کے بعد فون سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو ڈاکٹر اسلم نے فون کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"سی۔ اے۔ ون۔ اوور"...... ڈاکٹر اسلم نے کہا۔

"سی۔ ایس۔ ون کالنگ اوور"...... ایک عجیب سی آواز سنائی دی ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے لوہے کی شیٹ پر لوہے کی گولیاں رکھ کر انہیں زور زور سے ہلایا جا رہا ہو۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے اوور"...... ڈاکٹر اسلم نے کہا۔

"تفصیلی رپورٹ دو اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈاکٹر اسلم نے ڈوگ اور سمتھ کی آمد سے لے کر ان سے ہونے والی تمام بات چیت اور آخر میں ان کی ہلاکت کی پوری تفصیل بتا دی۔

"ان کی لاشیں غائب کرا دو ان کے تیسرے ساتھی کو حکم دے دیا گیا ہے کہ وہ سب کچھ سمیٹ کر واپس چلا جائے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ویسے جناب۔ یہ شخص حد درجہ احمق ثابت ہوا ہے۔ اس نے

جس انداز میں کارروائی کی ہے ایسی کارروائی کوئی اناڑی سے اناڑی آدمی بھی نہیں کر سکتا۔ مجھے تو یہ رپورٹ ملی ہے کہ کرنل احسن نے مرنے سے پہلے اپنے ہی خون سے فرش پر کراؤن کی تصویر بنائی ہے۔ جبکہ ڈاکٹر عاشق نے مرنے سے پہلے فرش پر لفظ کراؤن لکھا ہے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہاں کی سول انٹیلی جنس یا ملٹری انٹیلی جنس اس سے اصل راستے پر چل نکلے۔ اوور"...... ڈاکٹر اسلم نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی اس نے حماقت کی ہے جو سیکشن کے بارے میں انہیں بتا دیا لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کراؤن سیکشن کا مقامی ایجنسیاں کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے سر۔ لیکن اب ڈاکٹر عامر شیر کو کون تلاش کرے گا۔ اوور"...... ڈاکٹر اسلم نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ کراؤن سیکشن کے پاس ایسے ایجنٹ موجود ہیں جو اسے تلاش کر لیں گے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر اسلم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ بلیک زیرو اس کے لئے چائے بنانے ملحقہ کچن میں گیا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں کیا عمران یہاں موجود ہے"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"موجود نہ بھی ہو تب بھی حکم سلطانی کی تعمیل کے لئے حاضر ہو گیا ہے فرمایئے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ انہوں نے پریذیڈنٹ ہاؤس کے ایک ملازم کو گرفتار کیا ہے اس ملازم نے پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل ٹرانسمیٹر کو استعمال

کرتے ہوئے کال کی جس میں اس نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر عاشق اور ڈاکٹر احسن کا کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل ٹرانسمیٹر کو باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے چنانچہ یہ کال بھی چیک کر لی گئی اور پھر ملٹری انٹیلی جنس نے خفیہ انکوائری کر کے اس ملازم کو پکڑ لیا اس نے گرفتار ہوتے ہی دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے۔ چونکہ یہ کیس اب سیکرٹ سروس کے پاس ہے اس لئے انہوں نے مجھے کال کیا اور ساتھ ہی انہوں نے وہ ٹیپ بھی بھجوا دی ہے۔ میں نے تمہارے فلیٹ فون کیا تھا لیکن تم وہاں نہیں ملے اس لئے میں نے یہاں کال کی ہے"...... سرسلطان نے کہا۔

"آپ وہ ٹیپ میرے فلیٹ پر بھجوا دیں۔ سلیمان مجھے پہنچا دے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس لمحے بلیک زیرو نے چائے کا کپ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا کپ اٹھائے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"جولیا نے کوئی رپورٹ دی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ابھی تک تو نہیں دی لیکن یہ کیا سلسلہ ہو سکتا ہے، آپ کا کیا خیال ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے نیشنل لیبارٹری میں کافی پوچھ گچھ کی ہے لیکن وہاں سے

کوئی چیز غائب ہے اور نہ ہی کوئی سائنسدان غائب ہے۔ ابھی تک میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا کہ اصل معاملہ کیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کی عادت تھی کہ جب وہ دانش منزل میں ہوتا تو خود ہی کال اٹنڈ کیا کرتا تھا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ کار ابھی تک ٹریس نہیں ہو سکی البتہ اس کے بارے میں صفدر کو معلوم ہوا ہے کہ یہ کار وقاص ٹاؤن میں گھومتی ہوئی دیکھی گئی تھی۔ اس میں دو غیر ملکی سوار تھے جس پر صفدر نے وقاص ٹاؤن جا کر وہاں سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا ہے کہ اس کار میں سوار غیر ملکی کسی ڈاکٹر عالم شیر کو تلاش کر رہے تھے اور انہیں بتایا گیا تھا کہ ڈاکٹر عالم شیر وقاص ٹاؤن میں رہائش پذیر ہیں اور اس سلسلے میں انہوں نے وہاں آباد تمام کوٹھیوں سے معلومات حاصل کیں لیکن جب انہیں معلوم نہ ہو سکا تو وہ واپس چلے گئے۔ صفدر نے ان دونوں غیر ملکیوں کے حلیئے معلوم کئے اور پھر اس نے باقی ساتھیوں سمیت مختلف ہوٹلوں میں حلیئے بتا کر معلومات حاصل

کرنے کی کوشش کی تو ہوٹل ریکس سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں غیر ملکی وہاں رہائش پذیر ہیں ان کے کمرے ابھی تک ان کے نام سے بک ہیں اور کار بھی ہوٹل کی طرف سے انہیں مہیا کی گئی تھی لیکن ہوٹل ریکس والوں نے کار کا جو نمبر بتایا ہے وہ دوسرا نمبر ہے۔ ہوٹل رجسٹر میں ان کے نام ڈوگ اور سمتھ درج ہیں اور یہ دونوں ایکریمین بزنس مین ہیں۔ صفدر نے ان کے کمروں کی تلاشی لی لیکن ان کے کمروں میں کسی قسم کا سامان موجود نہیں ہے۔ صفدر نے ہوٹل سے ان کے کاغذات کی نقول حاصل کر کے ایئرپورٹ سے معلومات حاصل کی ہیں تو پتہ چلا کہ وہ ایک ہفتہ پہلے ایکریمیا سے پاکیشیا آئے تھے اور تب سے وہ ہوٹل ریکس میں رہائش پذیر ہیں اور اب وہ دونوں غائب ہیں"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے کار کی تلاش جاری رکھو"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ سرسلطان کا آدمی ایک پیکٹ دے جائے گا۔ جیسے ہی وہ ملے تم نے اسے فوراً دانش منزل پہنچانا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران

نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کار کے بارے میں اطلاع آپ کو پریذیڈنٹ ہاؤس سے ملی تھی"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں نیشنل لیبارٹری کی بیرونی پارکنگ میں یہ کار دیکھی گئی تھی لیکن پارکنگ بوائے نے نہ ہی اسے آتے ہوئے دیکھا اور نہ جاتے ہوئے۔ جب یہ کار آئی تو پارکنگ بوائے لیٹرین گیا ہوا تھا اور جب یہ کار گئی تو وہ چائے پینے گیا ہوا تھا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ اس لئے میں نے اسے کچھ نہیں کہا۔ البتہ اس نے کار کے بارے میں ضروری تفصیلات بتا دی تھیں۔ کیونکہ پارکنگ والے کار کی خاص خاص باتوں کو ایک نظر میں دیکھ لیتے ہیں لیکن جو نمبر بتایا گیا تھا وہ محکمے کے رجسٹر میں نہیں تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ان غیر ملکیوں نے نمبر تبدیل کر دیا تھا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحات کے بعد

سرسلطان کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ ایکسٹو کا نام سنتے ہی پی اے نے خود ہی سرسلطان سے رابطہ کروا دیا تھا۔

"سیکرٹری وزارت سائنس سے معلوم کر کے بتایئے کہ نیشنل لیبارٹری یا پاکیشیا کی کسی بھی لیبارٹری میں کوئی ڈاکٹر عالم شیر بھی کام کر رہے ہیں یا کرتے رہے ہیں۔ اس بارے میں مجھے فوری طور پر تفصیلات چاہئیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"آپ سرداور سے تو خود پوچھ سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس ڈاکٹر عالم شیر کا تعلق یقیناً نیشنل لیبارٹری سے رہا ہو گا۔ اس لئے پہلے وزارت سائنس سے کنفرم ہو جائے پھر سرداور سے بات کروں گا"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد آپریشن روم میں مخصوص سیٹی بجی تو عمران اور بلیک زیرو دونوں چونک پڑے۔ سیٹی کی آواز ایک لمحے کے لئے سنائی دی پھر خاموشی چھا گئی تو بلیک زیرو نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا اور پھر سب سے نچلی دراز کھول کر اس نے اس میں سے ایک پیکٹ نکالا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران اور بلیک زیرو دونوں سیٹی کی مخصوص آواز سنتے ہی سمجھ گئے تھے کہ گیٹ کی دیوار میں موجود خصوصی باکس میں کوئی چیز ڈالی گئی ہے۔ جو خصوصی ٹرانسمٹ سسٹم کے تحت میز کی

نچلی دراز میں پہنچ چکی ہو گی۔ چنانچہ بلیک زیرو نے وہ پیکٹ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ پیکٹ سلیمان پہنچا گیا ہو گا۔ اس نے پیکٹ کھولا تو اس میں ایک مائیکرو ٹیپ موجود تھی۔

"مائیکرو ٹیپ ریکارڈر لے آؤ"...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو اٹھا اور سائیڈ میں بنے ہوئے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحات بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر موجود تھا۔ بلیک زیرو نے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میز پر رکھا اور اس کا پلگ سوئچ میں لگا دیا تو عمران نے ٹیپ، ٹیپ ریکارڈر میں فٹ کیا اور پھر ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ زیرو زیرو ون بی کالنگ۔ اوور"...... ایک آواز سنائی دی چونکہ لہجہ مقامی تھا اس لئے عمران سمجھ گیا کہ یہ پریذیڈنٹ ہاؤس کا ملازم بول رہا ہو گا۔

"سی اے ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسرے لمحے ٹیپ سے ایک عجیب آواز سنائی دی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے لوہے کی شیٹ پر لوہے کی گولیاں رکھ کر انہیں زور زور سے ہلایا جا رہا ہو۔

"جناب۔ ڈاکٹر عاشق اور کرنل احسن کا کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دے دیا گیا ہے اوور"...... پہلی آواز نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ یہ کیس تو ملٹری انٹیلی جنس کا تھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"وجہ معلوم نہیں ہے جناب۔ اوور"...... ملازم نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں چیک کر لوں گا اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹیپ کا بٹن بند کر دیا۔

"کاش یہ ملازم ہاتھ لگ جاتا تو اس سے واقعی درست معلومات حاصل ہو جاتیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے ڈاکٹر عالم شیر کے بارے میں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر عالم شیر نیشنل لیبارٹری میں کام کرتا تھا۔ وہ ایک انتہائی اہم پروجیکٹ پر کام کر رہا تھا۔ جس کے تحت لڑاکا طیاروں کے لئے مصنوعی ایندھن تیار کیا جانا تھا اور اس نے اس فارمولے پر خاصی پیش رفت بھی کر لی تھی۔ لیکن ایک ماہ قبل وہ اپنے پروجیکٹ اور ٹیپ سمیت اچانک لیبارٹری سے غائب ہو گیا۔ اسے ہر جگہ تلاش کیا

گیا لیکن آج تک اس کے بارے میں کوئی خبر نہیں مل سکی۔ ملٹری انٹیلی جنس نے اسے دوسرے ممالک میں بھی تلاش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس کا کہیں پتہ نہیں چل سکا۔ اس لئے اس کی تلاش ترک کر دی گئی ہے"...... سر سلطان نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی پرسنل فائل تو ریکارڈ میں موجود ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"میں نے پوچھا تو نہیں ہے بہرحال ضرور موجود ہو گی"۔ سر سلطان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"یہ فائل حاصل کر کے مجھے بھجوا دیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر عالم شیر کے اس فارمولے کی بھنک سپر پاورز کو ہو گئی اور وہ اسے لے اڑے"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ اس نے اس کار کو ٹریس کر لیا ہے۔ یہ کار سر آفتاب روڈ کے تیرھویں میل پر نکلنے والی بائی روڈ پر جاتی ہوئی دیکھی گئی ہے۔ جہاں اسلم انٹرنیشنل سپلائی کارپوریشن کے مالک ڈاکٹر اسلم کی رہائش گاہ ہے اور یہ

پورا علاقہ ڈاکٹر اسلم کی ملکیت ہے اور اس سڑک پر صرف ڈاکٹر اسلم ہی کی رہائش گاہ ہے۔ اس ڈاکٹر اسلم کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ پہلے نیشنل لیبارٹری میں تھا لیکن پھر اس نے نوکری چھوڑ کر لیبارٹریوں کو سائنسی سامان اور خام مال سپلائی کرنے کا کام شروع کر دیا اور اس وقت اس کی کارپوریشن اسلم پلازہ ڈیفنس روڈ میں قائم ہے۔ یہ کارپوریشن نہ صرف پاکیشیا کی اہم ترین لیبارٹریاں بلکہ شوگران کی لیبارٹریوں کو بھی سپلائی کرتی ہے۔ اور ڈاکٹر اسلم اس وقت پاکیشیا کے امیر ترین لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ وہ مستقل طور پر اپنی رہائش گاہ میں ہی رہتا ہے لیکن وہ کسی سے ملاقات نہیں کرتا اور اس کی رہائش گاہ جو کئی ایکڑ پر پھیلی ہوئی ہے کی باقاعدہ مسلح کمانڈوز حفاظت کرتے ہیں"...... جولیا نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ اطلاع حتمی ہے کہ اس کار کو ڈاکٹر اسلم کی رہائش گاہ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ اس موڑ سے ذرا پہلے ایک پٹرول پمپ ہے جو ان دنوں سالانہ مرمت کے لئے بند ہے۔ اس کے چوکیدار نے بتایا ہے کہ اس نے خود اس کار کو بائی روڈ پر مڑتے ہوئے دیکھا ہے لیکن پھر یہ کار واپس نہیں آئی۔ اس چوکیدار کے مطابق وہ چونکہ ہوٹل ریکس میں کام کر چکا ہے اس لئے وہ اس کار کو پہچانتا تھا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"صفدر اب کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اس پٹرول پمپ پر موجود ہے۔ اس نے وہیں سے فون کر کے مجھے رپورٹ دی ہے۔ اس کے ساتھ چوہان بھی ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں عمران کو اس کے پاس بھیج رہا ہوں۔ عمران ڈاکٹر اسلم سے خود ہی معلومات حاصل کر لے گا"...... عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا آپ ڈاکٹر اسلم کو جانتے ہیں"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ ایک بار سرداور نے ایک محفل میں اس سے تعارف کروایا تھا۔ ادھیڑ عمر آدمی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سر آفتاب روڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ اس پٹرول پمپ پر پہنچ گیا۔ وہاں صفدر کی کار بھی موجود تھی اور صفدر اور چوہان دونوں موجود تھے۔ عمران نے کار ان کے قریب روکی اور پھر انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے کار آگے بڑھا دی۔ پھر بائی روڈ پر مڑ کر وہ کار دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ صفدر کی کار اس کے عقب میں تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکٹر اسلم کی محل نما جدید ترین انداز کی بنی ہوئی رہائش گاہ کے جہازی سائز کے پھاٹک کے سامنے پہنچ گئے۔ اس نے کار روکی اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس کے پیچھے صفدر کی کار بھی رک گئی اور صفدر اور چوہان

نیچے اتر آئے۔ پھاٹک کے سامنے مشین گنوں سے مسلح دو باوردی دربان موجود تھے۔

"ڈاکٹر اسلم سے کہو سرداور کا بھتیجا علی عمران اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ آیا ہے اور انتہائی ضروری پیغام انہیں پہنچانا ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ایک دربان سے مخاطب ہو کر کہا اور دربان خاموشی سے مڑا اور پھر پھاٹک کے ساتھ بنے ہوئے گارڈ روم میں داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا۔

"آئیے جناب۔ ڈاکٹر صاحب کے مینجر سے بات کر لیجئے۔ وہ فون پر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دربان نے عمران سے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا گارڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں میز پر فون موجود تھا جس کا رسیور ایک طرف رکھا ہوا تھا۔ عمران کے پیچھے دربان بھی گارڈ روم میں آ گیا تھا۔

"ہیلو میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جناب میں ڈاکٹر صاحب کا مینجر ریاض بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب اس وقت انتہائی اہم کام میں مصروف ہیں۔ اس لئے ملاقات تو ممکن نہیں ہو سکتی اگر کوئی پیغام ہو تو مجھے بتا دیجئے۔ پیغام ان تک پہنچا دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"آپ ڈاکٹر اسلم صاحب سے بات کرا دیجئے یہ انتہائی اہم قومی

اہمیت کا پیغام ہے۔ اسے سوائے ان کے کسی اور کو نہیں دیا جا سکتا اور معاملہ بھی فوری نوعیت کا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"او کے پھر ہولڈ کریں میں کوشش کرتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب سے فون پر رابطہ ہو جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں ڈاکٹر اسلم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک انتہائی سخت اور سرد آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر اسلم میرا نام علی عمران ہے۔ اور سرداور کا ایک خاص پیغام آپ تک پہنچانا ہے۔ انتہائی فوری نوعیت کا پیغام ہے اس لئے فون پر نہیں بتایا جا سکتا اگر آپ چند منٹ دے دیں تو بہتر رہے گا"۔ عمران نے کہا۔

"سرداور کی وجہ سے میں تمہیں وقت دے دیتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ سرداور انتہائی سنجیدہ اور ذمے دار آدمی ہیں۔ ورنہ میرے پاس کسی سے ملاقات کرنے کے لئے کوئی وقت نہیں ہوتا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو سر میں منیجر ریاض بول رہا ہوں۔ گارڈ کو رسیور دے دیں"۔ چند لمحوں بعد منیجر کی آواز سنائی دی تو عمران نے رسیور پیچھے کھڑے ہوئے دربان کو دیا اور خود وہ گارڈ روم سے باہر آ گیا۔

"ڈاکٹر اسلم صاحب نے وقت دے دیا ہے"...... عمران نے صفدر اور چوہان سے کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ کار میں بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا تو عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ اس کے پیچھے صفدر کی کار تھی۔ طویل کار وے کراس کر کے وہ وسیع و عریض پورچ میں پہنچ گئے جہاں جدید ماڈل کی دو کاریں پہلے سے موجود تھیں۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس کی کار کے پیچھے صفدر نے کار روکی اور صفدر اور چوہان بھی نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے ایک نوجوان برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر ان کی طرف بڑھا۔ اس کے جسم پر قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔

"میں منیجر ریاض ہوں جناب۔ آیئے تشریف لایئے"۔ آنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر سٹنگ روم میں پہنچ گیا۔

"تشریف رکھیں اور بتائیں کہ کیا پینا پسند فرمائیں گے"۔ منیجر نے کہا۔

"ہمارے پاس پینے پلانے کا وقت نہیں ہے اور نہ ہی شاید ڈاکٹر اسلم کے پاس ہو گا"...... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا تو منیجر خاموشی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے بدن پر قیمتی کپڑے اور جدید تراش کا سوٹ تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سونے کی مٹھ والی چھڑی تھی۔ وہ سر سے گنجا تھا۔ اس کے چہرے پر جھریاں تھیں لیکن اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی ڈاکٹر اسلم ہے کیونکہ وہ اس سے پہلے بھی مل چکا تھا۔

" میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں صفدر اور چوہان"۔ عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ سے پہلے ملاقات ہو چکی ہے"...... ڈاکٹر اسلم نے مصافحہ کرتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جی ہاں۔ سرداور نے ایک محفل میں تعارف کرایا تھا"۔ عمران نے جواب دیا اور ڈاکٹر اسلم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تشریف رکھیں اور بتائیں کہ کیا پیغام ہے جس کے لئے اس قدر راز داری برتی جا رہی ہے"...... ڈاکٹر اسلم نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جبکہ عمران اور اس کے ساتھی سامنے والے صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔

" ڈاکٹر اسلم یہ پیغام ڈوگ اور سمتھ کے سلسلے میں ہے"۔ عمران نے کہا اور ڈاکٹر اسلم بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

" کیا مطلب۔ کون ڈوگ اور سمتھ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ ڈاکٹر اسلم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اب وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کا جسم لاشعوری طور پر تن سا گیا تھا۔

" ڈاکٹر اسلم۔ دو ایکریمین جن میں سے ایک کا نام ڈوگ اور

دوسرے کا نام سمتھ ہے دونوں ہوٹل ریکس کی جدید ماڈل کی پلسر بلیک کلر کار میں آپ کے پاس آئے تھے لیکن اس کے بعد نہ ہی وہ کار واپس گئی ہے اور نہ ہی وہ دونوں ایکریمینز"...... عمران کا لہجہ سرد ہو گیا تھا۔

" کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو۔ کیا یہ پیغام تھا سرداور کا۔ سوری میرے پاس ان فضولیات کے لئے وقت نہیں ہے۔ تم لوگ جا سکتے ہو"...... ڈاکٹر اسلم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

" تو آپ انکاری ہیں پھر آپ سے کیا بات کرنی ہے آؤ"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے ڈاکٹر اسلم سے کہا اور باقی بات اس نے اپنے ساتھیوں سے کی اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ ڈاکٹر اسلم ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا کہ اچانک عمران کا بازو تیزی سے گھوما اور ڈاکٹر اسلم چیختا ہوا صوفے پر گرا اور پھر اوندھے منہ قالین پر جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران کی لات حرکت میں آئی اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ڈاکٹر اسلم ایک بار پھر چیخ مار کر ساکت ہو گیا۔ جبکہ صفدر نے تیزی سے آگے بڑھ کر دروازے کو اندر سے بند کر دیا۔

" اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کرنا پڑے گی"...... عمران نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

" تو پھر باہر موجود آدمیوں کو ختم کر دیتے ہیں"...... صفدر نے

کہا۔

"نہیں۔ اس طرح بے گناہ لوگ مفت میں مارے جائیں گے۔ تمہاری کار میں گیس فائر گن تو ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ہے۔ آپ کا مطلب ہے کہ سب کو بے ہوش کر دیا جائے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ موت سے بہرحال بہتر رہے گا۔ ویسے یہ ڈاکٹر اسلم فی الحال مشکوک ہے۔ ہو سکتا ہے جو کچھ میں سوچ رہا ہوں ویسا نہ ہو۔ اس لئے فی الحال تم کوٹھی میں گیس فائر کر دو۔ باہر موجود مسلح افراد کو بھی بے ہوش کر کے اندر ڈال دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے چوہان کو اشارہ کیا اور پھر وہ دونوں ہی دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔ عمران نے قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر اسلم کو اٹھا کر صوفے پر ڈالا اور پھر اس کا کوٹ اس کی پشت پر نیچے کر دیا اور پھر وہ خود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سانس روک لیا تھا تاکہ گیس فائر ہونے پر اس پر اثر نہ ہو سکے۔ دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا تو اس نے صفدر اور چوہان کو سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر برآمدے میں آتے ہوئے دیکھا۔ اسی لمحے ایک دروازہ کھلا اور منیجر باہر آ گیا۔

"جی جناب۔ آپ صاحبان"...... منیجر نے حیرت بھرے لہجے میں انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم آپ کو ہی تلاش کر رہے تھے آیئے۔ ڈاکٹر صاحب کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صفدر اور چوہان کو گیس فائر کرنے سے رکنے کا اشارہ کیا۔

"اوہ۔ مگر"...... منیجر نے ڈاکٹر کی طبیعت اچانک خراب ہونے کا سن کر اچھلتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے وہ سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ پھر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا عمران اس کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔

"کیا ہوا۔ یہ کیا ہوا"...... منیجر نے صوفے پر بے ہوش پڑے پہلو کے بل پڑے ہوئے ڈاکٹر اسلم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"سنو"...... عمران نے اس سے کہا تو وہ تیزی سے عمران کی طرف مڑا۔ دوسرے لمحے اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ جب اس نے عمران کے ہاتھ میں مشین پسٹل دیکھا جس کا رخ اس کی طرف تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ"...... منیجر نے رک رک کر خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"کوٹھی میں کتنے آدمی ہیں"...... عمران کا لہجہ سرد تھا۔

"کوٹھی میں آدمی۔ کیا مطلب"...... منیجر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے قالین پر جا گرا۔ عمران کا بازو گھوم گیا تھا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑ دیا۔

"بولو کتنے آدمی ہیں"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ دیا۔

"آٹھ۔ آٹھ آدمی۔ مم۔ مجھ سمیت آٹھ آدمی"...... منیجر نے رک

رک کر کہا۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"سیاہ رنگ کی کار میں جو دو ایکریمین آئے تھے وہ کہاں گئے ہیں۔ بولو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی پیر کو اور اس کے چہرے کی طرف موڑ دیا۔ مینجر کی حالت تیزی سے خراب ہوتی چلی گئی۔ پھر عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ لیا۔

"بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ ہلاک ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کی لاشیں گٹر میں پھنکوا دی تھیں"...... مینجر نے جواب دیا۔

"اور وہ کار کہاں گئی"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ گیراج میں ہے"...... مینجر نے جواب دیا اور عمران نے اس کی گردن سے پیر ہٹایا اور پھر جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکا دے کر گھما کر فرش پر پھینک دیا اور وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"عمارت میں صرف آٹھ آدمی ہیں۔ چلو گیس فائر کر دو"۔ عمران نے کہا تو صفدر اور چوہان اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے اندرونی راہداری کی طرف مڑ گئے۔ عمران نے سانس روک لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں واپس آ گئے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے برآمدے سے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران سانس روکے کھڑا رہا۔ صفدر اور چوہان پھاٹک کے پاس جا کر رک گئے اور پھر انہوں نے گارڈ روم کا اندرونی دروازہ کھولا اور پھر باہر نکل گئے۔ اب عمران

نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر اس نے زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد گارڈ روم کا اندرونی دروازہ کھلا تو صفدر اور چوہان دونوں دربانوں کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے انہیں پھاٹک کی سائیڈ میں لٹا دیا۔ پھر چوہان وہیں رک گیا جبکہ صفدر تیزی سے واپس برآمدے کی طرف آ گیا۔

"اندر چھ افراد یعنی دو عورتیں اور چار مرد تھے۔ وہ سب بے ہوش ہیں"...... صفدر نے قریب آکر کہا۔

"انٹی گیس کی شیشی بھی تو ہو گی تمہارے پاس ورنہ ڈاکٹر کس طرح ہوش میں آئے گا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔

"تم باہر کا خیال رکھو میں ڈاکٹر سے پوچھ گچھ کر لوں"۔ عمران نے کہا اور شیشی لئے وہ دوبارہ سٹنگ روم میں داخل ہوا۔ مینجر وہیں قالین پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران اس صوفے کی طرف بڑھ گیا جس پر ڈاکٹر اسلم بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور اس کا دہانہ ڈاکٹر اسلم کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹا لی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی جیب میں ڈالی اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس نے ڈاکٹر اسلم کا ناک اور منہ بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب ڈاکٹر اسلم کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور بازو سے پکڑ کر اسے

سیدھا بٹھا دیا اور اس وقت تک اس نے اس کا بازو نہیں چھوڑا جب تک ڈاکٹر اسلم نے کراہتے ہوئے آنکھیں نہ کھول دیں اور اپنے آپ کو نہ سنبھال لیا تو عمران پیچھے ہٹ کر سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ ڈاکٹر اسلم نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اپنی پشت کی طرف اترا ہوا کوٹ اوپر کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس کوشش میں ناکام رہا اور پھر اس کی نظریں جیسے ہی سامنے قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے مینجر پر پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ تم۔ تم کون ہو۔ یہ تم نے کیا کیا ہے"۔ ڈاکٹر اسلم نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر اسلم تمہارے مینجر نے مجھے بتا دیا ہے کہ تم نے ڈوگ اور سمتھ کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں گٹڑ میں پھنکوا دی ہیں اور ان کی کار اس وقت بھی تمہاری رہائش گاہ کے گیراج میں موجود ہے۔ یہ ڈوگر اور سمتھ غیر ملکی ایجنٹ تھے اس لئے ان کی موت پر تمہیں معاف کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ تم یہ بتا دو کہ ڈاکٹر عالم شیر کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر اسلم ایک بار پھر ڈاکٹر عالم شیر کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"میں نے کسی کو نہیں مارا۔ میں نے کسی کو نہیں مارا۔ تم جھوٹ کہہ رہے ہو"...... ڈاکٹر اسلم نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری رہائش گاہ میں موجود تمام افراد اس وقت بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اس لئے تمہارے اس طرح چیخنے پر کوئی بھی یہاں

تمہاری مدد کے لئے نہیں آئے گا۔ میں تمہارے ساتھ صرف اس لئے رعایت کر رہا ہوں کہ تم سرداور کے دوست ہو لیکن اگر تم نے تعاون نہ کیا تو پھر تمہارے جسم کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دی جائے گی"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"میں نے کسی کو نہیں مارا۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی یہاں کوئی ایکریمی آیا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سب اس مینجر کی ذاتی شرارت ہو۔ مجھے کچھ معلوم نہیں"...... ڈاکٹر اسلم نے کہا تو عمران کرسی سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر نکل کر اس نے باہر موجود صفدر سے کہا کہ وہ یہاں کے ہر کمرے کی تلاشی لے اور کوئی ایسی چیز تلاش کرنے کی کوشش کرے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ ڈوگ اور سمتھ یہاں کیوں آئے تھے اور پھر انہیں کیوں ہلاک کیا گیا اور ڈاکٹر اسلم کا تعلق کس گروپ سے ہے اور پھر صفدر کو ہدایت دے کر وہ جیسے ہی واپس کمرے میں پہنچا اس کے چہرے پر حیرت کے شدید تاثرات ابھر آئے۔ ڈاکٹر اسلم ہلاک ہو چکا تھا اور اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے انتہائی طاقتور الیکٹرک شاک لگا ہے۔ عمران نے اس کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن لباس میں سے سوائے عام استعمال کی چیزوں کے اور کچھ برآمد نہ ہوا تو عمران نے اس کی ٹائی کھولی۔ اس کے گریبان کے بٹن کھولے اور پھر جیسے ہی اس نے بنیان پھاڑ کر دیکھا تو اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ سینے پر جلنے کا مخصوص نشان واضح طور پر موجود تھا اور

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ ہٹا دیئے۔ یہ نشان
دیکھ کر اسے معلوم ہو گیا کہ ڈاکٹر اسلم کے سینے میں الیکٹرو گراف
نصب تھا جسے آن کر دیا گیا۔ اس طرح انتہائی طاقتور شاک اسے لگا
اور وہ ہلاک ہو گیا۔ عمران نے جیب سے انٹی گیس کی شیشی نکالی اور
پھر اس نے قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے مینجر کو سیدھا کر کے پہلے
شیشی کا منہ کھول کر اسے اس کی ناک سے لگایا اور پھر اس نے اسے
بند کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔ پھر دونوں ہاتھوں سے مینجر کا
ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت
کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور اسے اٹھا کر
صوفے کی ایک کرسی پر ڈال دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی
جیبوں کی تلاشی بھی لے لی لیکن اس کی جیب میں بھی عام استعمال
کی چیزوں کے علاوہ اور کوئی چیز برآمد نہ ہوئی تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔
چند لمحوں بعد مینجر نے آنکھیں کھول دیں اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھنے
لگا۔

"بیٹھے رہو ورنہ"...... عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین
پسٹل کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ ڈاکٹر صاحب۔ یہ۔ یہ کیا ہوا۔ کیا مطلب"...... مینجر نے
ساتھ والے صوفے پر مردہ پڑے ہوئے ڈاکٹر اسلم کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے انتہائی بوکھلائے ہوئے اور خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر اسلم نے خودکشی کر لی ہے۔ اس کے سینے میں الیکٹرو

گراف موجود تھا جو اس نے آن کر دیا"...... عمران نے سرد لہجے میں
کہا تو مینجر کا چہرہ تاریک پڑ گیا۔

"سنو مینجر۔ تم ملازم آدمی ہو اور ڈاکٹر اسلم کے جرائم میں براہ
راست تم شریک نہیں ہو سکتے اس لئے اگر تم حکومت سے تعاون
کرو اور سب کچھ سچ سچ بتا دو تو تمہیں معافی بھی مل سکتی ہے اور رہائی
بھی ورنہ پریذیڈنٹ کے ملٹری سیکرٹری کرنل احسن اور نیشنل
لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر عاشق کا قتل براہ راست تم پر ڈالا جا سکتا
ہے اور پھر تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا کیا انجام ہو گا"...... عمران
نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کرنل احسن، ڈاکٹر عاشق کا قتل۔ لیکن میں نے تو کسی کو قتل
نہیں کیا"...... مینجر نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ڈوگ اور سمتھ نے انہیں قتل کیا اور ڈوگ اور سمتھ نے یہاں
پناہ لی۔ پھر یہاں انہیں ہلاک کیا گیا اور ظاہر ہے تم ڈاکٹر اسلم کے
مینجر ہو اس لئے تم بھی اس قتل میں براہ راست نہ سہی بالواسطہ طور
پر بہرحال شریک ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہ۔ نہ جناب۔ میں نے نہ ہی کسی کو قتل کیا ہے اور نہ ہی
کسی قتل میں شریک ہوں۔ میں نے تو اپنی زندگی میں چڑیا تک
نہیں ماری۔ میں انسانوں کو کیسے قتل کر سکتا ہوں"...... مینجر نے
گھگھیاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"ان لاشوں کو گٹر میں پھنکوا سکتے ہو اور کہتے ہو کہ تم نے زندگی

ہیں کبھی چڑیا بھی نہیں ماری"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ جناب۔ میں نے یہ کام نہیں کیا۔ وہ تو ڈاکٹر صاحب کے ملازم احمد دین کا کام ہے جناب۔ وہ باہر گیٹ پر دربان ہے جناب"...... منیجر نے جواب دیا۔

"تو تم کچھ بتانے کے لئے تیار نہیں ہو اگر یہ بات ہے تو پھر تمہیں زندہ رہنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل والا ہاتھ سیدھا کیا اور اس کے چہرے پر سفاکی ابھر آئی۔

"آپ۔ آپ پوچھیں جناب۔ میں سب کچھ بتا دوں گا۔ جو کچھ میں جانتا ہوں سب کچھ بتا دوں گا۔ میں مرنا نہیں چاہتا جناب"...... منیجر نے خوف کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا۔

"تو پھر بتاؤ ڈاکٹر عالم شیر کہاں ہے اور ڈاکٹر اسلم کا تعلق کس تنظیم یا گروپ سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر عالم شیر۔ میں تو جناب یہ نام ہی پہلی بات سن رہا ہوں۔ جہاں تک ڈاکٹر اسلم کے کسی گروپ سے تعلق کی بات ہے تو جناب ڈاکٹر اسلم اس سلسلے میں کسی کو کچھ نہیں بتاتے تھے۔ وہ انتہائی گہرے آدمی تھے جناب۔ ان سے تو سوال ہی نہیں کیا جا سکتا تھا البتہ میں نے ایک بار انہیں ٹرانسمیٹر پر کسی سے بات کرتے ہوئے سنا تھا۔ وہ کسی کراؤن سیکشن کے چیف سے باتیں کر رہے تھے اور ان کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔ میں اس بات پر حیران ہوا تھا کیونکہ ڈاکٹر

اسلم تو بڑے بڑے افسروں کو گھاس نہیں ڈالتے تھے"...... منیجر نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ ایکریمیا کی مجرم تنظیم کراؤن سیکشن کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔ گو کراؤن کی تصویر اور نام سے اسے شک پڑا تھا لیکن بہرحال وہ کنفرم نہیں تھا۔ ڈاکٹر اسلم یقیناً پاکیشیا میں کراؤن سیکشن کا ایجنٹ تھا اور کراؤن کو ڈاکٹر عالم شیر اور اس کے فارمولے کی تلاش تھی۔ ڈوگ اور سمتھ بھی کراؤن سیکشن کے ایجنٹ ہوں گے لیکن چونکہ کراؤن سیکشن کا نام سامنے آگیا تھا اس لئے انہیں ہلاک کر دیا گیا ہو گا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران منیجر سے کچھ اور پوچھتا کمرے کا دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سرخ جلد والی ڈائری تھی۔

"عمران صاحب اور تو کوئی خاص چیز نہیں ملی البتہ ڈاکٹر اسلم کی یہ پرسنل ڈائری ملی ہے۔ اس میں کسی خاص کوڈ میں لکھا ہوا ہے"۔ صفدر نے کہا اور ڈائری عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری لے کر کھولی اور پھر اس میں لکھے ہوئے الفاظ کو غور سے پڑھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک طویل سانس لیا اور ڈائری بند کر کے اس نے سامنے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ"۔ عمران

نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بہتر جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"سر سلطان میں علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر اسلم کی رہائش گاہ سے۔ پریذیڈنٹ صاحب کے ملٹری سیکرٹری اور نیشنل لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر عاشق کے قاتل دو ایکریمین تھے جن کے نام ڈوگ اور سمتھ تھے۔ یہ دونوں ہوٹل ریکس میں رہائش پذیر تھے اور انہوں نے ہوٹل کی کار پر جعلی نمبر پلیٹ لگا کر اس واردات میں استعمال کی اور اس کے بعد وہ کار سمیت ڈاکٹر اسلم کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ یہاں ڈاکٹر اسلم نے انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں گٹر میں پھنکوا دی ہیں جبکہ وہ کار ابھی تک اس رہائش گاہ کے گیراج میں موجود ہے۔ ڈاکٹر اسلم ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کا ایجنٹ تھا اور یہ تنظیم ڈاکٹر عالم شیر کو تلاش کر رہی تھی۔ میں نے ڈاکٹر اسلم سے پوچھ گچھ شروع کی تو اس نے خود کشی کر لی البتہ اس کے مینجر ریاض نے مجھے یہ سب کچھ بتایا ہے اس طرح کرنل احسن اور ڈاکٹر عاشق کا جو کیس سیکرٹ سروس کو دیا گیا تھا وہ مکمل ہو گیا ہے۔ آپ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو کہہ دیں کہ وہ یہاں پہنچ کر باقی کام خود کر لیں البتہ یہاں موجود ملازموں کو سنوریم گیس سے بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ آپ انہیں کہہ دیں کہ وہ اس گیس کا انٹی ساتھ لے آئیں"۔

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر اسلم کی رہائش گاہ کے بارے میں تفصیل بتا کر رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اسے ہاف آف کر دو صفدر"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کمرے میں آرام کرسی پر نیم دراز نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا جام میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس گراہم بول رہا ہوں"...... نوجوان نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"سپیشل فون پر کال کا انتظار کرو"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گراہم نے تیزی سے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر اس نے کمرے کا دروازہ لاک کر کے سائیڈ پر موجود سوئچ پینل پر ایک بٹن پریس کر دیا اور کمرے کے ایک کونے میں موجود لوہے کی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے اندر موجود ایک سرخ رنگ کا کارڈلیس فون پیس اٹھا کر اس نے الماری بند کی اور فون پیس کی

سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر کے اس نے اسے لا کر میز پر رکھا اور خود دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ایک بار پھر شراب کا جام اٹھا لیا البتہ اس کے چہرے پر اب اشتیاق کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سپیشل فون پر کسی مشن کے بارے میں ہی کوئی ہدایات دی جائیں گی۔ وہ کراؤن سیکشن کا سپیشل ایجنٹ تھا اور اس کے کارناموں کی فہرست اس قدر طویل تھی کہ اسے اب مخصوص قسم کے مشن ہی سونپے جاتے تھے۔ چند لمحوں بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گراہم نے شراب کا جام میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"گراہم سپیکنگ"...... گراہم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چیف آف کراؤن سیکشن بول رہا ہوں"...... وہی بھاری آواز سنائی دی لیکن اس بار لہجہ خاصا نرم تھا۔

"یس چیف۔ حکم دیجئے"...... گراہم نے کہا۔

"تمہارے لئے ایک نیا مشن منتخب کیا گیا ہے۔ کیا تم ذہنی اور جسمانی طور پر کام کرنے کے لئے تیار ہو"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس چیف۔ میں تو کافی طویل عرصے سے فارغ ہوں اور انتہائی بے چینی سے نئے مشن کی کال کا منتظر ہوں"...... گراہم نے جواب دیا۔

"یہ مشن تم نے پاکیشیا میں سرانجام دینا ہے۔ پاکیشیا کا ایک

سدان عالم شیر ایک اہم فارمولے پر کام کر رہا تھا کہ ایک سپر
پاور اسے فارمولے سمیت اغوا کرانا چاہتی تھی اس لئے اس نے
کراؤن سیکشن کی خدمات حاصل کیں۔ میں نے وہاں اپنے مخبروں
سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ ڈاکٹر عالم شیر ایک ماہ سے
غائب ہے اور پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس بھی اسے تلاش نہیں کر سکی۔
چنانچہ میں نے ڈوگ اور سمتھ کو ان کی تلاش کے لئے وہاں بھیجا لیکن
انہوں نے وہاں جا کر انتہائی احمقانہ انداز میں کام کیا اور کراؤن
سیکشن کا نام سامنے آگیا۔ چنانچہ ان دونوں کو ہلاک کر دیا گیا لیکن
اب اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر عالم شیر کی تلاش کا کام پاکیشیا سیکرٹ
سروس کو دیا گیا ہے۔ اس میں ایک آدمی علی عمران بے حد خطرناک
ایجنٹ ہے۔ اس نے وہاں میرے خاص ایجنٹ ڈاکٹر اسلم کو خود کشی
کرنے پر مجبور کر دیا ہے اس لئے اب میں نے تمہیں اس مشن کے
لئے منتخب کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یہ تو میرے لئے بہت معمولی سا مشن ہے چیف۔ لیکن آپ نے
اس عمران کو خطرناک ایجنٹ کہا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا"۔
گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس عمران کے بارے میں جو کچھ مجھے معلوم ہوا ہے تمہیں
معلوم نہیں ہے۔ بظاہر یہ احمق اور مسخرہ سا نوجوان ہے لیکن وہ
حقیقت میں دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے اور اس کا نام
اب بین الاقوامی تنظیموں اور سپر پاورز کی ایجنسیوں کے لئے دہشت

کی حیثیت اختیار کر گیا ہے"...... چیف نے کہا تو گراہم کے چہرے پر
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" حیرت ہے چیف۔ ایسے آدمی سے میں آج تک کیوں بے خبر رہا
ہوں۔ اب تو مجھے اشتیاق ہو گیا ہے اس سے ملنے کا"...... گراہم نے
کہا۔

" پھر سن لو گراہم کہ تم وہاں جا کر عام ایجنٹوں کے انداز میں کام
کر کے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ تمہیں کوئی ایسی فول پروف پلاننگ
بنانی ہو گی جس میں ناکامی کا شائبہ تک نہ ہو کیونکہ تم اچھی طرح
جانتے ہو کہ ناکامی کا رزلٹ کیا نکلے گا"...... چیف نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں چیف۔ آپ کو فارمولا چاہئے وہ آپ کو مل
جائے گا۔ میں کیا کرتا ہوں کیا نہیں اس کی فکر آپ مت کریں۔
گراہم میں یہ خصوصیت تو ہے کہ وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا"۔ گراہم
نے جواب دیا۔

" اوکے۔ اتنا تمہیں بتا دوں کہ یہ عمران پاکیشیا کے دارالحکومت
میں کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہے
اور پاکیشیا کی سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل
سر عبدالرحمن کا اکلوتا لڑکا ہے لیکن ان سے ان کے اختلافات ہیں
البتہ یہ عمران سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا گہرا
دوست ہے۔ اس کے علاوہ پاکیشیا میں تم نے کسی مقامی گروپ یا
کسی آدمی سے ہرگز کسی قسم کی مدد حاصل نہیں کرنی کیونکہ اس

طرح کسی نہ کسی انداز میں تم سامنے آسکتے ہو البتہ وہاں کراؤن سیکشن کا انتہائی خفیہ ایجنٹ ہے جس کا نام رام رام لعل ہے۔ وہ رام لعل کارپوریشن کا جنرل مینجر ہے۔ کسی اہم موقع پر تم اس سے رابطہ کر سکتے ہو اور تمہارے متعلق اطلاع دے دی جائے گی"...... چیف نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... گراہم نے جواب دیا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گراہم نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھا اور پھر میز پر پہلے سے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جینی بول رہی ہوں"...... ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ خمار آلود تھا۔

"گراہم بول رہا ہوں جینی۔ کیا ایشیائی ملک پاکیشیا کی سیاحت کرو گی"...... گراہم نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ یکلخت تمہیں ایشیائی ملک کیسے یاد آ گیا"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں وہاں مشن پر کام کرنے جا رہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ اکیلا بور ہوں گا اس لئے تم سے پوچھ لوں"...... گراہم نے کہا۔

"ایشیائی ملک پاکیشیا میں تمہارا کیا مشن ہو سکتا ہے۔ مجھے بے

وقوف نہ بناؤ سیدھی طرح بتاؤ کہ وہاں کیوں جا رہے ہو"...... جینی نے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جینی۔ وہاں کے لئے ایک اہم مشن مجھے دیا گیا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی۔ لیکن اس پسماندہ ایشیائی ملک میں کیا اہم مشن ہو سکتا ہے۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آ رہی"۔ جینی نے کہا۔

"وہاں کسی سائنسدان کو تلاش کر کے اس سے فارمولا حاصل کرنا ہے اور وہاں کی سیکرٹ سروس اور اس سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک ایجنٹ علی عمران ہمارے لئے خطرہ بن سکتا ہے"...... گراہم نے مزے لیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ کوئی خوفناک آدمی ہے جسے تمہارے لئے خطرہ کہا جا رہا ہے"...... جینی نے کہا۔

"خوفناک تو نہیں البتہ سنا ہے انتہائی احمق اور مسخرہ سا آدمی ہے"...... گراہم نے کہا تو دوسری طرف سے جینی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"پھر تم یقیناً مجھے بے وقوف بنا رہے ہو۔ ایک احمق اور مسخرہ آدمی بھلا کیسے اس قدر خطرناک ہو سکتا ہے کہ چیف اسے تمہارے لئے خطرہ قرار دے۔ نہیں گراہم میں دس بار مر کر بھی اس بات پر یقین نہیں کر سکتی"...... جینی نے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ چیف نے خود اسے خطرناک کہا ہے"۔ گراہم نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو یہ شخص واقعی عجوبہ ہو گا اس لئے اب تو میں ضرور تمہارے ساتھ چلوں گی۔ کب جانا ہے"...... جینی نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ پھر تیار ہو جاؤ میں ضروری تیاریوں کے بعد تم سے رابطہ کروں گا۔ ہم زیادہ سے زیادہ دو روز کے اندر روانہ ہو جائیں گے"۔ گراہم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تیار رہوں گی"...... جینی نے جواب دیا اور گراہم نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ گذشتہ دو روز سے وہ خود بھی اور پوری سیکرٹ سروس ڈاکٹر عالم شیر کو تلاش کر رہی تھی لیکن ابھی تک اس کے بارے میں معمولی سی پیش رفت بھی نہیں ہو سکی تھی۔ عمران نے سپیشل لیبارٹری جا کر خود انکوائری کی تھی لیکن صرف اتنا معلوم ہوا تھا کہ ڈاکٹر عالم شیر لیبارٹری سے ایک روز کی چھٹی لے کر اپنے گاؤں گئے تھے پھر ان کی واپسی نہیں ہوئی اور جب ان کے گاؤں سے رابطہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر عالم شیر سرے سے وہاں آئے ہی نہ تھے۔ گاؤں میں ان کے دو بھائی اپنے بیوی بچوں سمیت رہتے ہیں۔ ڈاکٹر عالم شیر نے شادی نہیں کی تھی۔ عمران نے ڈاکٹر عالم شیر کی لیبارٹری میں ریسرچ گاہ اور ان کی وہاں رہائش گاہ کو بھی تفصیلی طور پر چیک کیا تھا لیکن کوئی کلیو اسے نہ مل سکا تھا۔ پھر

وہ خود اس کے گاؤں گیا لیکن وہاں سے بھی اسے ناکام ہی لوٹنا پڑا تھا۔ وقاص ٹاؤن کی بھی ایک ایک کوٹھی چیک کر لی گئی۔ تمام ہوٹلوں میں ان کا حلیہ بتا کر چیکنگ کی گئی۔ ایئرپورٹ سے معلومات حاصل کی گئیں لیکن یوں لگتا تھا جیسے لیبارٹری سے باہر نکلتے ہی وہ کسی جن کی طرح غائب ہو گئے ہوں۔

"آخر یہ ڈاکٹر عالم شیر چلا کہاں گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات اگر معلوم ہو جاتی تو پھر رونا کس بات کا تھا"۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں سر۔ کیپٹن شکیل نے اطلاع دی ہے کہ ڈاکٹر عالم شیر کو نواحی قصبے عالم نگر کے ایک بازار میں دیکھا گیا تھا۔ وہاں وہ کسی آدمی عامر عزیز کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ یہ اطلاع کیپٹن شکیل کو عالم نگر کے ایک دکاندار نے دی ہے وہ یہاں دارالحکومت میں اپنی دکان کی خریداری کرنے آیا تھا کہ وہ ایک درمیانے درجے کے ہوٹل میں کھانا کھانے آ گیا۔ ہوٹل میں رش تھا اس لئے وہ کاؤنٹر پر ہی کھڑا ہو کر کھانا کھانے لگا۔ کیپٹن شکیل وہاں پہنچا اور اس نے کاؤنٹر پر موجود آدمی کو ڈاکٹر عالم شیر کا حلیہ بتا کر اس سے اس بارے میں پوچھا تو وہ آدمی چونک پڑا اور پھر اس نے خود

کیپٹن شکیل کو بتایا کہ اس حلیے کا آدمی عامر عزیز کے بارے میں پوچھنے کے لئے اس کی دکان پر آیا تھا جس پر کیپٹن شکیل اس آدمی کے ساتھ نواحی قصبے عالم نگر گیا اور اس نے وہاں پوچھ گچھ کی تو اسے بتایا گیا کہ واقعی ڈاکٹر عالم شیر وہاں عامر عزیز کے بارے میں پوچھتا رہا تھا۔ کیپٹن شکیل نے اپنے طور پر وہاں عامر عزیز کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے یہ معلوم ہوا کہ اس قصبے میں ایک بوڑھا آدمی عزیز حسین رہتا ہے جو ریلوے سے ریٹائر ہوا ہے۔ عامر عزیز اس کا اکلوتا بیٹا تھا جو سپیشل لیبارٹری میں ملازم رہا تھا لیکن پھر اس نے وہاں سے ملازمت چھوڑ دی اور کارمن چلا گیا۔ پھر وہاں سے اس کی ایک ایکسیڈنٹ میں موت کی اطلاع ملی۔ اس کی لاش بھی واپس نہ آئی تھی اسے وہیں دفن کیا گیا البتہ اس کمپنی نے جس میں عامر عزیز ملازم تھا بھاری رقم اس کے بوڑھے والد کو بھجوا دی تھی۔ عامر عزیز اس بوڑھے کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اب یہ بوڑھا وہاں اکیلا رہتا ہے اور اس رقم پر ہی اس کا گزارہ ہے"...... جولیا نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"عامر عزیز سپیشل لیبارٹری میں کیا کرتا تھا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"اس کے والد نے بتایا ہے کہ وہ وہاں ڈرائیور تھا۔ وہ میٹرک پاس تھا لیکن اس نے ڈرائیونگ کا باقاعدہ کورس پاس کیا ہوا تھا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"کیا ڈاکٹر عالم شیر عامر عزیز کے والد سے ملا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ کیپٹن شکیل نے بتایا ہے کہ اس نے یہ بات عزیز حسین سے پوچھی تھی لیکن اس نے بتایا کہ اسے کوئی آدمی نہیں ملا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"کیپٹن شکیل اب کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ وہیں قصبے میں ہی ہے۔ اس نے وہاں سے مجھے فون پر رپورٹ دی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ آپ مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں تو وہ مجھے دس منٹ بعد دوبارہ فون کرے گا"۔ جولیا نے کہا۔

"اسے کہو کہ وہ وہیں رکے میں عمران کو ٹریس کر کے اس کے پاس بھیجتا ہوں تاکہ اس کلیو کو مزید آگے بڑھایا جا سکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جب ڈاکٹر عالم شیر اس بوڑھے سے ملا ہی نہیں تو پھر وہ مزید کیا بتا سکے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ بوڑھا بھول گیا ہو اور یاد دلانے پر اسے یاد آ جائے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے نواحی قصبے عالم نگر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً دو گھنٹوں کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ قصبے کی حدود میں داخل ہوا تو ایک چوک پر اسے دور سے کیپٹن شکیل کی کار کھڑی نظر

آ گئی تو عمران نے کار اس کے قریب لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے ایک سائیڈ سے کیپٹن شکیل اس کی طرف بڑھا۔

"کہاں ہے اس بوڑھے عزیز حسین کا گھر"...... سلام دعا کے بعد عمران نے پوچھا۔

"آئیے۔ اس گلی میں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور سائیڈ پر موجود ایک تنگ سی گلی کی طرف مڑ گیا۔ عمران اس کے پیچھے چل پڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک پرانے سے مکان کے دروازے پر پہنچ گئے۔ کیپٹن شکیل نے کنڈی بجائی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک دیہاتی سا نوجوان باہر آ گیا۔

"یہ دارالحکومت کے بڑے افسر ہیں اور عزیز حسین صاحب سے ملنے آئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نوجوان سے کہا تو اس نوجوان کے چہرے پر یکلخت انتہائی مرعوبیت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آئیے جناب"...... اس نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل اور عمران اندر داخل ہو گئے۔

"تم کیا لگتے ہو عزیز حسین کے"...... عمران نے نوجوان سے پوچھا۔

"جی میں ان کا ملازم ہوں۔ میرا نام ناظم ہے"...... اس نوجوان نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ نوجوان نے انہیں ایک کمرے میں لے جا کر بٹھایا اور پھر واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد

دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی ہاتھ میں لاٹھی پکڑے اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر صاف لباس تھا۔ آنکھوں پر موٹے شیشے کی عینک تھی۔ عمران اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے اٹھتے ہی کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"جناب۔ آپ کو ناحق تکلیف ہوئی۔ میں شرمندہ ہوں"۔ عمران نے آگے بڑھ کر بوڑھے کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں بیٹے۔ ایک تو تم کوئی بڑے سرکاری افسر ہو اور دوسرا میرے مہمان ہو"...... بوڑھے نے کہا۔

"میں آپ کا بیٹا ہوں اور بس"...... عمران نے اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بوڑھے نے ایک طویل سانس لیا۔

"اللہ تعالٰی نے ایک بیٹا دیا تھا وہ بھی لے لیا۔ بہرحال اس کا مال تھا میں کیا کر سکتا تھا۔ جو اس کی رضا"...... بوڑھے نے بڑے مدبرانہ لہجے میں کہا۔

"عامر عزیز کس ملک میں کام کر رہا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ کارمن چلا گیا تھا کسی کمپنی میں۔ بس پھر اسے واپس آنا نصیب نہ ہوا البتہ اس کمپنی والوں نے مہربانی کر دی کہ مجھے کافی بڑی رقم بھجوا دی جس سے میرا بڑھاپا گزر رہا ہے ورنہ مجھے جو پنشن ملتی ہے وہ تو اتنی بھی نہیں کہ میں دو وقت کی روٹی بھی کھا سکوں۔ میری بیوی بھی فوت ہو چکی ہے اور کوئی عزیز بھی نہیں ہے"۔

بوڑھے نے جواب دیا۔

"آپ کا بیٹا سپیشل لیبارٹری میں کتنا عرصہ ملازم رہا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"چار سال تک۔ پھر وہ باہر چلا گیا"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"وہاں وہ کس کا ڈرائیور تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"کوئی سائنسدان ہو گا۔ مجھے تو معلوم نہیں"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"آپ کے بیٹے کو فوت ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"دو ماہ ہو گئے ہیں"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"کیا آپ کو اس کی وفات کی اطلاع سپیشل لیبارٹری کے ذریعے بھجوائی گئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہاں سے تو وہ نوکری چھوڑ آیا تھا اور پھر وہ ایک ڈرائیور تھا کوئی بڑا افسر تو نہیں تھا"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ سپیشل لیبارٹری کا ایک سائنسدان ڈاکٹر عالم شیر عامر عزیز کو پوچھتا ہوا یہاں آیا تھا۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ کبھی عامر عزیز نے ڈاکٹر عالم شیر کے بارے میں کوئی بات کی ہو"...... عمران نے کہا۔

"آپ۔ مجھے سوچنے دیں۔ میں بوڑھا آدمی ہوں یادداشت پوری طرح کام نہیں کرتی"...... بوڑھے نے کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔

"نہیں۔ مجھے کچھ یاد نہیں آ رہا"...... تھوڑی دیر بعد بوڑھے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک بڑا سائنسدان آپ کے ڈرائیور بیٹے کو پوچھنے کے لئے اس چھوٹے سے قصبے میں کیوں آیا تھا۔ وہ کیا چاہتا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب۔ ویسے مجھے تو یہ سن کر ہی بڑی حیرت ہوئی تھی کہ کوئی سائنسدان یہاں میرے مرحوم بیٹے کو پوچھنے آیا تھا۔ میں نے خود بھی اس بارے میں بہت سوچا لیکن مجھے کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"آپ کے بیٹے کا سامان تو یہاں موجود ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ میرے لئے تو اسے دیکھنا ہی انتہائی تکلیف دہ تھا اس لئے میں نے اپنے ملازم سے کہہ کر وہ سارا سامان یہاں کے غریبوں میں تقسیم کرا دیا۔ میں نے اپنے پاس اس کی کوئی چیز نہ رکھی تھی۔ ارے ہاں ایک پیکٹ ضرور موجود ہے۔ یہ پیکٹ میرے بیٹے نے کارمن سے مجھے بھجوایا تھا۔ ساتھ ہی رقعہ تھا کہ میں اس پیکٹ کو سنبھال کر رکھوں کیونکہ یہ کسی کی امانت ہے۔ جب وہ آئے گا تو وہ خود ہی اس آدمی تک پہنچا دے گا لیکن پھر وہ نہ آسکا اور وہ پیکٹ ویسے ہی پڑا ہوا ہے۔ چونکہ مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ اس پیکٹ کے اندر کیا ہے اور پھر میرے بیٹے نے اسے کسی کی امانت کہا تھا اس لئے میں نے اسے رکھ دیا ہے تاکہ شاید کبھی وہ آدمی جس کی یہ امانت ہے

اسے لینے آجائے تو میں اسے دے دوں"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"کیا ہم اس پیکٹ کو دیکھ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں لے آتا ہوں"...... بوڑھے نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ خود کیوں تکلیف کرتے ہیں میرے ساتھی کو بتا دیں وہ لے آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ میں نے تالے میں رکھا ہوا ہے۔ میں خود لے آؤں گا"...... بوڑھے نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بوڑھا لاٹھی کا سہارا لیتے ہوئے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ویسے عمران صاحب میری سمجھ میں واقعی یہ بات نہیں آئی کہ ڈاکٹر عالم شیر یہاں کیا کرنے آیا تھا اور پھر وہ اس بوڑھے سے کیوں نہیں مل سکا حالانکہ دکانداروں نے مجھے بتایا تھا کہ انہوں نے اسے بتایا تھا کہ عامر عزیز فوت ہو چکا ہے جبکہ اس کا والد زندہ ہے اور پھر طویل عرصے کے بعد اس کا کسی ڈرائیور کے پاس آنا کچھ عجیب سی بات ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے۔ بظاہر تو یہ ایک غیر معمولی سی بات ہے"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"صفدر نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کو اس نے اس ڈاکٹر عالم شیر کی ڈائری دی تھی جس میں کوڈ میں کچھ لکھا ہوا تھا لیکن پھر آپ نے بتایا ہی نہیں کہ اس ڈائری میں کیا تھا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"پہلے میں بھی یہی سمجھا تھا کہ اس ڈائری میں یقیناً کوئی خاص بات موجود ہوگی لیکن جب میں نے اسے ڈی کوڈ کیا تو پتہ چلا کہ ڈاکٹر اسلم نے اس کے اندر اپنے بزنس کے سلسلے میں کئے ہوئے گھپلوں کی تفصیل لکھی ہوئی ہے۔ اس نے بڑے بڑے بیورو کریٹس کو رشوتیں دے کر سپلائی کے ٹھیکے لئے تھے اور پھر اس سپلائی میں کئے جانے والے گھپلوں کی تفصیل بھی اس میں موجود تھی۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا تو میں نے وہ ڈائری چیف کو بھجوا دی تھی تاکہ وہ اسے سرسلطان کو بھجوا کر ان بیورو کریٹس کے خلاف اور دوسرے لوگوں کے خلاف غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائیں اور جو مجرم ثابت ہوں ان کو سزا دی جا سکے"...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد بوڑھا لاٹھی ٹیکتا ہوا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کتاب سائز کا پیکٹ تھا جو خاکی رنگ کے کاغذ کا تھا اور باقاعدہ بند تھا۔ بوڑھے نے پیکٹ عمران کی طرف بڑھا دیا تو عمران نے پیکٹ لے کر دیکھا۔ اس پر عزیز حسین کا نام اور قصبے کے نام کے ساتھ پاکیشیا بھی درج تھا اور باقاعدہ ڈاک کی ٹکٹیں وغیرہ اس پر لگی ہوئی تھیں۔ عمران نے پلٹ کر اسے دوسری طرف سے دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ دوسری طرف عامر عزیز کے نام کے نیچے معرفت ڈاکٹر ہیوگو اور کارمن کی ایک سرکاری لیبارٹری کا پتہ درج تھا۔ عمران نے پیکٹ کھولا تو اس کے اندر بھی ایک ڈائری تھی۔ عمران نے ڈائری کھولی لیکن یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر شدید

حیرت کے تاثرات ابھر آئے کہ پوری ڈائری خالی تھی۔ اس پر ایک حرف تک نہ لکھا گیا تھا لیکن ڈائری اسی سال کی تھی۔ عمران نے اس کی جلد کو چیک کیا اور پھر اس کے ایک خفیہ خانے سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکل آیا اور عمران اس کارڈ کو دیکھنے لگا۔ کارڈ ڈاکٹر ہیوگو کا وزیٹنگ کارڈ تھا جس پر اس کا رہائشی پتہ اور فون نمبر درج تھا۔ عمران نے کارڈ کو جیب میں رکھا اور ڈائری کو واپس پیکٹ میں ڈال کر اس نے پیکٹ عزیز حسین کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ خالی ڈائری ہے اور اس پر کسی کا نام وغیرہ بھی درج نہیں ہے کہ عامر عزیز اسے کسے دینا چاہتا تھا البتہ اس میں ایک کارڈ موجود ہے جس پر کارمن کے ایک سائنسدان کا پتہ درج ہے۔ شاید عامر عزیز اس سائنسدان کا ڈرائیور تھا۔ یہ کارڈ میں نے اس لئے رکھ لیا ہے تاکہ میں اس سائنسدان سے رابطہ کر سکوں۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ تم بے شک یہ ڈائری بھی لے جاؤ"...... بوڑھے نے کہا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو عامر عزیز کی وفات پر کتنی رقم موصول ہوئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"دو لاکھ روپے ملے تھے۔ وہ میں نے یہاں کے ایک شریف آدمی کو کاروبار میں حصے کے طور پر ڈالنے کے لئے دے دیئے تھے اور وہ شریف آدمی مجھے ہر ماہ پانچ ہزار روپے دے دیتا ہے جس سے میرا

گزارہ ہو جاتا ہے"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

" یہ مکان خاصا خستہ ہو چکا ہے۔ آپ اس کی مرمت وغیرہ کیوں نہیں کرا لیتے"...... عمران نے کہا۔

" اب مرمت کرا کر کیا کروں گا بیٹے۔ میرا کچھ پتہ نہیں کب موت آجائے۔ جو لوگ میرے بعد یہ مکان حاصل کریں گے وہ خود ہی اس کی مرمت بھی کرا لیں گے"...... بوڑھے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کون لوگ لیں گے اس مکان کو"...... عمران نے پوچھا۔

" اس قصبے میں میرے دو بھتیجے رہتے ہیں وہی وارث بنیں گے اور کون لے گا۔ ویسے وہ کبھی کبھی آجاتے ہیں اور میری خیریت پوچھ جاتے ہیں"...... بوڑھے نے کہا تو عمران نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک بڑی سی گڈی نکالی اور بوڑھے کے ہاتھ پر رکھ دی۔

" میں بھی آپ کا بیٹا ہوں اور اسے میری طرف سے قبول کریں اور اپنے لباس اور خوراک وغیرہ پر خرچ کریں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ نہیں۔ مجھے ضرورت نہیں ہے۔ مجھے میرے گزارے جتنی رقم مل جاتی ہے"...... بوڑھے نے گڈی واپس دیتے ہوئے کہا۔

" کیا آپ ایک بیٹے کی طرف سے دی ہوئی چیز واپس کر دیں گے"...... عمران نے کہا۔

" دیکھو بیٹے اگر تم ضد کرتے ہو تو پھر میں اسے یہاں کے چند

غریب خاندانوں میں تمہاری طرف سے بانٹ دوں گا۔ وہ بے چارے مجھ سے زیادہ اس کے مستحق ہیں۔ میرا جب گزارہ ہو جاتا ہے تو میں خواہ مخواہ انہیں اپنے پاس کیوں رکھوں"...... بوڑھے نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن انہیں میری طرف سے نہیں آپ اپنی طرف سے تقسیم کریں گے۔ خدا حافظ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ آیا۔

"یہاں آنا بیکار ثابت ہوا"...... کیپٹن شکیل نے مکان سے باہر آتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ بظاہر تو کوئی کلیو نہیں مل سکا لیکن میرے ذہن میں یہ ڈائری کھٹک رہی ہے۔ بہرحال اس ڈاکٹر ہیوگو سے بات ہو گی تب شاید کوئی بات سامنے آجائے"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان دونوں کی کاریں تیزی سے آگے پیچھے دوڑتی ہوئی دارالحکومت کی طرف بڑھنے لگیں۔ عمران سیدھا اپنے فلیٹ پر پہنچا۔

" سر سلطان کی طرف سے یہ فائل آئی تھی۔ میں نے طاہر صاحب سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ آپ عالم نگر گئے ہوئے ہیں اس لئے میں نے اسے یہیں رکھ لیا تھا"...... سلیمان نے ایک بند فائل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے فائل اس کے ہاتھ سے لے لی اور سلیمان کو چائے کا کہہ کر اس نے فائل کھولی۔ یہ ڈاکٹر عالم شیر کی پرسنل فائل تھی۔ فائل میں صرف دو صفحات تھے اس لئے عمران نے انہیں پڑھ کر فائل بند کی اور اسے میز پر رکھ کر اس نے

جیب سے وہی کارڈ نکالا جو وہ ڈائری سے نکال کر لے آیا تھا اور اسے سامنے رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے کیونکہ کارڈ پر لیبارٹری کا ایکس چینج فون نمبر درج تھا جبکہ پاکیشیا سے کارمن کا رابطہ نمبر اسے معلوم تھا۔

"یس۔ ایرو لیبارٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر ہیوگو سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر ہیوگو تو ایک ماہ ہوا لیبارٹری چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ انہوں نے استعفیٰ دے دیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ اب کہاں ہوں گے۔ میں نے ان سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ یہاں سے استعفیٰ دے کر کافرستان چلے گئے ہیں البتہ یہ معلوم نہیں کہ وہ وہاں کہاں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ بتا سکیں گی کہ ڈاکٹر ہیوگو ایرو لیبارٹری میں کس شعبے میں کام کر رہے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"شعبے کا تو مجھے علم نہیں ہے البتہ اتنا معلوم ہے کہ وہ کسی سائنسی ایندھن کے پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان

نے چائے کا کپ لا کر اس کے سامنے رکھ دیا تو عمران نے کپ اٹھا کر ایک گھونٹ لیا اور کپ رکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ تمہیں کیپٹن شکیل کی رپورٹ مل چکی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ جولیا کے ذریعے رپورٹ ملی ہے کہ آپ وہاں عامر عزیز کے والد سے ملے ہیں اور آپ وہاں سے کوئی کارڈ لے آئے ہیں جو ڈائری سے نکلا تھا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اس کارڈ پر کارمن کی ایرو لیبارٹری کے ڈاکٹر ہیوگو کا پتہ اور فون نمبر درج تھا۔ میں نے فلیٹ سے اس لیبارٹری میں فون کیا ہے تو مجھے بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر ہیوگو ایک ماہ پہلے اس لیبارٹری سے استعفیٰ دے کر کافرستان چلا گیا ہے اور یہ بھی پتہ چلا ہے کہ وہ وہاں ایرو لیبارٹری میں سائنسی ایندھن کے پراجیکٹ پر کام کر رہا تھا جبکہ ڈاکٹر عالم شیر بھی اسی پراجیکٹ پر کام کر رہا تھا۔ اس لئے مجھے شک پڑتا ہے کہ ڈاکٹر عالم شیر بھی اس کے پاس کافرستان چلا گیا ہو گا۔ تم ناٹران سے کہہ کر وہاں انکوائری کراؤ کہ ڈاکٹر ہیوگو کس لیبارٹری میں کام کر رہا ہے۔ وزارت سائنس یا وزارت دفاع سے اس کا پتہ چلایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اب یہاں ڈاکٹر عالم شیر کی تلاش بند کرا دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ کر چائے کا کپ اٹھایا اور پھر اسے منہ سے لگایا ہی تھا کہ کال بیل بج اٹھی تو عمران نے چائے کا کپ رکھ کر میز پر پڑی ہوئی ڈاکٹر عالم شیر کی پرسنل فائل اٹھائی، اسے تہہ کیا اور پھر اسے اپنے کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ چند لمحوں بعد اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران صاحب کا فلیٹ یہی ہے"...... ایک اجنبی آواز سنائی دی۔ لہجہ غیر ملکی تھا۔

"جی ہاں جناب"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ہمارا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ میرا نام گراہم ہے اور یہ میری ساتھی مس جینی"...... وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"تشریف لائیے"...... سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر راہداری میں قدموں کی آواز سنائی دی۔ عمران جانتا تھا کہ سلیمان مہمانوں کو ڈرائنگ روم میں بٹھائے گا۔ چنانچہ وہ اطمینان سے بیٹھا چائے پیتا رہا البتہ وہ ذہن پر مسلسل زور دے رہا تھا کہ گراہم اور جینی کون ہیں اور اس سے کیوں ملنے آئے ہیں جبکہ نہ ہی یہ نام اس کے ذہن میں آ رہے تھے اور نہ ہی گراہم کی آواز اسے مانوس لگ رہی تھی۔

"صاحب۔ آپ کے مہمان"...... سلیمان نے سٹنگ روم کے

دروازے پر رک کر کہا اور آگے بڑھ گیا۔ عمران نے میز پر رکھے ہوئے ٹشو پیپرز کے ڈبے سے ایک ٹشو نکالا اور اس سے منہ صاف کر کے اس نے اسے ڈسٹ بن میں ڈالا اور پھر سٹنگ روم سے نکل کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میں اپنے مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں"...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی کہا۔ صوفوں پر ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کا نوجوان اور اس کے ساتھ ہی ایک خوبصورت اور سمارٹ لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اور وہ دونوں ہی قومیت کے لحاظ سے ایکریمیا کے ہی رہنے والے لگتے تھے۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"میرا نام گراہم ہے اور یہ میری ساتھی ہے مس جینی۔ ہم ایکریمیا کے رہائشی ہیں"...... گراہم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ عمران نے اس سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔ مس جینی نے بھی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن عمران نے اس سے مصافحہ کی بجائے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

"سوری مس جینی۔ مسلمان مرد خواتین سے مصافحہ کرنا معیوب سمجھتے ہیں"...... عمران نے کہا تو جینی کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس نے جلد ہی اپنے آپ کو نارمل کر لیا۔

"تشریف رکھیں"...... عمران نے کہا اور خود بھی اس کے سامنے

کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ دونوں بھی دوبارہ بیٹھ گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ سے ملاقات کا بڑا اشتیاق تھا کیونکہ میں نے آپ کی ذہانت اور کارکردگی کی بے حد تعریفیں سن رکھی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ سے صاف صاف باتیں ہو جائیں۔ میرا تعلق ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی کراؤن سیکشن سے ہے"...... گراہم نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کی یہاں آمد سیر و تفریح کی غرض سے ہے یا آپ کراؤن سیکشن کے کسی مشن کے تحت آئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہم یہاں ایک مشن کے سلسلے میں آئے ہیں۔ پاکیشیا کا ایک سائنسدان غائب ہو گیا ہے اس کا نام ڈاکٹر عالم شیر ہے اور کراؤن سیکشن چاہتا ہے کہ ڈاکٹر عالم شیر کو تلاش کیا جائے کیونکہ وہ ایک اہم فارمولے پر کام کر رہا تھا اور ایکریمیا چاہتا ہے کہ وہ یہ فارمولا حاصل کر لے کیونکہ پاکیشیا کے لئے یہ فارمولا بے کار ہے۔ پہلے یہاں اس کی تلاش کی جاتی رہی ہے لیکن نہ ہی ڈاکٹر عالم شیر کے بارے میں کچھ پتہ چل سکا اور نہ ہی اس کے فارمولے کے متعلق۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ فری لانسر ایجنٹ ہیں لیکن آپ کی خدمات سے ہمیشہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے فائدہ اٹھایا ہے اب جبکہ ڈاکٹر عالم شیر کا کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہو چکا ہے تو یقیناً آپ بھی اسے تلاش کریں گے۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے بات

چیت ہو جائے۔ اگر آپ چاہیں تو ہم مل کر اسے تلاش کریں۔ اس صورت میں ڈاکٹر عالم شیر آپ کے ملک میں رہے گا جبکہ فارمولا میں لے جاؤں گا لیکن اگر آپ ایسا نہ کرنا چاہیں تو پھر میں اکیلا ہی اسے تلاش کروں گا اور اس صورت میں یہ فارمولا اور ڈاکٹر عالم شیر دونوں کو میں ساتھ لے جاؤں گا"...... گراہم نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ اس نے کافی کے برتن میز پر رکھے اور ساتھ ہی سنیکس بھی اور پھر کافی تیار کر کے اس نے ایک ایک پیالی تینوں کے سامنے رکھی اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

"آپ کی اس صاف گوئی سے بہت متاثر ہوا ہوں مسٹر گراہم۔ جہاں تک ڈاکٹر عالم شیر اور اس کے فارمولے کا تعلق ہے تو یہ کیس واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس ہے لیکن میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف بیرونی ممالک میں کسی مشن کے سلسلے میں میری خدمات حاصل کرتی ہے۔ ویسے نہیں۔ اس لئے آپ جانیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ آپ ڈاکٹر عالم شیر کو لے جائیں یا اس کا فارمولا لے جائیں مجھے دونوں سے کوئی غرض نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے اس معاملے پر بات چیت ہو سکتی ہے"...... گراہم نے کہا۔

"جی نہیں۔ البتہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی بات چیف تک پہنچا دوں گا۔ میری براہ راست ان سے بات نہیں ہو سکتی اس کے

لئے کئی ذرائع استعمال ہوتے ہیں کیونکہ چیف خفیہ رہتا ہے اگر اس
نے کوئی جواب دینا چاہا تو اس کا جواب بھی آپ تک پہنچ جائے گا اور
اگر آپ نہ چاہیں تو میں کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ میں ویسے بھی پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے کاموں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا"...... عمران
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ میرا پیغام ان تک پہنچا دیں۔ ہم فائیو سٹار
ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں۔ سوٹ نمبر اٹھارہ دوسری منزل۔ گراہم
اور جینی کے نام پر یہ سوٹ بک ہے اور میں آج آرام کروں گا اور آج
رات تک ہی جواب کا انتظار کروں گا اگر آج رات تک جواب نہ ملا
تو میں سمجھوں گا کہ میری آفر تسلیم نہیں کی گئی۔ اس کے بعد میں اپنا
کام شروع کر دوں گا۔ ویسے اپنے چیف تک یہ بات بھی پہنچا دیں کہ
وہ میرے خلاف کوئی کارروائی کر کے اپنی توانائی ضائع نہ کریں"۔
گراہم نے کہا۔

"بالکل کہہ دوں گا۔ ویسے بھی آپ کے خلاف کوئی کارروائی کرنا
واقعی اپنی توانائی ضائع کرنے کے مترادف ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا تو گراہم بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ مجھ پر طنز کر رہے ہیں"...... گراہم واقعی
ذہین آدمی تھا جو عمران کے فقرے کی گہرائی میں پہنچ گیا تھا۔

"میں تو آپ کا فقرہ دوہرا رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا اور
گراہم نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ کہہ رہا ہوں کہ ٹھیک ہے

وقت آنے پر اس کا خود بخود فیصلہ ہو جائے گا۔

"اب ہمیں اجازت دیں۔ اس کافی اور ملاقات کا بے حد شکریہ"۔
گراہم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے بیٹھیں۔ ابھی تک تو سرکاری باتیں ہوتی رہی
ہیں۔ میں یہاں اکیلا پڑا پڑا بور ہوتا رہتا ہوں۔ آپ سے اور مس جینی
سے گپ شپ میں چلو کچھ تو وقت کٹ جائے گا"...... عمران نے
اٹھتے ہوئے کہا۔

"شاید اس کا موقع بھی آ جائے۔ فی الحال اجازت۔ آؤ جینی"۔
گراہم نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جینی نے
مسکراتے ہوئے عمران کی طرف دیکھا۔

"آپ ہمارے ہوٹل آ جائیں پھر آپ جتنی چاہیں گے گپ شپ ہو
جائے گی"...... جینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس دعوت کا شکریہ۔ اب تو میں سر کے بل چل کر آؤں گا"۔
عمران نے ڈھیٹ عاشقوں کے سے انداز میں جواب دیا اور جینی بے
اختیار کھلکھلا کر ہنسی اور پھر قدم بڑھاتی گراہم کے پیچھے چل پڑی۔

"سلیمان۔ دروازہ بند کر دو"...... عمران نے ان کے باہر جانے
کے بعد سلیمان سے کہا اور پھر اسے سلیمان کے قدموں کی آواز بیرونی
دروازے کی طرف بڑھتی ہوئی سنائی دی۔ عمران ڈرائنگ روم سے
نکلا اور سپیشل روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سپیشل روم کی
الماری سے جدید ساخت کا گائیگر نکالا اور پھر سپیشل روم سے نکل کر

وہ ڈرائنگ روم میں آیا اور اس نے گائیگر کی مدد سے کمرہ چیک کیا اور پھر راہداری۔ حتیٰ کہ بیرونی دروازہ اور باہر سیڑھیوں کا حصہ تک اس نے چیک کیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایسے ایجنٹ انتہائی جدید ساخت کی مشینری اور آلات استعمال کرتے ہیں۔ پھر وہ نیچے اترا اور اس نے گیراج کھولا اور اندر سے گیراج بھی چیک کیا لیکن گائیگر خاموش ہی رہا تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور واپس فلیٹ میں آ گیا۔ اس نے سٹنگ روم میں بیٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ بلیک زیرو۔ تمہارے لئے ایک پیغام ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پیغام اور میرے لئے۔ کیا مطلب"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی اور عمران نے گراہم اور جینی کی فلیٹ میں آمد سے لے کر ان سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"ایسے احمق آدمی کو بھی کراؤن سیکشن نے بھرتی کر رکھا ہے۔ مجھے تو اب اس تنظیم کے بڑوں کے ذہنی توازن پر شک گزرنے لگا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس طرح کھلے عام چیلنج کر دے وہ احمق کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ میں اسے جواب دوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے نہیں۔ تمہیں جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے یہ خدمت میں سرانجام دے دوں گا۔ جینی بے حد خوبصورت اور سمارٹ لڑکی ہے۔ چلو اسی بہانے اس سے دوبارہ ملاقات ہو جائے گی۔ ویسے وہ مجھے باقاعدہ ہوٹل آنے کی دعوت بھی دے گئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ان کی بہرحال نگرانی تو کرانا ہی پڑے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ کس لئے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ ان کی سرگرمیاں سامنے آتی رہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ جس کام میں پوری سیکرٹ سروس ناکام رہی ہے وہ کام گراہم اور جینی سرانجام دے لیں گے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ دونوں یہاں پاکیشیا میں ڈاکٹر عالم شیر کو تلاش کر لیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ یہاں آخر آئے ہیں تو ظاہر ہے کچھ نہ کچھ تو کریں گے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ آپ کا اندازہ کہ ڈاکٹر عالم شیر کافرستان چلا گیا

ہے درست ثابت ہو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں موجود ہو لیکن ہم اس کا کلیو نہ حاصل کر سکے ہوں"...... بلیک زیرو نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ کراؤن سیکشن کا ایجنٹ ہے تو چلو زیادہ نہ سہی کچھ نہ کچھ صلاحیتیں بہرحال اس میں ہوں گی اور اگر تم نے اپنی سروس کے ممبران کے ذریعے اس کی نگرانی کرائی تو پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر عالم شیر سے پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے سامنے ظاہر ہو جائے اس لئے یہ نگرانی ٹائیگر کرے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ آپ کی بات درست ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر میری بات درست ہے تو پھر میری یہ بات بھی درست ہونی چاہئے کہ مجھے ان دنوں رقم کی اشد ضرورت ہے اور کئی ماہ سے کوئی کیس ہی نہیں آ رہا اس لئے میں مسلسل محروم الچیک چلا آ رہا ہوں۔ کیا کچھ ایڈوانس مل سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خالی چیک بھجوا دیتا ہوں کیونکہ بغیر مشن کے تو خالی چیک ہی مل سکتا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"واہ۔ آج کا دن تو شاید میری زندگی کا انتہائی شاندار دن ہے کہ مجھے چیک پر خود ہی رقم بھرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے"...... عمران

نے کہا۔

"رقم کے ساتھ ساتھ دستخط بھی آپ کو خود ہی کرنے ہوں گے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اور جیل کیسے بھگتنا ہو گی۔ یہ بھی بتا دو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اب یہ بات آپ ہی بہتر بتا سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے عالی جناب آغا سلیمان پاشا سے پوچھنا پڑے گا اس لئے خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بدہان خود بول رہا ہوں"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"سوری۔ میرے پاس اتنے آدمیوں سے بات کرنے کا وقت نہیں ہے"...... دوسری طرف سے سرداور نے کہا تو عمران ان کی اس خوبصورت بات پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ آج ذہنی طور پر فارغ ہیں ورنہ مجھے تو

ہمیشہ حسرت ہی رہی ہے کہ آپ سے میں اپنا پورا تعارف کرا سکوں لیکن آپ درمیان میں ہی ٹوک کر میرا تعارف ادھورا چھڑوا دیتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ذہنی طور پر تو میں اپنے آپ کو ہمیشہ ہی فارغ سمجھتا ہے"۔ سرداور واقعی آج موڈ میں تھے۔

"اوہ۔ اسی لئے حکومت نے آپ کو ایک عدد سر علیحدہ سے بخش رکھا ہے تاکہ آپ خالی نہ رہیں"...... عمران نے جواب دیا اور اس بات پر سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"چلو ایسے ہی سمجھ لو"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر تو لازماً میرا کام ہو جائے گا کیونکہ میں نے بھی ایک سرکاری آدمی کے بارے میں آپ سے معلومات حاصل کرنے کے لئے فون کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"سرکاری آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کیا مطلب۔ کس کے بارے میں"...... سرداور نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"سپیشل لیبارٹری میں ایک سائنسدان تھے ڈاکٹر عالم شیر۔ جو مصنوعی ایندھن کے پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے۔ وہ ایک ماہ سے مع اپنے فارمولے کے غائب ہیں اور ملٹری انٹیلی جنس نے بھی کوشش کی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بھی لیکن ان کا کہیں اتا پتہ نہیں مل سکا۔ میں نے سوچا کہ شاید آپ کو ان کے بارے میں علم

ہو"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر عالم شیر غائب ہو گیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔ سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک ماہ پہلے وہ چھٹی لے کر گیا اور پھر وہ نہ اپنے گاؤں گیا اور نہ واپس آیا۔ اسے ملٹری انٹیلی جنس نے بھی تلاش کیا اور سیکرٹ سروس نے بھی لیکن اس کا کہیں پتہ نہ چل سکا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا ڈاکٹر عاشق کو بھی معلوم نہیں۔ وہ ان کے پاس تو رہتا تھا"...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈاکٹر عاشق کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ڈاکٹر عاشق ہلاک ہو چکے ہیں۔ کب۔ کیسے اور کیوں۔ مجھے تو کسی نے بتایا ہی نہیں"...... سرداور کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"جی ہاں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر عاشق اور ملٹری سیکرٹری کرنل احسن کی ہلاکت کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ یہ تو کوئی خوفناک سلسلہ لگتا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ سلسلہ اس ڈاکٹر عالم شیر سے جا ملتا ہے۔ یہ کارروائی ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کراؤن سیکشن کی طرف سے کی

گئی ہے۔ اسے ڈاکٹر عالم شیر اور اس کا فارمولا پسند آگیا ہے۔ میں نے اپنے طور پر اسے یہاں پاکیشیا میں تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا کہیں پتہ نہیں چل سکا۔ اب آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ ڈاکٹر عاشق کے پاس رہتا تھا جبکہ اس سے پہلے جب ڈاکٹر عاشق زندہ تھا تو ملٹری انٹیلی جنس اسے تلاش کرتی رہی ہے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ ڈاکٹر عاشق اس کے اغوا میں ملوث تھا۔ بہرحال کیا آپ کارمن کی ایرو لیبارٹری میں کام کرنے والے ڈاکٹر ہیوگو سے واقف ہیں“۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ ڈاکٹر عالم شیر بھی ایرو لیبارٹری میں کئی سال کام کرتا رہا ہے۔ ڈاکٹر ہیوگو اس کا سینئر تھا اور استاد بھی۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو“...... سرداور نے کہا۔

”ڈاکٹر ہیوگو بھی ایرو لیبارٹری چھوڑ چکا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ کافرستان چلا گیا ہے لیکن کافرستان میں اس کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر عالم شیر اس کے پاس کافرستان گیا ہو“...... عمران نے کہا۔

”یقیناً ایسا ہی ہو گا“...... سرداور نے کہا۔

”پھر اب اس ڈاکٹر عالم شیر کو کہاں ٹریس کیا جائے“...... عمران نے کہا۔

”ڈاکٹر عالم شیر کے بارے میں شاید ڈاکٹر رضا جانتے ہوں۔ وہ ڈاکٹر رضا کو اپنا مرشد مانتا تھا اور ہر ہفتے ان سے ملنے جاتا تھا۔ ڈاکٹر

رضا ریٹائر ہو چکے ہیں اور ارسلان کالونی میں رہتے ہیں۔ کوٹھی نمبر چودہ اے بلاک۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے تبلیغ کا کام شروع کیا ہوا ہے اس لئے لوگ انہیں مرشد مانتے ہیں۔ ویسے وہ انتہائی نیک آدمی ہیں۔ تم ان سے ملو تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس بارے میں ضرور تمہاری رہنمائی کریں گے کیونکہ ڈاکٹر عالم شیر انہیں بتائے بغیر کہیں نہیں جا سکتا“...... سرداور نے کہا۔

”ڈاکٹر رضا کا فون نمبر آپ کو معلوم ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ میری پرسنل ڈائری میں لکھا ہو گا۔ ہولڈ کرو میں بتاتا ہوں“...... دوسری طرف سے سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”ہیلو عمران“...... چند لمحوں بعد سرداور کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ ہل رہا ہوں“...... عمران نے ہیلو کے لفظ کا جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سرداور کے ہنسنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

”اب یہ بھی فرما دیں کہ کب تک ہلتا رہوں“۔ عمران نے کہا

”جب تک تمہارا جی چاہے۔ خدا حافظ“...... دوسری طرف سے سرداور نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر دوبارہ ٹون آنے پر سرداور کے بتائے ہوئے فون نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”رضا ہاؤس“...... ایک منحنی سے آواز سنائی دی۔

"مجھے ڈاکٹر رضا سے بات کرنی ہے۔ میرا نام علی عمران ہے اور مجھے یہ نمبر سرداور نے دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی بہتر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں رضا بول رہا ہوں"...... ایک نرم سی آواز سنائی دی۔

"میرا نام علی عمران ہے اور مجھے یہ نمبر سرداور نے دیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... دوسری طرف سے اسی طرح نرم لہجے میں کہا گیا۔

"ڈاکٹر عالم شیر صاحب کے بارے میں آپ سے معلومات حاصل کرنا تھیں۔ سرداور نے بتایا ہے کہ وہ آپ کو اپنی ہر بات بتاتے تھے۔ وہ گذشتہ ایک ماہ سے کہیں دستیاب نہیں ہو رہے"۔ عمران نے کہا

"کہیں دستیاب نہیں ہو رہے کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب۔ معاف کیجئے میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... ڈاکٹر رضا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے کہ وہ سپیشل لیبارٹری سے غائب ہیں اور ملٹری انٹیلی جنس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی باوجود کوششوں کے انہیں ٹریس نہیں کر سکیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن دو ماہ پہلے وہ مجھ سے ملے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ ڈیپوٹیشن پر کارمن جا رہے ہیں اور وہاں دو سال تک رہیں گے اس کے بعد تو نہ انہوں نے فون کیا اور نہ ملاقات ہوئی ہے۔ میں تو

یہی سمجھتا رہا کہ وہ وہاں بے حد مصروف ہوں گے جبکہ آپ بتا رہے ہیں کہ غائب ہیں"...... ڈاکٹر رضا نے کہا۔

"کوئی تفصیل بھی بتائی تھی انہوں نے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ انہوں نے بتایا تھا کہ وہ کارمن کی معروف لیبارٹری جس کا نام ایرو لیبارٹری ہے اور جہاں ان کے استاد ڈاکٹر ہیوگو ایک سبجیکٹ پر کام کر رہے ہیں وہ بھی اسی سبجیکٹ پر کام کرنے جا رہے ہیں اور اس ڈیپوٹیشن کا انتظام نیشنل لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر عاشق نے کیا ہے"...... ڈاکٹر رضا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر ہیوگو تو خود ایرو لیبارٹری کو چھوڑ چکے ہیں۔ ان کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ کافرستان چلے گئے ہیں اور ڈاکٹر عاشق کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی عجیب باتیں ہیں۔ بہرحال مجھے جو معلوم تھا وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے"۔ ڈاکٹر رضا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے ان کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ چند لمحے وہ بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے اٹھ کر الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل ویلڈن میں باس۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"پاکیشیا سے ایک سائنسدان ڈاکٹر عالم شیر ایک ماہ قبل غائب ہو گیا ہے۔ انکوائری سے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ وہ کارمن جانا چاہتا تھا لیکن کارمن وہ جس کے پاس جانا چاہتا تھا وہ خود کارمن چھوڑ کر کافرستان پہنچ گیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر عالم شیر کسی پارٹی کے ذریعے سمگل ہو کر براہ راست کافرستان چلا گیا ہو کیونکہ ایئرپورٹ پر اس کے ملک کے باہر جانے کا ثبوت موجود نہیں ہے۔ پھر یہی ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے یہاں سے کافرستان گیا ہو اور پھر وہاں سے کارمن گیا ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس سلسلے میں معلومات حاصل کرو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر عالم شیر۔ وہی باس جو سپیشل لیبارٹری میں مصنوعی ایندھن کے پراجیکٹ پر کام کر رہا تھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ کیا تم اسے جانتے ہو۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ ایک مشترکہ دوست کے ذریعے اس سے دو تین ملاقاتیں ہوئی تھیں۔ اسے ایک کتاب کی ضرورت تھی جو میرے

پاس موجود تھی اور باس تقریباً ایک ماہ قبل میں نے ڈاکٹر عالم شیر کو ہوٹل میلوڈی میں جاتے دیکھا تھا۔ میں اس وقت کار میں تھا اور ہوٹل کے سامنے سے گزر رہا تھا۔ میں نے ڈاکٹر عالم شیر کو ٹیکسی سے اتر کر ہوٹل میں جاتے دیکھا تھا۔ میں حیران تو ہوا تھا کیونکہ ہوٹل میلوڈی ایسا ہوٹل نہیں ہے جہاں ڈاکٹر عالم شیر جیسا آدمی جائے لیکن پھر میں یہ سوچ کر خاموش ہو گیا کہ ہو سکتا ہے وہاں اس کی کسی سے ملاقات طے ہو۔ ہوٹل میلوڈی کا مالک راڈی کافرستان کے ساتھ شراب کی سمگلنگ میں خاصا معروف ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر عالم شیر کو اس راڈی نے ہی کافرستان پہنچایا ہو۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم اس سے معلومات کر کے مجھے فلیٹ پر فون کرو۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے اٹھایا اور الماری میں رکھ دیا۔ اس نے دراصل ٹائیگر کو کال اس لئے کیا تھا کہ وہ اسے گراہم اور جینی کی نگرانی کا کہنا چاہتا تھا لیکن پھر اچانک اسے خیال آگیا کہ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر عالم شیر سمگلنگ کے ذریعے کافرستان پہنچا ہو اس لئے اس نے یہ بات کر دی اور نتیجہ یہ کہ اس طرح راڈی کا نام سامنے آگیا۔ باقی گراہم اور جینی کی اسے فکر نہیں تھی کیونکہ جب تک ڈاکٹر عالم شیر اور اس کے فارمولے کا علم نہ ہوتا یہ گراہم اور جینی بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

سفید رنگ کی کار گرین وڈ کالونی کی ایک شاندار کوٹھی کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے رکی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر گراہم تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جینی بیٹھی ہوئی تھی۔ کار ہوٹل فائیو سٹار سے لی گئی تھی۔ کار رکتے ہی گراہم دروازہ کھول کر نیچے اترا اور ستون پر موجود کال بیل کے بٹن کی طرف بڑھ گیا جس کے ساتھ ایک جدید ساخت کا ڈور فون بھی موجود تھا۔ کوٹھی کے گیٹ پر کوئی نیم پلیٹ موجود نہیں تھی۔ گراہم نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے" ...... ایک مردانہ آواز ڈور فون سے سنائی دی۔ لہجہ خاصا سخت تھا۔

"راجر سے ملنا ہے۔ میرا نام گراہم ہے اور میرے ساتھ میری فرینڈ جینی ہے" ...... گراہم نے جواب دیا۔

"او کے۔ پھاٹک کھولا جا رہا ہے۔ اندر کار لے آئیں" ...... دوسری

طرف سے کہا گیا اور گراہم سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ راجر ڈاکٹر عالم شیر کے بارے میں جانتا ہو گا" ...... جینی نے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے اب تفصیلی بات ہو گی تو پتہ چلے گا"۔ گراہم نے جواب دیا اور چند لمحوں بعد جہازی سائز کا پھاٹک میکانکی انداز میں کھل گیا اور گراہم نے کار اسٹارٹ کی اور پھر اسے اندر لے گیا۔ وسیع و عریض پورچ میں جہاں پہلے سے دو جدید ماڈل کی قیمتی کاریں موجود تھیں اس نے کار روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے ایک نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"تشریف لائیے۔ باس آپ کے منتظر ہیں" ...... نوجوان نے کہا اور گراہم کے سر ہلانے پر وہ مڑا اور پھر وہ انہیں عمارت کی اندرونی راہداری سے گزار کر ایک کمرے کے دروازے پر لے جا کر رک گیا۔ اس نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

"یس" ...... دروازے کے ساتھ موجود ڈور فون سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جناب گراہم اور مس جینی ملاقات کے لئے موجود ہیں"۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ" ...... اسی آواز نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ایکریمی

نوجوان دروازے پر نظر آیا۔

"آؤ گراہم اور مس جینی۔ خوش آمدید"...... اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

"بڑے ٹھاٹ بنا رکھے ہیں یہاں"...... گراہم نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور راجر بے اختیار مسکرا دیا۔ کمرہ بے حد خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا۔ فرنیچر کے لحاظ سے وہ سٹنگ روم لگ رہا تھا۔ گراہم اور جینی دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے تو راجر نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ کونے میں موجود ریک کی طرف بڑھ گیا جس میں انتہائی قیمتی شراب سے بھری بوتلیں موجود تھیں۔ اس نے ایک بوتل اٹھا کر ان کے سامنے میز پر رکھی اور پھر ریک کے نچلے خانے سے تین گلاس اٹھائے اور انہیں بھی اس نے میز پر رکھا اور پھر خود بھی ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے بوتل کھول کر شراب تینوں گلاسوں میں ڈالی اور پھر بوتل بند کر کے واپس میز پر رکھ دی۔

"لو پیو۔ یقیناً تم اسے پسند کرو گے"...... راجر نے مسکراتے ہوئے کہا اور گراہم اور جینی نے گلاس اٹھائے اور ایک ایک گھونٹ لیا تو ان کے چہروں پر بشاشت دوڑ گئی تھی۔

"واقعی بے حد اچھی ہے لیکن یہاں کیا مخبری کے دھندے سے اتنی آمدنی ہو جاتی ہے کہ اس انداز کے ٹھاٹ بن سکیں"...... گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو راجر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مخبری کا دھندہ تو ایکریمیا میں تھا۔ یہاں اس قسم کا دھندہ نہیں

چلتا۔ میں یہاں ڈرگ سے متعلق ہوں اور یہاں ڈرگ کا کاروبار عروج پر ہے"...... راجر نے کہا تو گراہم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن ہم تو سمجھے تھے کہ تم نے یہاں بھی مخبری کا دھندہ کر رکھا ہو گا اور ہم اسی سلسلے میں آئے ہیں"...... گراہم نے کہا۔

"تم میرے پرانے دوست ہو اس لئے میں تمہاری ضرور مدد کروں گا۔ تم بتاؤ تمہیں کیا معلوم کرنا ہے"...... راجر نے کہا۔

"یہاں کی سپیشل لیبارٹری میں ایک سائنسدان تھا ڈاکٹر عالم شیر۔ وہ ایک ماہ سے غائب ہے ہم نے اسے ٹریس کرنا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہاں کی ملٹری انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس بھی اسے ٹریس نہیں کر سکیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ کسی نامعلوم ذریعے سے ملک سے باہر گیا ہے ورنہ اگر وہ عام انداز میں میرا مطلب ہے کہ کسی فلائٹ کے ذریعے گیا ہوتا تو سرکاری ایجنسیاں ضرور اس کا پتہ چلا لیتیں"...... گراہم نے کہا۔

"کہاں گیا ہو گا"...... راجر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ کسی ہمسایہ ملک میں گیا ہو اور پھر وہاں سے کسی فلائٹ کے ذریعے نکل گیا ہو"...... گراہم نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر وہ لازماً کافرستان گیا ہو گا۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ کیا تمہارے پاس اس کا حلیہ ہے"...... راجر نے پوچھا۔

"نہیں۔ صرف نام ہے۔ بہرحال ادھیڑ عمر آدمی ہی ہو گا اور سائنسدانوں کا جو حلیہ ہوتا ہے ویسا ہی ہو گا"...... گراہم نے جواب

دیا تو راجر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور اس نے ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ گراہم اور جینی دونوں خاموشی سے شراب کے گھونٹ لے رہے تھے۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے راجر نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ راجر کالنگ۔ اوور"...... راجر نے اپنا نام لے کر کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ رابرٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ ایک اہم کام ہے۔ سپیشل لیبارٹری کا سائنسدان ڈاکٹر عالم شیر ایک ماہ پہلے یہاں سے کافرستان سمگل ہوا ہے یہ معلوم کرنا تھا کہ یہ کام کس نے کیا ہے اور اس سے مزید معلومات کیسے مل سکتی ہیں۔ کام فوری کرنا ہے۔ اوور"...... راجر نے کہا۔

"تم کس کے لئے یہ کام کر رہے ہو۔ اوور"...... رابرٹ نے پوچھا۔

"میرے پرانے دوست ہیں۔ ایکریمیا میں رہتے ہیں ان کے لئے کیوں۔ اوور"...... راجر نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ جس نے یہ کام کیا ہے اگر اسے معلوم ہو گیا تو وہ میرے پورے کلب کو بموں سے اڑا دے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو تمہیں معلوم ہے کہ یہ کام کس نے کیا ہے۔ اوور"...... راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ یہ کام میرے ہی ذریعے ہوا تھا۔ ڈاکٹر عالم شیر نے اتفاق سے مجھ سے اس معاملے میں بات کی تھی۔ ایک حوالے سے میرے اس سے تعلقات تھے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا۔ تم بے فکر رہو اور معاوضہ بھی تمہیں تمہاری مرضی کا مل جائے گا۔ اوور"...... راجر نے کہا۔

"معاوضے کی ضرورت نہیں ہے راجر کیونکہ تم ویسے ہی مجھے اتنا کام دے دیتے ہو کہ اس معمولی سے کام کے لئے میں تم سے معاوضہ نہیں لے سکتا۔ بہرحال تمہیں اپنا وعدہ نبھانا پڑے گا۔ یہ کام میلوڈی ہوٹل کے مالک راڈی نے کیا ہے اور راڈی کو تم بھی جانتے ہو کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔ اوور"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس میں اتنی چھپانے والی کون سی بات ہے۔ ایسے کام تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اوور"...... راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ملٹری انٹیلی جنس اس سراغ پر کام کرتی رہی ہے اور وہ لوگ راڈی تک بھی پہنچ گئے تھے لیکن راڈی نے انکار کر دیا اور پھر اس نے بڑی بھاگ دوڑ کر کے اپنی جان چھڑوائی تھی اس لئے اس نے مجھے خاص طور پر کہا تھا کہ میں اس سلسلے میں زبان نہ کھولوں اور میں واقعی کسی کو نہ بتاتا لیکن اب تم سے تو میں انکار نہیں کر سکتا تھا۔

اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم بے فکر رہو۔ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا۔ شکریہ۔ اوور اینڈ آل"...... راجر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ راڈی کون ہے۔ اس کا حدود اربعہ کیا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"کافرستان سے شراب سمگلنگ میں اس کا نام سب سے بڑا ہے۔ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ زیر زمین دنیا میں اس کا نام ہی دہشت کا نشان ہے کیونکہ یہ انتہائی بے رحم اور سفاک قاتل ہے۔ بہرحال اب تمہیں یہ تو معلوم ہو گیا کہ وہ ڈاکٹر کافرستان پہنچ چکا ہے اور راڈی کو یہ معلوم نہیں ہو گا کہ وہ کہاں گیا۔ اس نے تو بس معاوضہ وصول کیا ہو گا اور اسے کافرستان کے کسی ساحل پر پہنچا دیا ہو گا"۔ راجر نے کہا۔

"میں نے اسے ہر قیمت پر ٹریس کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے راڈی کو بتایا ہو کہ اس نے کافرستان کہاں جانا ہے اور کس سے ملنا ہے۔ اس لئے راڈی سے معلومات تو حاصل کرنا پڑیں گی"۔ گراہم نے کہا۔

"راڈی تو مر کر بھی نہیں بتائے گا۔ البتہ راڈی کا ایک خاص آدمی ہے جیمز۔ فیلڈ کے سارے دھندے اس کے ذمے ہیں۔ وہ میرا دوست ہے ہو سکتا ہے کہ اس ڈاکٹر کو اپنے ساتھ وہی لے گیا ہو۔ بہرحال اگر وہ کچھ جانتا ہو گا تو بتا دے گا۔ میں معلوم کرتا

ہوں"...... راجر نے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"اس میں لاؤڈر کا بٹن موجود ہے۔ وہ بھی پریس کر دو تاکہ ہم بھی جیمز کی بات سن سکیں"...... گراہم نے کہا تو راجر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر بٹن پریس کر کے اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"میلوڈی ہوٹل"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راجر بول رہا ہوں۔ جیمز سے بات کراؤ"...... راجر نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو جیمز بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیمز کیا تمہارا فون محفوظ ہے"...... راجر نے کہا۔

"اوہ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو راجر۔ اب فون محفوظ ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"۔ چند لمحوں بعد جیمز کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ تمہارے چیف نے ایک ماہ قبل ایک سائنسدان ڈاکٹر عالم شیر کو کافرستان پہنچایا تھا اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس بھی اس سلسلے میں انکوائری کرتی رہی ہے جس کی وجہ سے تمہارے چیف نے اسے ٹاپ سیکرٹ بنا رکھا ہے۔ میں نے صرف یہ پوچھنا ہے کہ کافرستان میں ڈاکٹر عالم شیر کو کہاں ٹریس کیا جا سکتا

ہے۔ تمہارا نام کسی صورت بھی سامنے نہیں آئے گا"...... راجر نے کہا۔

"آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے"...... جیمز کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ بات چھوڑو جس طرح میں نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا اس طرح میں نے اس سے بھی وعدہ کیا ہے کہ اس کا نام بھی سامنے نہیں آئے گا اور تمہیں معلوم ہے کہ میں وعدہ نبھانا جانتا ہوں"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ اس ڈاکٹر کو میں اپنے ساتھ خصوصی لانچ پر لے گیا تھا اور میں نے اسے کافرستان کے مشہور ساحل ساٹھی پہنچا دیا تھا۔ بس مجھے تو اتنا ہی معلوم ہے"...... جیمز نے کہا۔

"کوئی ایسی ٹپ جس سے معلوم ہو سکے کہ ساٹھی پہنچ کر وہ کہاں گیا ہو گا"...... راجر نے کہا۔

"اس نے مجھ سے پوچھا تھا کہ ساٹھی سے کیا اسے گاشار کے لئے ٹرین مل جائے گی یا نہیں جس پر میں نے اسے بتایا تھا کہ ٹرین اسے مل جائے گی لیکن وہ گاشار میں کہاں جانا چاہتا ہے تو اس نے مجھے بتایا کہ گاشار میں ایک ہوٹل گاشار نام کا ہی اس نے وہاں جانا ہے۔ بس یہی بات ہوئی تھی اس کے بعد وہ چلا گیا تھا"...... جیمز نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... راجر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بہت بہت شکریہ راجر تم نے واقعی دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔ اب گاشار ہوٹل سے میں خود ہی آگے اسے ٹریس کر لوں گا"۔ گراہم نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تمہارے ساتھ تعلقات ہی ایسے ہی کہ میں انکار نہیں کر سکتا"...... راجر نے کہا تو گراہم نے ایک بار پھر اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ اس سے اجازت لے کر باہر پورچ میں آئے اور چند لمحوں بعد ان کی کار ایک بار پھر ہوٹل فائیو سٹار کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"راجر والی ٹپ واقعی کام کی ٹپ ثابت ہوئی ہے لیکن اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا کرو گے۔ تم نے خواہ مخواہ اس عمران کے فلیٹ میں جا کر اسے چوکنا کر دیا ہے"...... جینی نے کہا۔

"میں صرف اس سے ملنا اور اسے دیکھنا چاہتا تھا اور مجھے یقین تھا کہ وہ میرا پیغام سیکرٹ سروس کے چیف تک پہنچا دے گا اور پھر سیکرٹ سروس کا کوئی نہ کوئی آدمی ہماری نگرانی کرے گا اس طرح میں سیکرٹ سروس کے اس آدمی کے ذریعے سیکرٹ سروس کے باقی لوگوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لوں گا کیونکہ میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر عالم شیر یہیں پاکیشیا میں ہی کہیں چھپا ہوا ہے اس لئے اس کے ٹریس ہوتے ہی سیکرٹ سروس سے بہرحال ٹکراؤ ناگزیر تھا لیکن نہ ہی کوئی نگرانی ہوئی ہے اور اب ڈاکٹر عالم شیر بھی یہاں موجود نہیں ہے تو اب اس عمران سے ملنا واقعی فضول ثابت ہوا

ہے"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے یہ عمران شکل سے تو بس ایک عام سا ہی نوجوان لگتا ہے البتہ اس کی آنکھوں میں بڑی تیز چمک تھی"...... جینی نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی اس سے مل کر خاصی مایوسی ہوئی ہے۔ بہرحال اب اول تو اس سے ٹکراؤ ہی نہیں ہو گا اگر ہوا تو پھر اس کے ہاتھ بھی دیکھ لیں گے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"اب تمہارا پروگرام وہاں کاشار جانے ہے"...... جینی نے کہا۔

"ہاں۔ ہم فوری طور پر کسی چارٹرڈ طیارے سے کافرستان جائیں گے اور پھر کاشار"...... گراہم نے جواب دیا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ اپنے فلیٹ میں ہی موجود تھا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے اس راڈی کے بارے میں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"باس راڈی تو ایک ہفتے سے ملک سے باہر ہے البتہ اس کے دست راست جیمز سے بات ہوئی ہے لیکن جیمز نے تو مکمل لاعلمی کا اظہار کر دیا ہے لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ جیمز کچھ چھپا رہا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ میں اسے وہاں سے اغوا کر کے رانا

ہاؤس لے آؤں تاکہ اس سے تفصیل سے پوچھ گچھ ہو سکے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری چھٹی حس کہہ رہی ہے تو ضرور اس پر عمل کرو۔ میں جوزف کو کہہ دیتا ہوں تم جب اسے لے کر آؤ گے تو وہ مجھے فون کر دے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف۔ ٹائیگر ایک آدمی کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لا رہا ہے۔ جب وہ پہنچ جائے تو مجھے فلیٹ پر فون کر کے اطلاع کر دینا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ کر میز پر رکھا ہوا رسالہ اٹھا لیا۔ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا اس لئے عمران اکیلا ہی فلیٹ میں موجود تھا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران"...... عمران نے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جوزف کا فون ہو گا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس۔ ٹائیگر ایک آدمی کو لے آیا ہے۔ میں نے اسے زیرو روم میں کرسی پر جکڑ دیا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ

اٹھا اور اس نے رسالہ ریک میں رکھا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر اس کی کار رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ رانا ہاؤس میں ٹائیگر موجود تھا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی ٹائیگر اس جیمز کو لے آنے میں"۔ عمران نے پوچھا۔

"نو باس۔ پرابلم کیا ہونی تھی"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا زیرو روم کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ زیرو روم میں داخل ہوا تو اس نے ایک لمبے تڑنگے آدمی کو کرسی میں راڈز میں جکڑا ہوا دیکھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ اگر آپ نے اسے زندہ چھوڑنا ہے تو میں ماسک میک اپ کر لوں کیونکہ یہ مجھے پہچانتا ہے اور یہ چھوٹے لوگ انتہائی کینہ پرور ہوتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو کیا تم اب ان لوگوں سے ڈرنے لگے ہو"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں تو خواہ مخواہ کی سردردی سے بچنے کے لئے ایسا کہہ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے جلدی سے جواب دیا۔

"ایسے الفاظ میرے سامنے آئندہ نہ نکالنا۔ سمجھے"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے شرمندہ سے انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

جوزف نے آگے بڑھ کر اس جیمز کا ناک اور منہ ایک ہی ہاتھ سے بند
کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار
ہونے لگے تو جوزف نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"الماری سے کوڑا نکال لو۔ یہ گھٹیا درجے کا مجرم ہے اس لئے
جب تک اس سے اس کی حیثیت کے مطابق سلوک نہیں ہو گا اس
نے زبان نہیں کھولنی"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور مڑ کر الماری کی طرف بڑھ
گیا۔ اسی لمحے جیمز نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ تم۔ ٹائیگر تم۔ یہ میں کہاں
ہوں"...... جیمز نے ہوش میں آتے ہی بوکھلائے ہوئے لہجے میں
کہا۔ اس کی نظریں سامنے عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر پر جمی
ہوئی تھیں۔

"تمہارا نام جیمز ہے اور تم میلوڈی ہوٹل کے راڈی کے دست
راست ہو"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہ تم لوگوں نے مجھے یہاں اس طرح
کیوں جکڑ رکھا ہے"...... جیمز نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارے چیف نے ایک سائنسدان کو پاکیشیا سے باہر سمگل
کیا ہے۔ اب تمہاری بدقسمتی ہے کہ تمہارا چیف ملک سے باہر ہے
ورنہ اس کرسی پر تمہاری بجائے تمہارا چیف بیٹھا ہوا نظر آتا لیکن اب
تمہیں بتانا ہو گا کہ تم نے اسے کہاں پہنچایا تھا"...... عمران نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی ٹائیگر کو بتایا ہے کہ ہم شراب تو ضرور سمگل
کرتے ہیں لیکن انسانوں کو سمگل نہیں کرتے اس لئے ہم نے کسی
سائنسدان کو کیا کسی کو بھی سمگل نہیں کیا"...... جیمز نے جواب
دیا لیکن اس کے لہجے سے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ وہ بات چھپا رہا
ہے۔

"جوزف"...... عمران نے مڑ کر جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
جو کوڑا اٹھائے کھڑا تھا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اس کی زبان کھلواؤ لیکن خیال رکھنا اسے مرنا نہیں چاہئے"۔
عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور کوڑے کو ہوا میں پٹختا ہوا
آگے بڑھ گیا۔

"رک جاؤ۔ کیا کر رہے ہو جبکہ میں کہہ رہا ہوں کہ"...... جیمز
نے جوزف کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر کہنا شروع کیا لیکن اس کا فقرہ
شڑاپ کی آواز اور اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ کے ساتھ ہی ادھورا
رہ گیا اور پھر زیرو روم جیمز کی چیخوں سے گونج اٹھا اور پھر اس کی
گردن ڈھلک گئی۔

"اسے پانی پلاؤ اور زخموں پر بھی پانی ڈال دو"...... عمران نے کہا
تو جوزف نے کوڑا وہیں رکھا اور دوبارہ الماری کی طرف بڑھ گیا اس
نے الماری سے پانی کی دو بوتلیں اٹھائیں اور پھر ایک بوتل کھول کر

اس نے اس میں موجود پانی کو جیمز کے زخموں پر انڈیل دیا۔ پھر وہ بوتل پھینک کر اس نے دوسری بوتل کھولی اور ایک ہاتھ سے جیمز کے جبڑے بھینچ کر اس نے اس کا منہ کھولا اور پانی اس کے حلق میں انڈیل دیا۔ جیسے ہی چند قطرے اس کے حلق سے نیچے اترے جیمز ہوش میں آگیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح پانی پینا شروع کر دیا جیسے پیاسا اونٹ پیتا ہے۔ جب پانی کی آدھی بوتل اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو جوزف نے بوتل ہٹائی اور بوتل میں موجود پانی بھی اس کے زخموں پر انڈیل کر اس نے خالی بوتل ایک طرف پھینک دی اور فرش پر پڑا ہوا خون آلود کوڑا اٹھا لیا۔ جیمز کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا اور اس کے منہ سے کراہیں نکل رہی تھیں۔

"شروع ہو جاؤ جوزف"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"۔ جیمز نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور عمران نے ہاتھ کے اشارے سے جوزف کو روک دیا۔

"سنو جیمز ہمارا وعدہ کہ تمہارے زخموں کی مرہم پٹی بھی کر دی جائے گی اور کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہو گا کہ تم نے ہمیں کچھ بتایا ہے ورنہ تم جانتے ہو کہ کوڑے کا دوسرا راؤنڈ شروع ہونے پر تمہاری روح بھی سب کچھ اگل دے گی لیکن اس کے بعد ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہے گا کہ تمہیں گولی مار دی

جائے"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ ڈاکٹر عالم شیر کو ریڈ شارٹ کلب کے رابرٹ کی وجہ سے میں نے بھاری رقم کے عوض کافرستان سمگل کیا تھا"...... جیمز نے جواب دیا۔

"کہاں اتارا تھا اسے"...... عمران نے پوچھا۔

"کافرستان کے ساحل ساٹھی پر"...... جیمز نے جواب دیا۔

"اس کے بعد وہ کہاں گیا"...... عمران نے پوچھا۔

"اس نے تو کچھ نہیں بتایا تھا اور نہ مجھے یاد تھا لیکن ٹائیگر کے میرے پاس آنے سے پہلے راجر نے بھی مجھے فون کر کے یہی بات پوچھی تھی۔ اس وقت مجھے یاد آیا تھا اور میں نے اسے بتایا تھا کہ ڈاکٹر نے مجھ سے پوچھا تھا کہ ساٹھی سے گاشار جانے کے لئے ٹرین مل جائے گی تو میں نے اس سے پوچھا تھا کہ گاشار میں وہ کہاں جانا چاہتا ہے تو اس نے بتایا تھا کہ گاشار ہوٹل میں اور میں نے اسے بتا دیا تھا کہ ساٹھی سے اسے گاشار جانے کے لئے ٹرین مل جائے گی۔ اس کے بعد وہ چلا گیا"...... جیمز نے کہا۔

"یہ راجر کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ منشیات کا بہت بڑا سمگلر ہے۔ ایکریمی ہے اور میرا پرانا دوست ہے اس لئے میں نے اسے بتا دیا تھا ورنہ میں اسے نہ بتاتا کیونکہ پہلے ملٹری انٹیلی جنس اس سلسلے میں چیف راڈی سے پوچھ گچھ کر چکی تھی۔ چیف نے بڑی بھاگ دوڑ کر کے ملٹری انٹیلی جنس سے

پیچھا چھڑایا تھا اس لئے چیف نے سختی سے منع کر دیا تھا کہ اس بارے میں کسی کو کچھ نہ بتایا جائے"...... جیمز نے جواب دیا۔

"کیا تم اس راجر کو جانتے ہو"...... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"صرف میں نے اس کی شکل دیکھی ہوئی ہے باس۔ دراصل ان سمگلروں سے میں زیادہ تعلق نہیں رکھتا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ راجر کہاں رہتا ہے"...... عمران نے جیمز سے پوچھا۔

"گرین وڈ کالونی میں اس نے نئی شاندار کوٹھی بنائی ہے۔ نمبر ایلیون تھری اے بلاک۔ وہ وہیں رہتا ہے اس کا کوئی اڈہ نہیں ہے"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے راجر سے پوچھا تھا کہ وہ کس لئے یہ معلومات حاصل کر رہا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس نے بتایا تھا کہ اس کا کوئی پرانا ایکریمی دوست یہ معلومات چاہتا ہے"...... جیمز نے جواب دیا۔

"اوکے۔ چونکہ تم نے پاکیشیا کے اہم قومی راز کو ملک سے باہر لے جانے میں مدد کی ہے اس لئے تم قومی مجرم ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ جیمز کچھ کہتا عمران نے ٹریگر دبا دیا اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کمرہ جیمز کی چیخوں سے گونج اٹھا۔

"اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو"...... عمران نے جوزف سے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر خاموشی سے

اس کے پیچھے باہر آ گیا۔

"چلو اب اس راجر سے معلوم کریں کہ اس نے یہ معلومات کس دوست کے لئے حاصل کی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ جوزف اور جوانا کو میرے ساتھ بھیج دیں میں اسے بھی اٹھا کر یہیں لے آتا ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا تعلق بھی منشیات سے ہے۔ لے آؤ اسے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جوزف اور جوانا کو بلا کر ٹائیگر کے ساتھ جانے اور راجر کو اغوا کر کے لے آنے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا دونوں ٹائیگر کے ساتھ اس کی کار میں سوار ہو کر رانا ہاؤس سے باہر نکل گئے تو عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فائیو سٹار ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ کے ہوٹل میں مسٹر گراہم اور مس جینی رہائش پذیر ہیں ان سے بات کرائیں۔ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اسے یقین تھا کہ یہ معلومات راجر کے ذریعے لازماً گراہم نے حاصل کی ہوں گی لیکن وہ بہرحال اس بات کو کنفرم کرنا چاہتا تھا۔

"ہولڈ کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو جناب۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"جناب مسٹر گراہم اور مس جینی دو گھنٹے پہلے ہوٹل چھوڑ چکے ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"معلوم کر کے بتائیں کہ وہ کہاں گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے جناب"...... دوسری طرف سے بولنے والی لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ ہوٹل کی کار میں گئے ہوں۔ اس صورت میں ڈرائیور سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس نے انہیں کہاں ڈراپ کیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر میں آپ کی بات ٹرانسپورٹ مینجر سے کرا دیتی ہوں۔ وہ آپ کو تفصیل بتا دیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رضا احمد بول رہا ہوں۔ ٹرانسپورٹ مینجر"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آپ کے ہوٹل میں ایکریمیا کے مسٹر گراہم اور مس جینی رہائش پذیر تھے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ دو گھنٹے پہلے ہوٹل چھوڑ چکے ہیں۔ آپ بتائیں کہ کیا انہوں نے ہوٹل چھوڑتے وقت ہوٹل کی کار استعمال کی تھی اور اگر کی تھی تو ڈرائیور نے انہیں کہاں ڈراپ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کون صاحب بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس"...... عمران نے جواب دیا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں میں معلوم کرتا ہوں"...... اس بار ٹرانسپورٹ مینجر کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسپورٹ مینجر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر انہوں نے ہوٹل کی کار استعمال کی ہے اور ڈرائیور نے انہیں ایئرپورٹ کے اس ونگ پر ڈراپ کیا ہے جہاں سے چارٹرڈ سروس جاتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایئرپورٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چارٹرڈ سروس ونگ کے مینجر سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مشہدی بول رہا ہوں مینجر چارٹرڈ سروس ونگ"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں۔ دو گھنٹے پہلے ہوٹل فائیو سٹار سے دو ایکریمنز مسٹر گراہم اور مس جینی چارٹرڈ ونگ پہنچے تھے۔ مجھے بتائیں کہ وہ کہاں گئے ہیں اگر ابھی نہیں گئے تب بھی بتائیں"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد مینجر نے کہا۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا۔

"جناب وہ دونوں ایکریمنز چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان گئے ہیں اور وہاں پہنچ بھی چکے ہیں"...... مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ ناٹران کی طرف سے کوئی رپورٹ آئی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ اس نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر ہیو گو کا کہیں پتہ نہیں چ

سکا"...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ڈاکٹر عالم شیر یہاں کے ایک سمگلر گروپ کے ذریعے کافرستان گیا ہے اور اس کا رابطہ ڈاکٹر ہیو گو سے تھا اس لئے یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر ہیو گو کی وجہ سے ڈاکٹر عالم شیر بھی کافرستان میں موجود ہے۔ کراؤن سیکشن کے ایجنٹ گراہم نے بھی اس بات کا کھوج لگا لیا ہے اور وہ دو گھنٹے پہلے کافرستان چلا گیا ہے اس لئے اب ہمیں بھی کافرستان جانا پڑے گا تا کہ ڈاکٹر عالم شیر اور اس کے فارمولے کو واپس لے آیا جا سکے۔ تم جولیا، صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو تیار رہنے کا حکم دے دو۔ میں کسی وقت بھی انہیں ساتھ لے کر کافرستان جا سکتا ہوں اور میں ناٹران سے بطور چیف بات کر رہا ہوں تا کہ ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے وہ وہاں ضروری کام کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ناٹران کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو

گیا۔

"پاکیشیا سے ایک سائنسدان عالم شیر اپنے فارمولے سمیت ایک سمگلر گروپ کے ذریعے ایک ماہ قبل کافرستان کے مشہور ساحل ساتھی پہنچا تھا اور اس نے وہاں سے گاشار میں واقع گاشار ہوٹل جانا تھا اور اس ڈاکٹر عالم شیر کا گہرا تعلق کارمن کے ڈاکٹر ہیوگو سے تھا۔ ایک ایکریمی تنظیم کا ایجنٹ گراہم اپنی دوست لڑکی جینی کے ساتھ اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس نے بھی یہاں پاکیشیا میں اس بات کا پتہ چلا لیا ہے اور دو گھنٹے پہلے وہ دونوں پاکیشیا سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان پہنچے ہیں اور لامحالہ وہ وہاں سے گاشار جائیں گے۔ میں عمران کی سربراہی میں ٹیم کو کافرستان بھجوا رہا ہوں تاکہ اس ڈاکٹر عالم شیر اور اس کے فارمولے کو وہاں سے پاکیشیا واپس لایا جائے اور انہیں ایکریمیا کی تحویل میں جانے سے روکا جائے لیکن تم نے گراہم کو چھیڑنا نہیں ہے۔ صرف اس کی نگرانی کرانی ہے اور وہ بھی اس انداز میں کہ اسے نگرانی کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ تم نے فوری طور پر گاشار کے گاشار ہوٹل سے معلومات بھی اس انداز میں حاصل کرنی ہیں کہ ایک ماہ پہلے ڈاکٹر عالم شیر جب وہاں پہنچا تو پھر وہاں سے کہاں چلا گیا اور یہ معلومات عمران تم سے خود ہی رابطہ کر کے حاصل کر لے گا۔ ڈاکٹر عالم شیر گراہم اور اس کی ساتھی لڑکی جینی کے حلیے بھی سن لو تاکہ تمہیں انہیں تلاش کرنے میں آسانی ہو سکے"۔ عمران

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر عالم شیر کا اس کی پرسنل فائل میں میں موجود فوٹو کے مطابق حلیہ اور پھر گراہم اور جینی کے حلیے بھی تفصیل سے بتا دیئے۔

"یس سر۔ میں فوری کام شروع کر دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ واپس آگیا۔ عمران اٹھ کر زیرو روم کی طرف بڑھ گیا جہاں کرسی پر ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کے ایکریمی کو راڈز میں جکڑا جا رہا تھا۔

"کوئی پرابلم"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نو باس۔ ہم نے کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی تھی اور پھر اندر جا کر ہم اسے اٹھا کر لے آئے"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس جیمز کا کیا ہوا جوزف"...... عمران نے جوزف سے پوچھا۔

"آپ کے حکم کے مطابق میں نے اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دی تھی باس"...... جوزف نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیب سے ایک شیشی نکال کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور آگے بڑھ کر اس نے شیشی کا دہانہ راجر کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور

اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ جوزف اس کے پیچھے چلا گیا تھا تاکہ اس کے باہر جانے کے بعد گیٹ بند کر سکے جبکہ جوانا وہیں موجود رہا۔ چند لمحوں بعد راجر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو"...... راجر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام راجر ہے اور تمہارا تعلق ڈرگ مافیا سے ہے۔ اس کے علاوہ تم نے ایک غیر ملکی ایجنٹ گراہم کی وجہ سے ڈاکٹر عالم شیر کے کافرستان سمگل ہونے کی بابت میلوڈی ہوٹل کے مالک راڈی کے دست راست جیمز سے معلومات حاصل کیں اور تمہاری معلومات کی وجہ سے اب گراہم کافرستان روانہ ہو گیا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو راجر کے چہرے پر یکلخت شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا۔ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ سب کچھ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ تم کون ہو"...... راجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا تعلق حکومت کی سرکاری ایجنسی سے ہے۔ یہ سرکاری ایجنسی منشیات وغیرہ کے دھندے کے سلسلے میں مداخلت نہیں کرتی لیکن تم نے ایک غیر ملکی ایجنٹ کی مدد کی ہے اور اس طرح پاکیشیا کے انتہائی اہم راز اور سلامتی کو داؤ پر لگا دیا ہے اور یہ تمہارا ایسا جرم ہے جس کی سزا موت بھی ہو سکتی ہے لیکن اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو کہ تم گراہم کو کیسے جانتے ہو اور تم نے اس کی مدد کیوں کی تو ہو سکتا ہے کہ تمہارے بارے میں نرمی اختیار کی جائے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"م۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ گراہم کا تعلق کسی ایجنسی سے ہے۔ میرے ایکریمیا میں گراہم سے دوستانہ تعلقات قائم ہو گئے تھے۔ وہ اچانک میرے پاس آیا اور اس نے صرف اتنا بتایا کہ ایک ماہ پہلے ڈاکٹر عالم شیر کو کافرستان سمگل کیا گیا تھا میں اس کے بارے میں کنفرم کرا دوں تو میں نے اندازے کے مطابق راڈی کے دست راست جیمز سے بات کی کیونکہ جیمز سے بھی میرے پرانے تعلقات ہیں۔ جیمز نے کنفرم کر دیا کہ واقعی اس نے ڈاکٹر عالم شیر کو کافرستان سمگل کیا تھا اور میں نے یہ بات گراہم کو بتا دی۔ پھر گراہم چلا گیا"...... راجر نے جواب دیا۔

"اس کے علاوہ جیمز نے کیا بتایا تھا کہ ڈاکٹر عالم شیر کو اس نے کہاں پہنچایا تھا اور وہ اس کے بعد کہاں گیا"...... عمران نے پوچھا۔

"اس نے صرف اتنا بتایا تھا کہ ڈاکٹر عالم شیر کو اس نے ساتھی

ساحل پر پہنچا دیا تھا اور اس کے بعد اسے معلوم نہیں کہ وہ کہاں گیا"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم نے اصل بات جان بوجھ کر چھپا لی جبکہ جیمز یہاں اس کمرے میں بتا چکا ہے کہ اس نے تمہیں بتایا تھا کہ ڈاکٹر عالم شیر نے اس سے پوچھا تھا کہ ساتھی سے کاشار کے لئے ٹرین مل سکے گی اور وہ کاشار میں واقع کاشار ہوٹل جانا چاہتا ہے اور تم نے یہ ساری بات گراہم کو بتا دی"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ ہاں مجھے یاد آ گیا۔ واقعی اس نے بتایا تھا"...... راجر نے کہا۔

" تمہاری یادداشت نے واپس آنے میں بہت دیر کر دی ہے راجر اس لئے سوری"...... عمران نے کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" مم۔ مم۔ میں بے قصور ہوں۔ مم۔ میں"...... راجر نے مشین پسٹل دیکھتے ہی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا لیکن عمران نے ٹریگر دبا دیا اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کمرہ راجر کی چیخوں سے گونج اٹھا اور جب وہ ختم ہو گیا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

" جوانا۔ جوزف سے کہہ کر اس کی لاش بھی برقی بھٹی میں ڈلوا دو"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ماسٹر یہ منشیات کے ریکٹ میں ملوث ہے کیوں نہ اس ریکٹ کے بارے میں مزید تحقیقات کی جائیں"...... جوانا نے کہا۔

" میں نے پہلے سوچا تھا کہ اسے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے حوالے کر دوں لیکن مجھے معلوم ہے کہ بغیر ثبوت کے اس نے رہا ہو جانا ہے اس لئے اب میں فیاض کو کہہ کر اس کی کوٹھی پر چھاپہ مروا دوں گا۔ وہاں سے یقیناً کچھ نہ کچھ مواد مل جائے گا لیکن اس نے غیر ملکی ایجنٹ سے تعاون کر کے اپنی موت پر مہر لگا دی تھی"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل پرشاد بول رہا ہوں"...... چیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کیپٹن راجندر بول رہا ہوں۔ باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ڈاکٹر ہیوگو اور ڈاکٹر عالم شیر نے فارمولے پر مزید کام روک دیا ہے"...... کیپٹن راجندر نے کہا تو چیف بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ وجہ"...... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کا کہنا ہے کہ وہ یہاں اکیلے رہتے ہوئے بری طرح اکتا گئے ہیں اس لئے انہیں ایک ماہ کی چھٹی دی جائے۔ وہ ایک ماہ تک تفریح کریں گے اس کے بعد مزید کام کریں گے"...... کیپٹن راجندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اچانک انہیں تفریح کیسے یاد آ گئی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ان کی نیت ہی بدل گئی ہو اور وہ فارمولے سمیت اب فرار ہونا چاہتے ہوں"...... چیف نے کہا۔

"میرا اپنا بھی یہی خیال ہے چیف۔ بلکہ میرا تو خیال ہے کہ انہوں نے فارمولے کو مکمل کر لیا ہے لیکن وہ ہم سے چھپا رہے ہیں"...... کیپٹن راجندر نے کہا۔

"تم نے ڈاکٹر داس سے بات کی ہے۔ وہ ان کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ ان کا کیا خیال ہے"...... چیف نے پوچھا۔

"نہیں۔ ان سے بات نہیں ہوئی اگر آپ کہیں تو میں ان سے بات کر لوں"...... کیپٹن راجندر نے جواب دیا۔

"نہیں۔ میں خود اس سے بات کرتا ہوں۔ تم بہرحال خیال رکھنا یہ دونوں فرار نہ ہو جائیں"...... چیف نے کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں۔ میں نے یہاں ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ وہ کسی صورت بھی نہیں نکل سکتے"...... کیپٹن راجندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم انہیں کہہ دو کہ اعلیٰ حکام تک ان کی خواہش پہنچا

دی گئی ہے جیسے ہی کوئی فیصلہ ہوا انہیں اطلاع کر دی جائے گی"۔ چیف نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر تیزی سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو کرنل پرشاد کالنگ ڈاکٹر داس۔ اوور"...... کرنل پرشاد نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ڈاکٹر داس بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر داس میں آپ سے ایک سیکرٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ کے گرد کوئی موجود تو نہیں ہے۔ اوور"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"نو سر۔ میں اپنے رہائشی کمرے میں ہوں۔ فرمائیے۔ اوور"۔ ڈاکٹر داس نے کہا۔

"مجھے کیپٹن راجندر نے ابھی کال کر کے بتایا ہے کہ ڈاکٹر ہیو گو اور ڈاکٹر عالم شیر نے فارمولے پر مزید کام روک دیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ انہیں ایک ماہ کی چھٹی چاہئے کیونکہ وہ مسلسل کام کرتے کرتے تھک گئے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ان کی نیت خراب ہو گئی ہو اور وہ اب فارمولے سمیت فرار ہونا چاہتے ہوں۔ اوور"۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"میں خود اس سلسلے میں سپیشل سیکرٹری صاحب سے بات کرنا

چاہتا تھا۔ میں کئی دنوں سے محسوس کر رہا تھا کہ ڈاکٹر ہیو گو اور ڈاکٹر عالم شیر دونوں کی حرکات پراسرار سی ہو گئی ہیں۔ پھر میں نے خاص طور پر چیکنگ کی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ انہوں نے فارمولے کی باقاعدہ مائیکرو فلم تیار کر لی ہے اور آج ہی انہوں نے کہا ہے کہ وہ تھک گئے ہیں اس لئے تفریح کرنا چاہتے ہیں"...... ڈاکٹر داس نے کہا۔

"فارمولے کی کیا پوزیشن ہے"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"جناب میرا خیال ہے کہ اب فارمولا اس سٹیج پر پہنچ چکا ہے کہ بقایا کام ہم خود بھی کر سکتے ہیں"...... ڈاکٹر داس نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں پرائم منسٹر صاحب سے بار کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل پرشاد نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے دراز میں رکھا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پرائم منسٹر ہاؤس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل پرشاد بول رہا ہوں۔ پرائم منسٹر صاحب سے بات کرائیں"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد پرائم منسٹر صاحب کی بھاری آواز سنائی دی۔

"سر میں کرنل پرشاد بول رہا ہوں"...... کرنل پرشاد نے انتہائی

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... پرائم منسٹر نے اسی طرح بھاری آواز میں سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ مصنوعی ایندھن والے فارمولے پر ڈاکٹر ہیوگو اور ڈاکٹر عالم شیر کام کر رہے ہیں۔ وہاں نگرانی پر موجود کیپٹن راجندر نے مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ دونوں سائنسدان تفریح کے لئے چھٹی طلب کر رہے ہیں اور انہوں نے فارمولے پر مزید کام بند کر دیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ کام کرتے کرتے بیزار ہو گئے ہیں اس لئے اب وہ ایک ماہ تک چھٹی منانا چاہتے ہیں۔ میں اس اطلاع پر چونکا۔ مجھے خیال آیا کہ کہیں ان غیر ملکی سائنسدانوں کی نیت خراب نہ ہو گئی ہو۔ چنانچہ میں نے ٹرانسمیٹر پر ڈاکٹر داس سے بات کی۔ ڈاکٹر داس بھی ان کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر داس نے جو کچھ بتایا ہے اس سے میرا خیال یقین میں بدل گیا ہے۔ ڈاکٹر داس نے بتایا کہ چند روز پہلے سے دونوں غیر ملکی سائنسدانوں کی حرکات پراسرار سی ہو گئی تھیں اور انہوں نے خفیہ طور پر فارمولے کی مائیکرو فلم تیار کر لی ہے اور اب وہ چھٹی کی بات کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر داس کا کہنا ہے کہ اب فارمولا اس سٹیج پر پہنچ چکا ہے کہ ان دونوں غیر ملکی سائنسدانوں کے بغیر بھی وہ اپنی ٹیم کے ساتھ فارمولے کو مکمل کر سکتے ہیں۔ اب آپ جیسے حکم دیں"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"یہ تو بڑی پریشان کن رپورٹ ہے۔ کافرستان نے اس پراجیکٹ

پر کافی سرمایہ خرچ کیا ہے اور پھر ان دونوں سائنسدانوں کی ڈیمانڈ پر انتہائی بھاری رقم کارمن کے بینک میں ان کے نام پر جمع کرائی گئی ہے اب اگر وہ کام نہیں کریں گے تو اس سے بڑا نقصان ہو گا"۔ پرائم منسٹر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہ غیر ملکی سائنسدان اکثر ایسا ہی کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اب یہ فارمولے سمیت کافرستان سے فرار ہونا چاہتے ہیں۔ ان کا مقصد ہو گا کہ یہ فارمولا وہ کسی سپر پاور کو فروخت کر کے وہاں سے بھی بھاری دولت حاصل کر لیں"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"لیکن اگر بعد میں ہمارے سائنسدان اس فارمولے کو مکمل نہ کر سکے تو پھر"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ ڈاکٹر داس سے خود بات کر لیں جناب۔ ویسے میرا تو خیال ہے کہ ڈاکٹر داس انتہائی ذمہ دار آدمی ہیں۔ وہ غلط بات نہیں کر سکتے"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس سلسلے میں مزید بات چیت کرنے کے بعد تم سے خود ہی رابطہ کروں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل پرشاد نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"کرنل پرشاد بول رہا ہوں"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"پی اے ٹو پرائم منسٹر"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس۔ فرمایئے"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ کرنل پرشاد بول رہا ہوں"...... کرنل پرشاد نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل پرشاد میری ڈاکٹر داس سے تفصیلی بات ہو گئی ہے اور فارن سروس کے چیف کی طرف سے بھی ابھی ایک اہم رپورٹ ملی ہے کہ پاکیشیا میں ڈاکٹر عالم شیر کی تلاش ملٹری انٹیلی جنس نے ختم کر دی تھی لیکن وہاں دو اہم کام ہوئے ہیں۔ ایک تو پاکیشیا کے پریذیڈنٹ کے ملٹری سیکرٹری کرنل احسن اور پاکیشیا کی نیشنل لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر عاشق کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور انہیں ہلاک کرنے والی کوئی غیر ملکی ایجنسی ہے اور یہ کیس اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا گیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ان دونوں کی ہلاکت کے سلسلے میں جو انکوائری کی ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ ان دونوں کی ہلاکت کے پیچھے ایکریمیا کی کوئی مجرم تنظیم کراون سیکشن کا ہاتھ ہے۔ اس کے ایجنٹ پکڑے گئے لیکن انہوں نے خودکشی کر لی اور اب پاکیشیا سیکرٹ سروس ڈاکٹر عالم شیر کو تلاش کر رہی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور تیز تنظیم

ہے اس لئے وہ یقیناً اس بات کا کھوج نکال لے گی کہ ڈاکٹر عالم شیر یہاں کافرستان میں موجود ہے اور ایک بار اسے علم ہو گیا تو پھر وہ بھوت کی طرح پیچھے لگ جائے گی جبکہ ڈاکٹر داس نے یقین دلایا ہے کہ اب فارمولا تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ جو تھوڑا سا کام باقی ہے وہ آسانی سے مکمل کیا جا سکتا ہے اور واقعی ان دونوں سائنسدانوں کی نیت بھی خراب ہو چکی ہے۔ وہ اب فارمولے سمیت یہاں سے فرار ہونا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اعلیٰ سطح پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ دونوں غیر ملکی سائنسدانوں کو سکرین سے آؤٹ کر دیا جائے اور فارمولے کی جو مائیکرو فلم انہوں نے تیار کیا ہے وہ فلم حاصل کر کے تم نے مجھے براہ راست پہنچانی ہے اور فارمولے کے تمام کاغذات جلا دیئے جائیں۔ ڈاکٹر داس سمیت وہاں جتنے بھی افراد کام کر رہے ہیں ان سب کو بھی ساتھ ہی سکرین سے آؤٹ کر دیا جائے۔ اس طرح فارمولا مکمل طور پر محفوظ ہو جائے گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یا کسی بھی سرکاری ایجنسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ فارمولا کہاں گیا۔ جب وہ لوگ ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے اور یہ رپورٹ مل جائے گی کہ وہ اس کی تلاش ختم کر چکے ہیں تو پھر اس فارمولے پر مزید کام کر کے اسے مکمل کر لیا جائے گا۔ اس طرح یہ اہم ترین پراجیکٹ کافرستان کی ملکیت بن جائے گا لیکن اس سلسلے میں سوائے آپ کے اور کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ فارمولا کہاں گیا حتیٰ کہ آپ کی سروس کے آدمیوں کو بھی اس کا علم نہیں ہونا چاہئے۔ کیا آپ یہ کام اطمینان

بخش انداز میں مکمل کر سکتے ہیں یا اس سلسلے میں کوئی دوسرا انتظام کیا جائے"...... پرائم منسٹر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھ پر اعتماد کریں سر۔ آپ نے ہی مجھے ملٹری انٹیلی جنس کا چیف منتخب کیا ہے اور میں آپ کے اس انتخاب پر یقیناً پورا اتروں گا اور ایسے بے داغ طریقے سے کام کروں گا کہ سوائے میری ذات کے اور کسی کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے گا"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"میں نے تمہاری بے پناہ صلاحیتوں کی بنا پر تمہیں اس عہدے کے لئے منتخب کیا ہے۔ اوکے تم یہ کام سرانجام دو اور پھر مجھے وہ مائیکرو فلم پہنچا دو۔ کتنا وقت لو گے تم اس کام کے لئے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"صرف چند گھنٹے جناب"...... کرنل پرشاد نے جواب دیا۔

"اوکے پھر اسے مکمل کرو"...... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل پرشاد نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹیکسی تیزی سے سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر گراہم اور جینی موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک بڑے سے گیٹ کے کمپاؤنڈ میں مڑ کر عمارت کے مین گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔

"کاشار ہوٹل یہی ہے جناب"...... ٹیکسی ڈرائیور نے مڑ کر گراہم اور جینی سے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی سے نیچے اترے۔ گراہم نے کرایہ اور ٹپ دی اور پھر وہ دونوں مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ ہوٹل کا ہال خاصا وسیع و عریض تھا۔ ہوٹل میں موجود افراد اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے نظر آ رہے تھے۔ اس لئے ہال میں سکون تھا۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر بنا ہوا تھا اور کاؤنٹر کے پیچھے دو مقامی لڑکیاں موجود تھیں۔

"ہمیں یہاں ایک سوٹ چاہئے۔ ہم یہاں سیاحت کے لئے آئے

ہیں"...... گراہم نے کاؤنٹر پر پہنچ کر ایک لڑکی سے کہا۔

"یس سر۔ ہمارے ہوٹل کی سروس پورے گاشار میں سب سے اعلیٰ ہے جناب۔ کتنے روز کے لئے سوٹ بک کر دوں"...... لڑکی نے ایک رجسٹر کھولتے ہوئے پوچھا۔

"ایک ہفتے کے لئے"...... گراہم نے کہا اور لڑکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رجسٹر میں خانہ پری شروع کر دی اور پھر اس نے کاغذات طلب کرنے کی بجائے ان کے نام پوچھ کر رجسٹر پر لکھے اور انہیں ایک ہفتے کا کرایہ ایڈوانس دینے کے لئے کہا۔ گراہم نے کرایہ ادا کیا اور وہ ایک سپروائزر کی رہنمائی میں لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر واقع ایک سوٹ میں پہنچ گئے۔ گراہم نے سپروائزر کو ٹپ دی اور وہ سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"اب یہاں سے کیسے پتہ چلے گا کہ ڈاکٹر عالم شیر یہاں آیا بھی تھا یا نہیں اور آیا تھا تو وہ کہاں چلا گیا۔ اس کا حلیہ بھی تو معلوم نہیں ہے"...... جینی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس وقت واقعی حماقت ہو گئی ورنہ راجر کے ذریعے اس جیمز سے ڈاکٹر عالم شیر کا حلیہ بھی معلوم کر لیتے۔ بہرحال دیکھو کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا"...... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر ہوٹل سروس والوں کو شراب بھجوانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس موجود تھے۔ اس نے بوتل اور گلاس میز پر

رکھے اور سلام کر کے واپس جانے لگا۔

"سنو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... گراہم نے کہا۔

"میرا نام رام دیو ہے جناب"...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کتنے عرصے سے یہاں کام کر رہے ہو"...... گراہم نے پوچھا۔

"جی پانچ سال سے"...... رام دیو نے جواب دیا۔

"ایک ماہ پہلے ایک پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر عالم شیر یہاں آئے تھے۔ شاید وہ یہاں ہوٹل کے مالک یا مینجر سے ملنا چاہتے تھے کیا تمہیں ان کے بارے میں معلوم ہے"...... گراہم نے پوچھا۔

"یہاں تو جناب روزانہ ہی لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان کا حلیہ کیا تھا"...... رام دیو نے پوچھا۔

"حلیہ ہمیں معلوم نہیں۔ بہرحال ادھیڑ عمر آدمی ہوں گے اور جیسے سائنسدان ہوتے ہیں ویسے ہی ہوں گے۔ صرف ان کا نام معلوم ہے ڈاکٹر عالم شیر"...... گراہم نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں جناب لیکن آپ اگر حکم دیں تو میں اس بارے میں معلومات حاصل کروں"...... رام دیو نے کہا تو گراہم نے جیب سے ایک بڑا سا نوٹ نکالا اور رام دیو کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"اوہ۔ جناب اس کی کیا ضرورت تھی۔ ہم تو ویسے ہی آپ کے خادم ہیں"...... رام دیو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جلدی سے نوٹ جیب میں رکھ لیا۔

"ایسے دو نوٹ اور بھی مل سکتے ہیں بشرطیکہ ہمیں درست معلومات مل جائیں اس ڈاکٹر عالم شیر کے بارے میں"...... گراہم نے کہا۔

"جی۔ میں بالکل کوشش کروں گا"...... رام دیو نے کہا۔

"ایک بات سن لو۔ ڈاج دینے کی کوشش نہ کرنا ورنہ نقصان اٹھاؤ گے"...... گراہم نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ ایسی کوئی بات نہ ہو گی"...... رام دیو نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ گراہم اور جینی شراب پینے میں مصروف ہو گئے۔

"وہ یہاں آیا تھا تو لامحالہ یہاں اسے کسی خاص آدمی سے ہی ملنا ہو گا ورنہ ساٹھی کے قریب ہی کافرستان کا دارالحکومت ہے اسے وہاں جانا چاہیئے تھا"...... جینی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہاں کا مالک یا مینجر اس کا دوست ہو اور اس نے یہاں سے باہر جانے کے لئے اس کی مدد سے کاغذات وغیرہ تیار کرائے ہوں"...... گراہم نے کہا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس کم ان"...... گراہم نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور رام دیو اندر داخل ہوا۔

"جناب میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ڈاکٹر عالم شیر ہوٹل کے مالک فرانسس صاحب سے ملنے آئے تھے اور وہ یہاں ہوٹل میں تین روز

تک رہے تھے اس کے بعد چلے گئے تھے"...... رام دیو نے آ کر کہا۔

"کیا وہ پہلے سے فرانسس کے واقف تھے یا پہلی بار ان سے ملے تھے"...... گراہم نے پوچھا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے البتہ جب انہوں نے کاؤنٹر پر آ کر کہا کہ وہ فرانسس سے ملنا چاہتے ہیں تو انہوں نے اپنا نام تو ڈاکٹر عالم شیر بتایا تھا لیکن انہوں نے کارمن کے کسی ڈاکٹر ہیوگو کا حوالہ دیا تھا۔ اس حوالے کی وجہ سے مالک فرانسس نے انہیں فوری ملاقات کا وقت دے دیا تھا کیونکہ مالک فرانسس بھی کارمن کے رہنے والے ہیں"...... رام دیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ فرانسس صاحب کیا ہوٹل میں ہی رہتے ہیں"۔ گراہم نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ ہوٹل کے عقب میں ان کی علیحدہ رہائش گاہ ہے البتہ اس وقت وہ ہوٹل میں اپنے خاص دفتر میں موجود ہیں"۔ رام دیو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور گراہم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جیب سے دو بڑے نوٹ نکال کر اس نے رام دیو کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔

"جناب۔ یہ خیال رکھنا کہ میرا نام درمیان میں نہ آئے ورنہ مجھے فوراً نوکری سے جواب مل جائے گا"...... رام دیو نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو"...... گراہم نے کہا اور پھر رام دیو خالی بوتل اور گلاس اٹھائے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ ڈاج تو نہیں دے رہا"...... جینی نے کہا۔

"نہیں۔ اس نے واقعی معلوم کیا ہے ورنہ یہ کارمن کے ڈاکٹر کا حوالہ نہ دیتا۔ اتنی عقل ایسے لوگوں میں نہیں ہوتی"...... گراہم نے جواب دیا۔

"تو پھر اب فرانسس سے ملنا ہوگا لیکن کیا وہ اصل بات بتا دے گا"...... جینی نے کہا۔

"نہیں بتائے گا تو پھر اس سے گھر پر ملاقات کر لیں گے"۔ گراہم نے اٹھتے ہوئے کہا اور جینی بے اختیار ہنس پڑی۔ وہ دونوں کمرے سے باہر آئے اور پھر لفٹ کے ذریعے وہ نیچے ہال میں پہنچ گئے۔

"ہم ہوٹل کے مالک فرانسس صاحب سے ملنا چاہتے ہیں۔ کیا ان سے ملاقات ہو سکتی ہے"...... گراہم نے کاؤنٹر گرل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ کیوں نہیں۔ آپ ہمارے ہوٹل کے معزز گاہک ہیں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... کاؤنٹر گرل نے جواب دیا اور سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے ماتھی بول رہی ہوں۔ ہوٹل میں رہائش پذیر جناب گراہم اور ان کی ساتھی مس جینی باس سے ملنا چاہتے ہیں"...... کاؤنٹر گرل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سر آپ باس کی سیکرٹری سے بات کر لیجئے"...... ماتھی نے رسیور گراہم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو گراہم بول رہا ہوں"...... گراہم نے کہا۔

"سر اس ملاقات کی کوئی خاص وجہ ہے یا آپ کرٹسی کال کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے بڑے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا گیا۔

"میں ان سے کارمن کے حوالے سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے کافی طویل عرصہ کارمن میں گزارا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"اوکے سر۔ تشریف لائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گراہم نے رسیور واپس ماتھی کی طرف بڑھا دیا۔

"کہاں ہے ان کا آفس"...... گراہم نے پوچھا۔

"دائیں ہاتھ پر راہداری کے آخر میں ان کا آفس ہے جناب"۔ ماتھی نے کہا اور گراہم اور جینی اس کا شکریہ ادا کر کے دائیں طرف موجود ایک راہداری کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ راہداری کے آخر میں موجود ایک دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اندر ایک کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک خوبصورت مقامی لڑکی موجود تھی۔ ساتھ ہی اندھے شیشے کا بنا ہوا کیبن نظر آ رہا تھا۔ وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو لڑکی ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تشریف لائیے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اندھے شیشے کے کیبن کا دروازہ کھول دیا اور گراہم اور جینی سر ہلاتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے

ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ واقعی کارمن نژاد تھا۔ ان دونوں
کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" تشریف لائیے ۔ میرا نام فرانسس ہے "...... میز کے پیچھے بیٹھے
ہوئے آدمی نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا نام گراہم ہے اور یہ میری ساتھی ہیں مس جینی ۔ ہمارا تعلق
ایکریمیا سے ہے "...... گراہم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر
مصافحہ اور رسمی فقروں کے بعد فرانسس نے فون پر ان کے لئے
شراب لانے کی ہدایت کر دی۔

" فرمائیے مسٹر گراہم میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں "۔
فرانسس نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے گراہم سے مخاطب
ہو کر کہا۔

" مسٹر فرانسس۔ ہمارا تعلق ایکریمیا کی ایک ایسی پرائیویٹ
تنظیم سے ہے جو گمشدہ افراد کو بھاری معاوضے پر تلاش کرنے کا کام
کرتی ہے۔ ہماری تنظیم کو پاکیشیا کے ایک سائنسدان ڈاکٹر عالم شیر
کی پراسرار گمشدگی کے حوالے سے ان کا کھوج لگانے کا ٹاسک دیا گیا
ہے اور ہم اس ٹاسک پر کام کر رہے ہیں۔ ہم پہلے پاکیشیا گئے وہاں
سے ہمیں معلوم ہوا کہ ڈاکٹر عالم شیر ایک بحری سمگلر کے ذریعے ان
کی لانچ میں کافرستان کے ساحل ساتھی پر پہنچائے گئے ہیں جہاں سے
انہوں نے یہاں پہنچنا تھا۔ چنانچہ ہم پاکیشیا سے یہاں آگئے ۔ یہاں آ
کر ہمیں معلوم ہوا کہ ڈاکٹر عالم شیر نے آپ سے ملاقات کی تھی اور

اس سلسلے میں کارمن کے ڈاکٹر ہیوگو کا حوالہ دیا گیا تھا۔ آپ اگر
مہربانی فرمائیں تو ہماری مدد کریں تاکہ ہم اپنا ٹاسک مکمل کر
سکیں "۔ گراہم نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور
وہی سیکرٹری ٹرے میں شراب کے بھرے ہوئے تین گلاس رکھے
اندر داخل ہوئی اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک ایک
گلاس ان تینوں کے سامنے رکھا اور واپس چلی گئی۔

" لیجئے "...... فرانسس نے کہا اور گراہم اور جینی نے اس کا شکریہ
ادا کیا اور گلاس اٹھا کر منہ سے لگائے اور ایک ایک گھونٹ لے کر
واپس میز پر رکھ دیئے۔

" مسٹر گراہم۔ ڈاکٹر عالم شیر مجھ سے ضرور ملے تھے لیکن کیا یہ
ضروری ہے کہ میں اس سلسلے میں آپ کو معلومات مہیا کروں "۔
فرانسس نے کہا اور گراہم بے اختیار مسکرا دیا۔

" میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں مسٹر فرانسس۔ آپ نے درست
بات کی ہے۔ آپ اچھے کاروباری ہیں۔ ہماری تنظیم نے بہرحال
معقول معاوضہ لے کر یہ کام اپنے ذمے لیا ہے اس لئے آپ ہمیں
مفت معلومات کیوں مہیا کریں اس لئے میں حاضر ہوں لیکن اس
بات کا خیال رکھیں کہ جو کچھ آپ طلب کریں وہ مناسب ہو کیونکہ
بہرحال یہ اتنا بڑا ٹاسک نہیں ہے کہ تنظیم اس پر لمبی رقم خرچ
کرے "...... گراہم نے جواب دیا۔

" زیادہ نہیں صرف دس ہزار ڈالر "...... فرانسس نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"گو یہ رقم میرے اندازے سے دوگنی ہے لیکن بہرحال آپ معقول اور معزز آدمی ہیں اس لئے یہ رقم آپ کو ادا کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن مجھے حتمی اور تفصیلی معلومات ملنی چاہئیں"۔ گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور نوٹ نکال کر اس نے گننے اور پھر فرانسس کے سامنے رکھ دیئے۔

"شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ رقم خرچ کر رہے ہیں تو آپ کو معلومات درست اور تفصیلی ملنی چاہئیں"۔ فرانسس نے رقم اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رقم گنی اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

"ایک ماہ پہلے ڈاکٹر عالم شیر میرے پاس آئے تھے۔ انہوں نے ملاقات کے لئے مجھے کارمن کی ایرو لیبارٹری کے ڈاکٹر ہیوگو کا حوالہ دیا۔ ڈاکٹر ہیوگو سے میرے کافی پرانے تعلقات ہیں۔ میں ان تعلقات کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا اور نہ ان کا آپ سے کوئی تعلق ہے بہرحال ڈاکٹر ہیوگو کے حوالے کے بعد میں ان سے ملا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ ڈاکٹر ہیوگو کے پاس جانا چاہتے ہیں اور اس انداز میں کہ پاکیشیا یا کافرستان کی کسی سرکاری ایجنسی کو اس کی خبر نہ ہو سکے اور انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر ہیوگو نے انہیں میرا حوالہ دیا تھا کہ کسی ایمرجنسی کی صورت میں وہ مجھ سے ملے اور میں ان کی مدد کروں گا۔ چنانچہ میں نے فون پر ڈاکٹر ہیوگو سے رابطہ کیا اور انہیں صورت حال بتائی تو ڈاکٹر ہیوگو نے مجھے بتایا کہ میں ڈاکٹر عالم شیر کو

وہیں روکوں کیونکہ ڈاکٹر ہیوگو خود کافرستان آرہے ہیں اور انہوں نے مجھے کہا کہ انہیں ضروری کام نمٹانے میں دو تین روز لگ جائیں گے اس لئے وہ ایک ہفتے کے اندر پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر عالم شیر کو یہ ساری بات بتائی تو وہ بے حد خوش ہوئے اور پھر ان کی بات بھی فون پر ڈاکٹر ہیوگو سے کرا دی۔ چوتھے روز ڈاکٹر ہیوگو کارمن سے یہاں پہنچ گئے اور وہ ڈاکٹر عالم شیر سے ملے۔ اس کے بعد وہ دونوں یہاں سے دارالحکومت چلے گئے"...... فرانسس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فرانسس اگر آپ ناراض نہ ہو تو میں یہ عرض کروں کہ آپ مزید بھی کچھ جانتے ہیں لیکن آپ نے بتایا نہیں ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہماری تنظیم گمشدہ افراد کو تلاش کرنے کا کام کرتی ہے اس لئے ہمیں ان معاملات کا بے حد تجربہ ہے"...... گراہم نے کہا۔

"مسٹر گراہم۔ آپ نے پوچھا تھا کہ ڈاکٹر عالم شیر مجھ سے ملا تھا اور پھر وہ کہاں گیا تو میں نے اس کا تفصیلی جواب آپ کو دے دیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ وہ واقعی ڈاکٹر ہیوگو کے ساتھ چلے گئے تھے اس کے بعد ان کی مجھ سے نہ ہی کوئی ملاقات ہوئی ہے اور نہ فون پر کوئی بات ہوئی ہے اس لئے آپ نے جو معاوضہ دیا اس کا جواب آپ کو مل گیا اس کے بعد اگر آپ اس سلسلے میں مزید کچھ جاننا چاہتے ہیں تو اس کا تعلق میری ذات سے اس طرح ہے کہ ان دونوں کی لاعلمی میں مجھے چند معلومات حاصل ہیں لیکن ان کے لئے آپ کو مزید پانچ

ہزار ڈالر ادا کرنے ہوں گے"...... فرانسس نے جواب دیا۔وہ واقعی حد درجہ کاروباری آدمی تھا۔

"آپ ایک ہی بار بتا دیں کہ آپ مکمل معلومات کے لئے کتنی رقم طلب کرتے ہیں اس طرح ہر حصے کا سودا کرنے سے بہتر ہے کہ ایک بار ہی بات کر لی جائے"...... گراہم نے کہا۔

"بس یہ آخری بات ہے۔اس کے بعد مجھے واقعی کچھ معلوم نہیں"...... فرانسس نے جواب دیا تو گراہم نے پانچ ہزار ڈالر نکال کر فرانسس کے سامنے رکھ دیئے۔

"شکریہ مسٹر گراہم۔اب میں آپ کو وہ بات بتاتا ہوں۔آج سے بیس یا پچیس روز پہلے میں ایک کاروباری سودے کے سلسلے میں کافرستان کے ایک سرحدی علاقے کاہو گیا ہوا تھا۔یہ علاقہ ناپال کی سرحد پر واقع ہے۔وہاں میں نے ڈاکٹر عالم شیر اور ڈاکٹر ہیو کو ایک فوجی جیپ میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ان کے آگے پیچھے بھی دو فوجی جیپیں تھیں اور ان کا رخ ماہانی علاقے کی طرف تھا۔ان دونوں نے مجھے نہیں دیکھا لیکن میں نے انہیں واضح طور پر دیکھا تھا"۔فرانسس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فوج کی کس ڈویژن کی جیپیں تھیں"...... گراہم نے پوچھا۔

"ان جیپوں کا رنگ فوجی تھا لیکن ان پر کسی ڈویژن یا کور کی کوئی پلیٹ موجود نہیں تھی البتہ اس جیپ جس میں یہ دونوں سوار تھے۔کا ڈرائیور فوجی یونیفارم میں تھا جبکہ آگے اور پیچھے دونوں جیپوں

میں بھی فوجی یونیفارم پہنے ہوئے لوگ تھے البتہ اگلی جیپ میں جو فوجی افسر تھا اسے میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔اس کا نام میجر کرشن ہے اور اس کا تعلق ماؤنٹین ڈویژن سے ہے"...... فرانسس نے جواب دیا۔

"کیا اس میجر کرشن سے ملاقات ہو سکتی ہے"۔گراہم نے پوچھا۔

"ماؤنٹین ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر سے معلوم کرنا ہو گا کہ میجر کرشن اب کہاں تعینات ہیں اور یہ ہیڈ کوارٹر گرج پور میں ہے جو یہاں سے کافی فاصلے پر ہے"...... فرانسس نے جواب دیا۔

"آپ اس سلسلے میں ہماری کیا مدد کر سکتے ہیں"...... گراہم نے کہا اور جیب سے چند بڑے نوٹ نکال کر اس نے فرانسس کے سامنے میز پر رکھ دیئے۔

"شکریہ۔آپ کو واقعی کام کرنے کا طریقہ آتا ہے"...... فرانسس نے کہا اور نوٹ اٹھا کر اس نے جیب میں ڈال لئے اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"گرج پور میں ماؤنٹین ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر کے انچارج کرنل شیر سنگھ سے میری بات کراؤ"...... فرانسس نے سیکرٹری کو ہدایت کرتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"اس میں لاؤڈر کا بٹن موجود ہے۔آپ پریس کر دیں تاکہ ہم بھی آپ کی کرنل شیر سنگھ سے ہونے والی بات چیت سن سکیں"۔گراہم نے کہا تو فرانسس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بٹن پریس کر دیا۔

چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فرانسس نے کہا۔

"کرنل شیر سنگھ سے بات کیجئے باس"...... سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ فرانسس بول رہا ہوں کرنل"...... فرانسس نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"یس مسٹر فرانسس۔ سنائیے کیا حال ہیں آپ کے۔ آپ نے مجھے صرف ایک پیٹی میری مطلوبہ شراب کی بھجوائی ہے جبکہ میں نے آرڈر چار پیٹیوں کا دیا تھا"...... کرنل شیر سنگھ نے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو گراہم سمجھ گیا کہ فرانسس ملٹری آفیسرز کو ان کی مطلوبہ شراب سپلائی کرتا ہے اس لئے ان کے درمیان خاصے گہرے روابط موجود ہیں۔

"باقی پیٹیاں مل ہی نہیں رہی تھیں۔ اب بڑی مشکل سے ملی ہیں۔ کل میرے پاس پہنچ جائیں گی تو میں بھجوا دوں گا"۔ فرانسس نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اور فرمائیے کیسے کال کی ہے۔ کوئی خدمت"...... کرنل شیر سنگھ نے کہا۔

"میجر کرشن سے ایک نجی بات کرنی تھی۔ آج کل کہاں ہیں وہ"۔ فرانسس نے کہا۔

"میجر کرشن تو آپ سے ملحقہ علاقے ڈریا چھاؤنی میں تعینات ہیں"۔ کرنل شیر سنگھ نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ کب سے"...... فرانسس نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی ایک ہفتہ ہوا ہے اسے وہاں پوسٹ ہوئے"...... کرنل شیر سنگھ نے کہا۔

"اوہ۔ اسی لئے اس نے ابھی تک رابطہ نہیں کیا۔ بہرحال ٹھیک ہے شکریہ۔ میں اب خود ہی اس سے رابطہ کر لوں گا۔ گڈ بائی"۔ فرانسس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہاں سے پچاس میل کے فاصلے پر ایک پہاڑی علاقہ ہے ڈریا۔ وہاں ملٹری کی چھاؤنی ہے وہاں موجود ہے میجر کرشن"...... فرانسس نے کہا۔

"مسٹر فرانسس ہمارے لئے اصل مسئلہ ڈاکٹر عالم شیر کی تلاش کا ہے۔ میجر کرشن ظاہر ہے اسے لے جا رہا تھا تو کسی سرکاری کام کے لئے ہی لے جا رہا ہو گا اور اگر ہم نے اس سے براہ راست رابطہ کیا تو اس نے ہر بات سے انکار کر دینا ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ آپ اس سے ڈاکٹر عالم شیر کے بارے میں یہ معلوم کر لیں کہ وہ کہاں ہے تاکہ ہم واپس جا کر اپنی تنظیم کو رپورٹ دے سکیں لیکن اس سلسلے میں میجر کرشن کو کسی قسم کا شک نہیں پڑنا چاہئے اور معلومات بھی درست ہونی چاہئیں۔ آپ اس کے لئے جو مزید معاوضہ کہیں ہم ادا

کرنے کے لئے تیار ہیں"...... گراہم نے کہا۔

"ہاں اگر آپ دس ہزار ڈالر دیں تو یہ کام ہو سکتا ہے کیونکہ جو کچھ میں نے معلوم کرنا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ کافرستان حکومت کے مفاد میں نہ ہو اس طرح میں مجرم بھی بن سکتا ہوں"...... فرانسس نے کہا۔

"مجرم تو آپ تب بن سکتے ہیں جب ہم نے اس ڈاکٹر عالم شیر کو کچھ کہنا ہو یا اس کے ساتھ کچھ کرنا ہو۔ ہم نے تو صرف رپورٹ دینی ہے اور ہماری تنظیم پارٹی کو رپورٹ دے کر فارغ ہو جائے گی۔ اس کے بعد پارٹی جانے اور ڈاکٹر عالم شیر جانے اس لئے آپ کسی طرح بھی مجرم نہیں بنیں گے البتہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ میجر کرشن کو کسی قسم کا شک پڑ جائے اور وہ حکومت کو کہہ کر ڈاکٹر عالم شیر کو اس کے موجودہ مقام سے کسی اور جگہ شفٹ کر دے اس طرح ہماری تنظیم کی رپورٹ غلط ہو جائے گی اور یہ بات ہم نہیں چاہتے جہاں تک دس ہزار ڈالر کا تعلق ہے تو یہ بہت بڑی رقم ہے۔ ہم آپ کو اس کام کے لئے پانچ ہزار ڈالر دے سکتے ہیں اگر آپ قبول کر لیں تو ٹھیک ورنہ ہم آپ کو مجبور تو نہیں کریں گے بلکہ یہ پانچ ہزار ڈالر کسی اور کو دے کر یہ کام کرا لیں گے۔ آپ جانتے ہیں کہ پانچ ہزار ڈالر خاصی بڑی رقم ہے"...... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے نوٹ نکال کر انہیں گنا اور فرانسس کے سامنے رکھ دیئے۔

"ٹھیک ہے اب آپ کا اتنا کام کر دیا ہے تو یہ بھی سہی"۔ فرانسس نے رقم اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر رقم جیب میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی کیونکہ لاؤڈر کا بٹن ویسے ہی دبا ہوا تھا۔ اسے آف نہ کیا گیا تھا اس لئے دوسری طرف کی آواز واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

"ڈریا چھاؤنی میں میجر کرشن موجود ہے اس سے میری بات کراؤ"۔ فرانسس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فرانسس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فرانسس نے کہا۔

"میجر کرشن سے بات کریں باس"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ فرانسس بول رہا ہوں"...... فرانسس نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"میجر کرشن بول رہا ہوں فرانسس۔ تمہیں میری یہاں پوسٹنگ کا کیسے علم ہو گیا۔ میں تو چند روز پہلے ہی پہنچا ہوں اور ابھی تک میں نے کسی سے رابطہ نہیں کیا"...... ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے میں حیرت کا عنصر موجود تھا۔

"میری کرنل شیر سنگھ سے بات ہوئی تھی۔ اس نے بتایا تھا"۔ فرانسس نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ بہرحال کیسے فون کیا ہے"...... میجر کرشن نے کہا۔

"تمہارے لئے میرے پاس ایک خاص تحفہ ہے۔ انتہائی صحت مند اور خوبصورت پہاڑی لڑکی جو تمہاری ہر طرح کی خدمت کے لئے تیار ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری شرائط کے مطابق بھی ہے"۔ فرانسس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ میں بھی یہاں آکر سوچ رہا تھا کہ اس سلسلے میں کس سے رابطہ کروں۔ تمہارا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا پھر کب ملاقات کرا رہے ہو اس سے"...... میجر کرشن نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"جب تم کہو اور جہاں تم کہو۔ لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ مجھے اس لڑکی کو خدمت کے لئے تیار کرنے کے لئے خاصی بڑی رقم خرچ کرنا پڑی ہے"...... فرانسس نے کہا۔

"تمہاری اسی یہودی ذہنیت سے مجھے چڑ ہے۔ دولت کے پیچھے تم واقعی پاگل ہو۔ بہرحال مل جائے گی تمہیں رقم اور بولو"...... میجر کرشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے تو پھر لڑکی بھی تمہیں مل جائے گی۔ بولو کہاں بھجواؤں اسے اور کب"...... فرانسس نے کہا۔

"یہیں چھاؤنی کے قریب ہی گاؤں میں اس کو رکھنے کا بندوبست کرنا ہو گا مجھے۔ بہرحال ہو جائے گا۔ میں کل تمہیں فون کروں گا۔

میجر کرشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو۔ ویسے ایک بات تو بتاؤ۔ تقریباً ایک ماہ پہلے میں ایک کاروباری سلسلے میں کالو گیا ہوا تھا وہاں میں نے تمہیں جیپ میں بیٹھے جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے تمہیں آوازیں بھی دیں، ہاتھ ہلائے لیکن تم نے توجہ ہی نہ کی پھر میں نے تمہاری واپسی کا بھی انتظار کیا لیکن تم واپس نہیں آئے۔ تمہاری جیپ کے پیچھے دو اور جیپیں تھیں جن میں سے ایک جیپ میں تو فوجی تھے جبکہ ایک جیپ میں ایک مقامی آدمی اور ایک غیر ملکی موجود تھا۔ شاید تم انہیں ماہانی چھوڑنے جا رہے تھے لیکن ماہانی تو قریب کا علاقہ تھا اس لئے میں نے تمہاری واپسی کا کافی انتظار کیا لیکن تم واپس ہی نہیں آئے"...... فرانسس نے کہا۔

"میں ماہانی نہیں جا رہا تھا بلکہ ماہانی سے آگے ایک علاقہ ہے گنپت پور۔ وہاں حکومت کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے وہاں جا رہا تھا۔ وہ دونوں سائنسدان تھے انہیں وہاں پہنچانا تھا اس لئے میری واپسی تو دوسرے روز ہوئی تھی"...... میجر کرشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے پھر کل مجھے کال کر کے جگہ بتا دینا۔ میں لڑکی وہاں بھجوا دوں گا لیکن رقم کب ملے گی"۔ فرانسس نے کہا۔

"رقم بھی مل جائے گی۔ مرو نہیں۔ پہلے بھی تو میں نے تم سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا ہے"...... میجر کرشن نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے شکریہ۔ گڈ بائی"...... فرانسس نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا آپ کے پاس اس علاقے کا نقشہ ہو گا تاکہ میں اس گنپت پور کو مارک کر لوں۔ مجھے اپنی رپورٹ میں اس کی واضح نشاندہی کرنا ہو گی"...... گراہم نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ آپ یہاں ہوٹل میں ہی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نقشہ آپ کو بھجوا دیتا ہوں"...... فرانسس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس تعاون کا شکریہ"۔ گراہم نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ جینی اس دوران مسلسل خاموش رہی تھی۔ وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں مصافحہ کر کے اس کے دفتر سے باہر آ گئے۔

"اچھی خاصی رقم خرچ کرنی پڑ گئی ہے لیکن معلومات حتمی مل گئی ہیں"...... کمرے میں پہنچتے ہی جینی نے کہا۔

"رقم کی فکر مت کرو۔ واپسی میں مع سود وصول کر لوں گا لیکن جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ ویسے شاید کبھی بھی معلوم نہ ہو سکتا"۔ گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب کیا گنپت پور جانا ہو گا"...... جینی نے کہا۔

"ہاں اب ہمیں اس لیبارٹری کا علم ہو گیا ہے۔ اب یہاں سے کوئی گائیڈ اور جیپ لے کر ہم وہاں جائیں گے اور پھر مشن مکمل ہو جائے گا"...... گراہم نے کہا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ناٹران کے خفیہ آفس میں عمران اپنے ساتھیوں جولیا، صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر سمیت موجود تھا۔ وہ ایک گھنٹہ پہلے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے دارالحکومت پہنچے تھے۔ کاغذات کے لحاظ سے وہ سب ایکریمی سیاح تھے اور ان سب نے میک اپ بھی ایکریمین ہی کیا ہوا تھا۔ ایئرپورٹ سے وہ سیدھے ناٹران کے اس خفیہ پوائنٹ پر پہنچے تھے۔

"تمہاری رپورٹ کے مطابق گراہم اور جینی گاشار ہوٹل میں گئے۔ انہوں نے وہاں سوٹ بک کرایا۔ وہ ہوٹل کے مالک فرانسس سے ملے اس کے بعد انہوں نے ایک مقامی آدمی کے ذریعے پہاڑی راستوں پر چلنے والی جیپ حاصل کی اور وہ دونوں اس مقامی آدمی کے ساتھ کاہو چلے گئے ہیں لیکن کاہو سے آگے وہ کہاں گئے ہیں۔ اس کا علم نہیں ہو سکا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے کوشش کی ہے کہ کاہو کے بعد ان کا کھوج لگا سکوں لیکن ان کی جیپ کاہو میں موجود ہے اور وہ مقامی آدمی اور وہ دونوں وہاں موجود نہیں ہیں اور کسی کو بھی علم نہیں کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ کاہو کے ایک چھوٹے سے ہوٹل کے احاطے میں ان کی جیپ موجود ہے۔ اس ہوٹل کی انتظامیہ کے مطابق انہوں نے وہاں کھانا کھایا اور پھر ٹہلنے کا کہہ کر وہ پیدل ہوٹل سے نکلے اور اس کے بعد واپس نہیں آئے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"تم نے یہ معلوم کیا کہ گاشار ہوٹل سے انہیں کاہو جانے کی ضرورت کیوں پڑی"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن انہوں نے وہاں صرف ہوٹل کے کارمن نژاد مالک فرانسس کے آفس جا کر اس سے ملاقات کی اور پھر چلے گئے۔ اس کے علاوہ اور کسی سے نہیں ملے۔ فرانسس نے بتایا ہے کہ وہ اس سے ملنے آئے تھے۔ وہ ڈاکٹر عالم شیر کے بارے میں پوچھ رہے تھے اور فرانسس نے انہیں بتایا کہ ڈاکٹر عالم شیر اس کے پاس آیا تھا۔ وہ کارمن جانے کے لئے کاغذات تیار کرانا چاہتا تھا۔ ہوٹل کے مالک کے لئے کارمن کے کسی آدمی کی ٹپ اس کے پاس تھی۔ اس نے بھاری رقم لے کر اسے کاغذات بنوا دیئے اور وہ دارالحکومت چلا گیا۔ اس کے بعد اس نے چند روز پہلے ڈاکٹر عالم شیر کو کاہو میں ایک ہوٹل میں دیکھا تھا اور یہی بات اس نے گراہم کو بتا دی اور گراہم چلا گیا"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"یہ معلومات کس نے حاصل کی ہیں۔ کیا تم خود وہاں گئے تھے یا فیصل جان کو بھیجا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"گاشار میں میرا ایک آدمی موجود ہے۔ انتہائی بااعتماد اور تیز آدمی ہے اس کے ذریعے یہ معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ اس کے بعد میں خود بھی ہیلی کاپٹر کے ذریعے کاہو گیا تھا"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہاں ہیلی کاپٹر سروس جاتی ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"پہاڑی علاقوں کی سیاحت کے لئے ہیلی کاپٹر مل جاتے ہیں"۔ ناٹران نے جواب دیا۔

"تو پھر ایک ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرو۔ ہمیں پہلے گاشار جانا ہو گا۔ میں خود اس فرانسس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے آپ کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ فرانسس کے بارے میں مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے رپورٹ ملی ہے کہ وہ دارالحکومت آیا ہوا ہے۔ یہاں بھی اس کا ہوٹل ہے۔ فریکسو ہوٹل۔ مجھے پہلے ہی خیال تھا کہ ہو سکتا ہے کہ آپ فرانسس سے بات کرنا چاہیں اس لئے میں نے اپنے آدمی سے کہہ دیا تھا کہ وہ فرانسس کو چیک کرتا رہے"...... ناٹران نے کہا۔

"آؤ تنویر۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ ذرا اس فرانسس سے دو دو باتیں

کر لیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہم ساتھ نہ چلیں"...... جولیا نے کہا۔

" ڈائریکٹ اور ان ڈائریکٹ دونوں ایکشنوں کی موجودگی میں مزید کسی ایکشن کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد ناٹران کی کار میں سوار عمران اور تنویر اس خفیہ پوائنٹ سے نکل کر فریکسو ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان دونوں نے میک اپ تبدیل کر لئے تھے۔ اب وہ مقامی میک اپ میں تھے۔ ناٹران کو عمران نے ساتھ نہ لیا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر تنویر تھا۔ عمران کو چونکہ فریکسو ہوٹل کے محل وقوع کا علم تھا اس لئے وہ اطمینان سے کار چلاتا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

" وہاں اس سے لمبی باتیں نہ چھیڑ دینا۔ تمہاری یہ عادت مجھے پسند نہیں ہے"...... تنویر نے کہا۔

" اور کون کون سی عادتیں ناپسند ہیں۔ وہ بھی بتا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر اس کی بات کا مطلب سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب کیا بتاؤں۔ تم خود سمجھ دار ہو"...... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" چلو اپنی بات نہ بتاؤ۔ یہ بتاؤ کہ جولیا کو میری کون کون سی عادتیں ناپسند ہیں"...... عمران نے کہا۔

" کوئی ایک ہو تو بتاؤں"...... تنویر نے جواب دیا اور عمران تنویر کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" اور تمہاری کون کون سی عادتیں جولیا کو ناپسند ہیں۔ چلو ان کی تعداد گنوا دو۔ وہ تو بہرحال مجھ سے کم ہی ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

" میری صرف ایک عادت جولیا کو پسند نہیں ہے"...... تنویر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اچھا۔ وہ کون سی"...... عمران نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

" یہ کہ میں تمہاری طرح اس کی خوشامد نہیں کرتا"...... تنویر نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ میں اس کی خوشامد کرتا ہوں"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تو اور کیا"...... تنویر نے جواب دیا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ جولیا میں کوئی خوبی نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب۔ یہ میں نے کب کہا ہے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" خوشامد کا مطلب تو یہی ہوتا ہے کہ جس میں خوبی نہ ہو لیکن اسے بتایا جائے کہ تم میں یہ خوبیاں ہیں اور وہ خوبیاں ہیں"۔ عمران

نے کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میرا مطلب تم بہرحال اچھی طرح سمجھتے ہو اس لئے کسی بحث کی ضرورت نہیں ہے"...... تنویر نے جواب دیا اور اسی لمحے عمران نے کار فریکسو ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور اسے پارکنگ میں لے جا کر روک دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل میں داخل ہو کر کاؤنٹر پر پہنچ گئے جہاں ایک مقامی لڑکی موجود تھی۔ ہال آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا لیکن ہال میں موجود افراد کا تعلق درمیانے طبقے سے تھا۔

"مسٹر فرانسس سے ملنا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر پر موجود لڑکی سے کہا۔

"کیا نام ہے آپ کا"...... لڑکی نے سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نام کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"...... عمران نے جواب دیا تو لڑکی کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"سر۔ کاؤنٹر سے بول رہی ہوں۔ دو صاحبان تشریف لائے ہیں اور آپ سے ملاقات چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ان کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جی بہتر"...... دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اس نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے سپروائزر کو اشارے

سے بلایا۔

"دونوں صاحبان کو باس کے آفس تک چھوڑ آؤ"...... لڑکی نے سپروائزر سے کہا۔

"آئیے جناب"...... سپروائزر نے کہا اور پھر وہ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچ گئے۔ تیسری منزل کی راہداری کے آخر میں ایک کمرے کے دروازے کے باہر فرانسس کی نیم پلیٹ موجود تھی۔

"تشریف لے جائیے"...... سپروائزر نے کہا تو عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے تنویر بھی داخل ہوا۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک کارمن نژاد ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ وہ ان دونوں کو دیکھتے ہی بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میرا نام فرانسس ہے"...... اس آدمی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے اور ہمارے چیف شاگل کا تو حکم ہے کہ آپ کو گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر لے آیا جائے اور پھر آپ سے پوچھ گچھ کی جائے لیکن آپ بہرحال معزز آدمی ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی بدنامی نہ ہو اور آپ کو ہیڈ کوارٹر لے جا کر جو کچھ پوچھنا ہے وہ یہیں پوچھ لیا جائے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ بہت شکریہ۔ لیکن میں نے تو کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا کہ سیکرٹ سروس کو مجھ سے پوچھ گچھ کی ضرورت پڑے"۔ فرانسس نے جواب دیا۔

"آپ نے بہت بڑا جرم کیا ہے مسٹر فرانسس اور مجھے یقین ہے کہ یہ سب کچھ آپ نے صرف دولت کے لالچ میں کیا ہوگا اور اس جرم کی سزا موت بھی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو فرانسس کا جسم بے اختیار کانپنے لگا۔ اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مم۔ مم۔ میں نے جرم کیا ہے۔ نہ۔ نن۔ نہیں جناب"۔ فرانسس نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ انتہائی خوفزدہ نظر آرہا تھا۔

"ڈاکٹر عالم شیر کے بارے میں آپ نے ایکریمیا کے ایک ایجنٹ گراہم کو معلومات مہیا کی ہیں گاشار ہوٹل میں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ وہ۔ وہ تو۔ وہ تو......" فرانسس نے کچھ کہنا چاہا لیکن خوف کی شدت سے اس سے فقرہ مکمل نہ ہو سکا اور وہ خاموش ہو گیا۔

"مسٹر فرانسس۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ آپ نے دولت کی وجہ سے ایسا کیا ہوگا کیونکہ آپ کا چہرہ دیکھ کر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ بے حد لالچی طبیعت کے مالک ہیں۔ ہمیں قیافہ شناسی باقاعدہ سکھائی جاتی ہے لیکن اگر آپ مجھے وہ سب کچھ بتا دیں جو آپ نے اسے بتایا ہے تو میں چیف شاگل کو رپورٹ دے سکتا ہوں کہ آپ نے

سیکرٹ سروس سے تعاون کیا ہے اس طرح آپ کی جان بھی بچ جائے گی اور آپ کی دولت بھی۔ لیکن یہ خیال رہے کہ سیکرٹ سروس کو پہلے سے ہی بہت کچھ معلوم ہے اس لئے اگر آپ نے کچھ چھپانے کی کوشش کی یا غلط بیانی کی تو پھر آپ کے لئے معافی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہے گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"آپ۔ کیا آپ واقعی معاف کر دیں گے۔ آپ بے شک وہ ساری دولت مجھ سے لے لیں لیکن مجھے معاف کر دیں"...... فرانسس نے نہ صرف رو دینے والے لہجے میں کہا بلکہ اس نے باقاعدہ ہاتھ بھی جوڑ دیئے۔

"ہمیں دولت کی ضرورت نہیں ہے فرانسس۔ ہمیں صرف ملک کی سلامتی سے غرض ہے۔ ہم اس ایکریمی ایجنٹ گراہم کو پکڑنا چاہتے ہیں اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپ ہمیں پوری تفصیل بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"میں بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ بتا دیتا ہوں"...... فرانسس نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس نے گراہم اور جینی کی آمد سے لے کر ان کے جانے تک ہونے والی گفتگو، کرنل شیر سنگھ اور میجر کرشن سے فون پر ہونے والی بات چیت سب کی تفصیل بتا دی۔

"لیکن وہ گراہم اور جینی کاہو تک تو جیپ پر گئے اور اس کے بعد وہ غائب ہو گئے۔ اگر وہ گنپت پور جاتے تو لامحالہ جیپ پر جاتے جبکہ

جیپ تو کاہو میں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ مجھے معلوم نہیں ہے"...... فرانسس نے جواب دیا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اب آپ واپس گاشار کب جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"میں ایک ہفتے بعد جاؤں گا۔ میں ایک ہفتہ وہاں رہتا ہوں اور ایک ہفتہ یہاں"...... فرانسس نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آپ نے چونکہ تعاون کیا ہے اس لئے ہم آپ کو چھوڑ کر جا رہے ہیں لیکن اس ملاقات کی تفصیل آؤٹ نہیں ہونی چاہئے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو فرانسس بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بب۔ بہت مہربانی جناب۔ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا"۔ فرانسس نے کہا تو عمران مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار واپس ناٹران کے اڈے کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔

"گنپت پور کوئی لیبارٹری ہی ہو گی جہاں انہیں پہنچایا گیا ہو گا"...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گئے۔ ناٹران بھی وہاں موجود تھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ مزید کچھ پتہ چلا"...... ناٹران نے

اشتیاق بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے فرانسس سے ملنے والی تفصیل دوہرا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ گراہم اور جینی گنپت پور گئے ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ کاہو میں انہوں نے جیپ کیوں چھوڑ دی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب گنپت پور انتہائی دشوار گزار علاقہ ہے لیکن بہرحال وہاں نہ صرف جیپیں جاتی رہتی ہیں بلکہ ٹرک بھی جاتے رہتے ہیں۔ وہ لکڑی کی خاصی بڑی مارکیٹ ہے۔ میں بھی کئی بار وہاں جا چکا ہوں"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"بہرحال اب ہمیں فوری طور پر گنپت پور پہنچنا ہے۔ تم ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرو"...... عمران نے کہا تو ناٹران سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ ڈاکٹر عالم شیر اور ڈاکٹر ہیوگو دونوں کافرستانی حکومت کے تحت کام کر رہے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ کافرستان نے یہ سارا کھیل کھیلا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب اگر ایسی بات ہوتی تو اس ڈاکٹر عالم شیر کو بحری سمگلروں کے ذریعے کافرستان کیوں آنا پڑا۔ کافرستانی ایجنٹ

اسے وہاں سے آسانی سے نکال لاتے"...... صالحہ نے کہا۔

"فرانسس نے جو کچھ بتایا ہے اس سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کافرستان نے براہ راست ڈاکٹر عالم شیر سے بات نہیں کی۔ اس کی بات چیت ڈاکٹر ہیوگو سے ہوئی۔ ڈاکٹر ہیوگو نے ڈاکٹر عالم شیر کو تیار کیا ہو گا لیکن اسے یہ نہیں بتایا گیا ہو گا کہ وہ کس ملک کے لئے کام کریں گے۔ اس نے ڈاکٹر عالم شیر سے یہ طے کیا ہو گا کہ وہ کارمن پہنچ جائے اس سلسلے میں اس نے کوئی پلاننگ طے کی ہو گی۔ اس پلاننگ کے تحت ڈاکٹر عالم شیر نواحی قصبے میں اس ڈرائیور کے بارے میں معلوم کرنے گیا جو پہلے ڈاکٹر عالم شیر کا ڈرائیور تھا پھر کارمن جا کر ڈاکٹر ہیوگو کا ڈرائیور ہو گیا اور ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ پلاننگ کے تحت ہوا ہو لیکن اس دوران وہ ڈرائیور عامر عزیز کسی وجہ سے ہلاک ہو گیا تو پھر ڈاکٹر عالم شیر نے بحری سمگلر کی خدمات حاصل کیں۔ ڈاکٹر ہیوگو نے اسے حفظ ماتقدم کے طور پر گاشار ہوٹل کے مالک فرانسس کی ٹپ دے رکھی ہو گی لیکن جب ڈاکٹر عالم شیر وہاں پہنچا اور فرانسس نے ڈاکٹر ہیوگو سے بات کی تو ہیوگو نے ڈاکٹر عالم شیر کو کارمن کی بجائے وہیں رکنے کے لئے کہا اور پھر خود بھی کارمن چھوڑ کر کافرستان پہنچ گیا۔ اس کے بعد انہیں گنپت پور کی لیبارٹری میں لے جایا گیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گراہم اور جینی لامحالہ گنپت پور پہنچے ہوں گے۔ کسی بھی طرح پہنچے ہوں لیکن ایسا نہ ہو کہ وہ ہم سے پہلے ہی ڈاکٹر عالم شیر یا اس کا

فارمولا اڑا لے جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"کافرستان حکومت نے لامحالہ اس لیبارٹری کی حفاظت کا معقول انتظام کیا ہو گا اس لئے اتنی جلدی ان کی کامیابی کا امکان نہیں ہے۔ بہرحال یہ بات تو وہاں پہنچ کر ہی معلوم ہو گی"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کافرستان کے صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے باوقار لہجے میں کہا۔

"جناب پرائم منسٹر صاحب سپیشل روم میں تشریف فرما ہیں"۔ دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بھجوا دیں انہیں"...... صدر نے چونک کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ پرائم منسٹر کی اس طرح اچانک اور بغیر کسی پروگرام کے آمد ظاہر کر رہی تھی کہ کوئی اہم ترین ملکی مسئلہ ہے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کافرستان کے پرائم منسٹر اندر داخل ہوئے تو صدر اخلاقاً اٹھ کھڑے ہوئے۔

"پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے جناب۔ دراصل میں جس

سلسلے میں آیا ہوں اس بارے میں فون پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا"...... رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد پرائم منسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کیا بات ہوئی ہے کہ آپ اس حد تک محتاط ہیں"۔ صدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مصنوعی ایندھن کے سلسلے میں آپ نے مجھے جو مشورہ دیا تھا اس پر مکمل عملدرآمد ہو چکا ہے اور میں اس سلسلے میں آیا ہوں کہ اب اس فارمولے کی ٹیپ کہاں محفوظ کی جائے"...... پرائم منسٹر نے کہا تو صدر بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ تفصیل بتائیے"...... صدر نے کہا۔

"ڈاکٹر عالم شیر اور ڈاکٹر ہیوگو سمیت گنیت پور لیبارٹری کے تمام ڈاکٹروں اور عملے کو اس انداز میں ہلاک کر دیا گیا ہے کہ جیسے یہ کارروائی دشمن ایجنٹوں نے کی ہو۔ فارمولا ان سے حاصل کر لیا گیا ہے اور وہ مجھے پہنچا دیا گیا ہے۔ اب رسمی طور پر ملٹری انٹیلی جنس وہاں انکوائری کر رہی ہے"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"کتنے آدمی ہلاک ہوئے ہیں"...... صدر نے پوچھا۔

"ڈاکٹر عالم شیر اور ڈاکٹر ہیوگو کے علاوہ بارہ افراد جن میں دو سیکورٹی کے آدمی تھے جبکہ پانچ سائنسدان اور پانچ ان کے اسسٹنٹ تھے"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"آپ نے فارن سروس کے چیف سے معلوم کیا ہے کہ پاکیشیائی

ایجنٹ کیا کر رہے ہیں"...... صدر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نے رپورٹ لی ہے اور اس رپورٹ کے مطابق علی عمران اچانک اپنے فلیٹ سے غائب ہو گیا ہے جس کے بعد اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لامحالہ کافرستان کسی بھی روپ میں پہنچ گئے ہوں گے لیکن اب وہ ٹکریں مارتے رہ جائیں گے۔ انہیں یہ اہم فارمولا نہیں مل سکے گا"۔ پرائم منسٹر نے فاتحانہ لہجے میں کہا اور صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ فارمولا وہاں سے حاصل کر کے آپ تک کس نے پہنچایا ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل پرشاد نے جناب"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"اور اس کارروائی میں کتنے افراد نے حصہ لیا ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"آٹھ افراد نے"...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کے بارے میں کیا فیصلہ کیا گیا ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"سوائے چیف کے باقی آٹھ افراد کو دور دراز کے علاقوں میں تعینات کر دیا گیا ہے"...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اس بار واقعی آپ نے ہر راستہ بند کر دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس فارمولے کو آپ اٹیمک سٹور میں رکھوا دیں۔ اس وقت وہ سٹور کافرستان کا سب سے محفوظ سٹور ہے"...... صدر نے کہا تو

پرائم منسٹر صاحب بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ نے واقعی انتہائی محفوظ سٹور کا نام لے دیا ہے جناب ورنہ میں سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ اسے کہاں رکھا جائے۔ ایک بار تو میں نے سوچا تھا کہ اسے پرائم منسٹر ہاؤس میں رکھا جائے پھر میں نے سوچا کہ اسے پریذیڈنٹ ہاؤس کے سیف والٹ میں رکھا جائے لیکن پھر میں نے یہ ارادہ بدل دیا کیونکہ ان دونوں جگہوں پر مخالفوں کے ایجنٹ موجود ہو سکتے ہیں۔ ملٹری انٹیلی جنس کے سٹور اور ایسے ہی کئی اور سٹور بھی ذہن میں آئے حتیٰ کہ میں نے اسے قومی عجائب گھر میں رکھوانے کا بھی سوچا اور کسی بینک لاکر میں بھی لیکن کوئی جگہ میری سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اٹیمک سٹور کا تو میرے ذہن میں خیال ہی نہ آیا تھا۔ ویری گڈ جناب۔ آپ کی ذہانت کو میں حقیقتاً خراج تحسین پیش کرتا ہوں"...... پرائم منسٹر نے کہا تو صدر کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"شکریہ۔ دراصل مجھے سب سے زیادہ پریشانی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حرکت میں آنے سے لاحق ہوئی ہے۔ یہ لوگ واقعی ناممکن کو ممکن بنا لیتے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر انہیں علم بھی ہو جائے تب بھی یہ لوگ اٹیمک سٹور تک کسی صورت بھی نہ پہنچ سکیں گے"...... صدر نے جواب دیا۔

"انہیں علم ہی نہ ہونے دیا جائے گا جناب۔ میں سرکاری دورہ

کروں گا اور پھر وہاں کے انچارج کے علاوہ اور کسی کو علم نہ ہو گا کہ یہ فارمولا سٹور میں پہنچا دیا گیا ہے یا نہیں"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا اور صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ جناب اب مجھے اجازت"...... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو صدر بھی اخلاقاً اٹھے اور انہیں کمرے کے دروازے تک چھوڑ آنے اور پھر پرائم منسٹر کے جانے کے بعد وہ واپس جا کر اپنی کرسی پر بیٹھے اور انہوں نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"فارن سروس کے کرنل سورج داس سے بات کراؤ"...... صدر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ کرنل سورج داس لائن پر ہیں جناب"...... ملٹری سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بات کراؤ"...... صدر نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں کرنل سورج داس بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل سورج داس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں آخری

اور حتمی رپورٹ کیا ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"جناب مجھے پاکیشیا سے رپورٹ ملی ہے اور اس رپورٹ کے مطابق دو عورتوں اور چار مردوں کا ایک گروپ جو ایکریمنز تھے پاکیشیا سے کافرستان چارٹرڈ طیارے سے آئے ہیں۔ اس گروپ پر عمران اور اس کے ساتھی ہونے کا شک ظاہر کیا گیا ہے کیونکہ ان میں ایک عورت کا قدوقامت اور جسامت وغیرہ عمران کی ساتھی سوئس عورت مس جولیا جیسا تھا جبکہ عمران کے قدوقامت کا ایک ایکریمی بھی اس گروپ میں شامل تھا۔ اس کے علاوہ باقی تین مردوں کے مخصوص قدوقامت بھی یہی ظاہر کرتے تھے کہ وہ سیکرٹ سروس کے ارکان ہو سکتے ہیں۔ ان کے کوائف کی رپورٹ بھی میرے پاس پہنچ گئی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق میں نے دارالحکومت کے سپیشل ایئرپورٹ سے معلوم کیا ہے تو معلوم ہوا ہے کہ یہ گروپ یہاں پہنچا تو ہے لیکن اس کے بعد اس کا علم نہیں ہو سکا۔ میں نے اپنے طور پر یہاں کے تمام بڑے ہوٹلوں سے معلوم کیا ہے لیکن وہ کسی ہوٹل میں بھی نہیں ٹھہرے"...... کرنل سورج داس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچ چکی ہے"۔ صدر نے کہا۔

"اس رپورٹ سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے جناب"...... کرنل سورج داس نے جواب دیا۔

"بہرحال اب وہ خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے"۔ صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا کیونکہ انہیں مکمل یقین تھا کہ اٹیمک سٹور میں فارمولا ہر لحاظ سے محفوظ رہے گا۔ وہ وہاں کے حفاظتی انتظامات سے بخوبی واقف تھے۔

گراہم اور جینی مقامی آدمی جگناتھ کے ساتھ ایک جیپ میں پہاڑی علاقے کاہو پہنچ گئے تھے۔ وہ تینوں کھانا کھانے کے لئے اس ہوٹل میں آئے تھے۔ جگناتھ کا پتہ گراہم نے ایک ویٹر کے ذریعے حاصل کیا تھا اور جگناتھ سے ملنے کے بعد گراہم کو معلوم ہو گیا تھا کہ جگناتھ اس علاقے کا رہائشی ہے تو اس نے اسے بطور گائیڈ اپنے ساتھ رکھ لیا تھا اور اسے پیشگی کے طور پر بھاری معاوضہ بھی دے دیا تھا۔

"جگناتھ ہمیں گنپت پور پہنچنے میں مزید کتنا وقت لگے گا"۔ گراہم نے کھانے کے دوران جگناتھ سے پوچھا۔

"جناب مزید چھ گھنٹوں کا سفر ہے"۔۔۔ جگناتھ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ جیپ بھی وہی ڈرائیو کر رہا تھا۔

"کیا تم خاص گنپت پور کے رہنے والے ہو یا اس کے آس پاس کے کسی علاقے کے رہنے والے ہو"...... گراہم نے پوچھا۔

"گنپت پور میری جائے پیدائش ہے جناب اور میں وہیں پلا بڑھا ہوں۔ ہمارے آباؤاجداد شروع سے اس علاقے میں رہتے چلے آرہے ہیں۔ وہاں ہم لکڑی کی کٹائی کا کام کرتے ہیں"...... جگناتھ نے جواب دیا۔

"پھر تم وہاں سے چلے کیوں آئے تھے"...... گراہم نے پوچھا۔

"جناب لکڑی کی کٹائی کا ٹھیکیدار انتہائی ظالم آدمی تھا۔ وہ ہماری مزدوریاں رکھ لیتا تھا۔ میں شروع سے ہی مزاج کا گرم ہوں اور میں اس سے لڑ پڑا جس پر اس نے مجھے اپنے آدمیوں سے اس قدر پٹوایا کہ میں مرنے کے قریب ہو گیا تو میرا باپ مجھے وہاں سے کاشار لے آیا۔ یہاں کئی ہفتے علاج ہوتا رہا پھر میں ٹھیک ہو گیا لیکن پھر میں واپس نہیں گیا اور یہیں کاشار میں ہی میں نے ملازمت کر لی"۔ جگناتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں وہاں سے آئے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے"...... گراہم نے پوچھا۔

"جناب چار سال ہو گئے ہیں"...... جگناتھ نے جواب دیا۔

"وہاں گنپت پور میں ایک سائنسی لیبارٹری ہے جہاں سائنسدان کام کرتے ہیں۔ کیا تم اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ گراہم نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نے اس لیبارٹری کی تعمیر میں حصہ لیا ہوا ہے۔ ایک غیر ملکی صاحب نے اسے بنوایا تھا۔ وہ معاوضہ کافی زیادہ دیتا تھا

اس لئے میں نے وہاں کام کیا ہے۔ مجھے معلوم ہے وہ گنپت پور کے شمال مشرق میں ایک وادی میں زمین کے نیچے بنائی گئی ہے لیکن وہاں تو فوج کا پہرہ ہوتا ہے جناب۔ چاروں طرف پہاڑیوں پر فوج کی چوکیاں ہیں جبکہ وہاں وادی میں بھی فوج ہوتی ہے اور جس درے سے اس وادی میں داخل ہوا جا سکتا ہے اس درے کے باہر بھی باقاعدہ فوج کی چیک پوسٹ بنی ہوئی ہے اور وہاں کسی مقامی یا غیر مقامی کو کسی صورت بھی داخلے کی اجازت نہیں ہے جناب"۔ جگناتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر جگناتھ کیا تم اتنی رقم کمانا چاہتے ہو کہ تمہیں باقی ساری عمر ملازمت کرنے کی ضرورت نہ رہے"...... گراہم نے کہا تو جگناتھ بے اختیار چونک پڑا۔

"جی صاحب۔ کس کا دل نہیں چاہتا بھاری رقم کمانے کے لئے"۔ جگناتھ نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"دیکھو۔ میں تمہیں دس ہزار ڈالر دے سکتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ دس ہزار ڈالر تمہاری مقامی کرنسی میں کتنی رقم ہوتی ہے"۔ گراہم نے کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ یہ اتنی دولت ہے کہ واقعی مجھے ساری عمر کام نہیں کرنا پڑے گا۔ لیکن"...... جگناتھ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں حلف دینا ہو گا کہ تم اس راز کو کسی پر آؤٹ نہیں کرد

گے اور ہم سے مکمل تعاون کرو گے چاہے یہ کام ملک کے خلاف ہی کیوں نہ ہو"...... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے نوٹوں کا ایک بنڈل نکال کر اپنے سامنے رکھ لیا۔ جگناتھ کی نظریں اس طرح نوٹوں سے چپک گئیں جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی جگناتھ نے ایک ہاتھ اٹھایا اور باقاعدہ حلف دینا شروع کر دیا۔ وہ کسی دیوی کا نام لے کر حلف دے رہا تھا۔

"گڈ۔ اب سنو اس لیبارٹری کے اندر پاکیشیا کا ایک سائنسدان ڈاکٹر عالم شیر کام کر رہا ہے اور ہم نے اس سے ایک فارمولا حاصل کرنا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"لیکن جناب وہاں تو فوج موجود ہے۔ پھر"...... جگناتھ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اسی بات کے لئے تو تمہیں بڑی رقم دی جا رہی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ لیبارٹری کے کئی خفیہ راستے رکھے جاتے ہیں چونکہ تم نے اس لیبارٹری کی تعمیر کے سلسلے میں کام کیا ہے اس لئے تم ایسے راستوں کے بارے میں بتا سکتے ہو"...... گراہم نے کہا۔

"نہیں جناب۔ اس کا کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے"...... جگناتھ نے جواب دیا۔

"اچھا۔ پھر ایسا ہے کہ تم مجھے کسی ایسے راستے سے لے جاؤ کہ ہم فوج کی نظروں میں آئے بغیر لیبارٹری میں داخل ہو سکیں"۔ گراہم

نے کہا تو جگناتھ خاموش ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سوچ رہا ہو۔

"جناب ایک راستہ ہے تو سہی لیکن وہاں لیبارٹری کے دروازے پر بھی فوج ہو گی اور چاروں طرف پہاڑی چوٹیوں پر بھی اس لئے جیسے ہی ہم اس وادی میں داخل ہوں گے ہمیں چیک کر لیا جائے گا اس لئے ہم آخر کس طرح بغیر کسی کو معلوم ہوئے اندر داخل ہو سکتے ہیں"...... جگناتھ نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وادی میں بہرحال پتھر اور چٹانیں تو ہوں گی۔ ہم ان کی اوٹ لے لیں گے اور وہاں موجود فوجیوں کی تم فکر مت کرو۔ اصل مسئلہ اس میں داخلے کا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"وادی میں داخلے کا ایک ایسا خفیہ راستہ مجھے معلوم ہے جسے گو بند کر دیا گیا ہے لیکن میں پھر بھی اس وادی میں اس راستے سے داخل ہو سکتا ہوں لیکن اس کے بعد کیا ہو گا یہ آپ کا کام ہو گا"...... جگناتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے ہی ہم وادی میں داخل ہوں گے یہ رقم تمہاری ہو جائے گی"...... گراہم نے کہا اور نوٹوں کا بنڈل اٹھا کر اس نے جیب میں ڈال لیا۔

"پھر ہمیں یہاں سے پیدل جانا ہو گا۔ جیپ یہیں چھوڑنا ہو گی"...... جگناتھ نے کہا۔

"کیوں"...... گراہم نے چونک کر پوچھا۔

"جناب۔ جیپ پر ہم جیسے ہی عنایت پور پہنچیں گے ہمیں وہاں فوجی مارک کر لیں گے۔ اس کے بعد ہماری نگرانی کی جائے گی اور اگر ہم عنایت پور کی شہری حدود سے باہر نکلے تو ہمیں روک لیا جائے گا اور ہم اس خفیہ راستے تک کسی صورت بھی نہ پہنچ سکیں گے"۔ جگناتھ نے کہا۔

"لیکن وہاں تک ہم پیدل کیسے جا سکیں گے۔ اگر چھ گھنٹے جیپ میں لگ سکتے ہیں تو پیدل جانے میں تو کئی دن لگ جائیں گے جبکہ ہمارے ساتھ ایک عورت بھی ہے"...... گراہم نے کہا۔

"جناب۔ جیپ کا راستہ چھ گھنٹوں کا ہے کیونکہ ہمیں سڑک کے ذریعے جانا ہے جو بل کھاتی ہوئی جاتی ہے لیکن اگر ہم پیدل چلیں تو زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں میں وہاں پہنچ سکتے ہیں"...... جگناتھ نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ پھر ہوٹل والوں کو کہہ دیں گے کہ وہ ہماری واپسی تک اس جیپ کا خیال رکھیں"...... گراہم نے کہا۔

"نہیں جناب۔ اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ ہم پیدل کہیں جا رہے ہیں تو وہ لامحالہ اس کی اطلاع فوج کے مخبروں کو دے دیں گے یہاں اس بارے میں بہت پوچھ گچھ رہتی ہے۔ آپ فکر نہ کریں یہ جیپ کہیں نہیں جاتی"...... جگناتھ نے کہا تو گراہم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ویٹر کو بلا کر اسے بل دینے کے ساتھ ساتھ خاصی بڑی ٹپ بھی دے دی اور پھر وہ ہوٹل سے نکل کر باہر احاطے

میں آئے اور ٹہلنے کے انداز میں احاطے سے نکل آئے لیکن باہر آتے ہی گراہم رک گیا۔

"کیا ہوا جناب"...... جگناتھ نے چونک کر پوچھا۔

"جیپ میں سیاہ رنگ کا بڑا تھیلا موجود ہے وہ لے آؤ۔ اس میں ہمارا اسلحہ اور سامان ہے"...... گراہم نے کہا۔

"آپ سامنے ڈھلان پر چلیں میں لے آتا ہوں"...... جگناتھ نے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ گراہم اور جینی آگے بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد جگناتھ واپس آ گیا۔ اس نے وہ سیاہ تھیلا اپنی کمر پر باندھ رکھا تھا اور پھر وہ جگناتھ کی رہنمائی میں آگے بڑھتے رہے۔ گو راستہ بے حد دشوار گزار تھا لیکن بہرحال وہ اسے طے کرتے رہے۔ راستے میں جینی کی وجہ سے وہ دو جگہوں پر رکے بھی ہی اس طرح تین گھنٹوں کے تھکا دینے والے سفر کے بعد وہ ایک پہاڑی کے دامن میں پہنچ گئے۔

"صاحب یہاں سے اب ہمیں ایک کریک کے اندر چلنا ہو گا ورنہ جیسے ہی ہم اس پہاڑی سے آگے بڑھیں گے چیک پوسٹ والے ہمیں چیک کر لیں گے"...... جگناتھ نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا ہم لیبارٹری تک پہنچ چکے ہیں"...... گراہم نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں صاحب۔ بس دس پندرہ منٹ کے سفر کے بعد ہم وادی میں داخل ہو جائیں گے"...... جگناتھ نے کہا تو گراہم نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ جگناتھ کی رہنمائی میں ایک تنگ سے قدرتی کریک

میں داخل ہوئے اور پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد یہ کریک آگے سے چٹان سے بند ہو گیا۔

"اب کیا ہو گا"...... گراہم نے چونک کر پوچھا۔

"یہ راستہ فوجیوں نے بند کیا ہے لیکن ایک اور راستہ موجود ہے۔ آئیے"...... جگناتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور کچھ اوپر ایک سوراخ کے کنارے پر ہاتھ جما کر اس نے ایک جھٹکے سے اپنے جسم کو اوپر اٹھایا اور پھر وہ گھسٹتا ہوا اس سوراخ میں غائب ہو گیا۔

"آؤ جینی میں تمہیں اوپر اٹھاؤں"...... گراہم نے جینی سے کہا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آگے بڑھ کر سوراخ کے نیچے کھڑی ہو گئی۔ گراہم نے دونوں ہاتھ اس کی کمر کے دونوں اطراف میں رکھے اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اس نے جینی کو اٹھا کر اوپر کیا اور پھر جینی بھی گھسٹتی ہوئی اس سوراخ میں غائب ہو گئی تو گراہم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس سوراخ کے کنارے پر جمائے اور اپنے جسم کو بازوؤں کے بل پر اوپر اٹھا لیا۔ یہاں واقعی ایک تنگ سا سوراخ تھا جس میں وہ گھسٹ کر آگے بڑھ سکتے تھے اور پھر گراہم بھی گھسٹتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جینی اور جگناتھ دونوں آگے کرالنگ کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ چند لمحوں بعد یہ سوراخ ختم ہو گیا۔ اب دوسری طرف سے روشنی اندر آ رہی تھی۔ وہاں پہنچ کر جگناتھ اور جینی رک گئے۔ گراہم بھی کرالنگ کرتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔

"کیا ہوا"...... اس نے جگناتھ سے پوچھا۔

"جناب۔ دوسری طرف وادی ہے۔ ہم زمین سے بارہ فٹ کی بلندی پر موجود ہیں لیکن جیسے ہی ہم باہر کودیں گے وادی میں موجود فوجی ہمیں چیک کر لیں گے اور اوپر چیک پوسٹ سے بھی ہمیں چیک کر لیا جائے گا"...... جگناتھ نے کہا۔

"ٹھہرو مجھے دیکھنے دو۔ تم دونوں پیچھے ہٹ جاؤ"...... گراہم نے کہا اور پھر وہ دونوں سمٹ کر سائیڈوں میں ہو گئے تو گراہم آگے بڑھا اور اس نے سر باہر نکال کر جھانکا۔ اسے دور زمین کا ایک حصہ کسی صندوق کی طرح اٹھا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے باہر دو مسلح فوجی موجود تھے لیکن ان کی پشت ان کی طرف تھی۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان کے علاوہ اور کوئی فوجی نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس نے سامنے والے پہاڑ کی چوٹی کو دیکھا وہاں چیک پوسٹ موجود تھی۔

"جینی۔ جگناتھ کے پاس تھیلے میں دوربین موجود ہے وہ مجھے نکال کر دو"...... گراہم نے کہا تو چند لمحوں بعد اسے دوربین مل گئی۔ اس نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور چیک پوسٹ کو دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ چیک پوسٹ خالی تھی اور وہاں کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔

"اوہ۔ اوہ یہاں کوئی گڑبڑ ہے۔ زمین دوز لیبارٹری کا راستہ بھی کھلا ہوا ہے اور چیک پوسٹ بھی خالی ہے۔ وادی میں بھی صرف دو

فوجی موجود ہیں۔ ان کی پشت ہماری طرف ہے۔ میں نیچے جا رہا ہوں"...... گراہم نے دور بین آنکھوں سے ہٹا کر واپس جینی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اسلحہ تو لے لو"...... جینی نے کہا اور ساتھ ہی ایک مشین پسٹل اس نے گراہم کو دے دیا۔ گراہم نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر گھوم کر اس نے اپنا جسم آہستہ سے سوراخ سے باہر لٹکا دیا۔ اب اس کے صرف ہاتھ کنارے پر جمے ہوئے تھے اور پھر اس نے ہاتھ چھوڑ دیئے۔ ایک ہلکے سے دھماکے سے وہ نیچے گرا اور تیزی سے اچھل کر وہاں موجود ایک چٹان کے پیچھے ہو گیا۔ اس نے ان دونوں مسلح فوجیوں کو گھوم کر ادھر دیکھتے ہوئے چیک کر لیا تھا۔ وہ شاید اس کے نیچے گرنے کے دھماکے کی آواز سن کر گھومے تھے پھر ان میں سے ایک فوجی تیز تیز قدم اٹھاتا ادھر آنے لگا۔

"سوراخ سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ فوجی آ رہا ہے"...... گراہم نے اتنی آواز میں کہا کہ اس کی آواز سوراخ میں موجود جینی اور جگناتھ تک تو پہنچ جائے لیکن اس فوجی تک نہ پہنچ سکے۔ فوجی نے مشین گن کاندھوں سے اتار لی تھی جبکہ دوسرا فوجی بھی اب مڑ کر ادھر ہی دیکھ رہا تھا۔ پھر جیسے ہی فوجی اس چٹان کے قریب پہنچا اچانک گراہم نے اس کی ٹانگ کو پکڑ کر جھٹکا دیا اور وہ چیختا ہوا بے اختیار نیچے گرا ہی تھا کہ گراہم نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دوسرے ہاتھ سے اس گردن پر کھڑی ہتھیلی کا وار کیا اور کڑاک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی

اس فوجی کا تڑپتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... دوسرے فوجی نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ دوڑتا ہوا ادھر آنے لگا۔ اس نے بھی کاندھے سے مشین گن تار لی تھی۔ پھر وہ جیسے ہی قریب آیا گراہم نے چٹان کے پیچھے سے نکل کر اس پر حملہ کر دیا اور دوسرے لمحے وہ فوجی چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر گراہم نے اس کی گردن پر بھی کھڑی ہتھیلی کا وار کیا لیکن یہ وار پہلے سے کم طاقت کا تھا اس لئے کڑاک کی آواز سنائی نہ دی لیکن اس فوجی کا تڑپتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔ گراہم دوڑ کر اس سوراخ کی طرف بڑھا۔

"آؤ جینی۔ چھلانگ لگا دو میں تمہیں سنبھال لوں گا"...... گراہم نے کہا تو جینی کا جسم باہر کو لٹکا اور پھر اس نے ہاتھ چھوڑ دیئے لیکن گراہم نے واقعی بڑے ماہرانہ انداز میں اسے سنبھال لیا۔

"کیا یہ دونوں فوجی ہلاک ہو گئے ہیں"...... جینی نے سنبھلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ ایک کو میں نے صرف بے ہوش کیا ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"میں نیچے آؤں صاحب یا یہیں رہوں"...... جگناتھ نے پوچھا۔

"تم بھی نیچے آ جاؤ۔ جلدی کرو۔ تھیلا بھی لے آؤ"...... گراہم نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی جگناتھ نے بھی سوراخ سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ گراہم نے اسے بھی اسی طرح سنبھال لیا کہ وہ گرنے سے بچ

گیا تھا۔

"دور بین نکالو تاکہ باقی چیک پوسٹس چیک کر لی جائیں"۔ گراہم نے کہا تو جینی نے بیگ جگناتھ سے لے کر اسے کھولا اور اس میں سے دور بین نکال کر گراہم کو دے دی۔ وہ تینوں اب بھی اس بڑی سی چٹان کی اوٹ میں تھے۔ گراہم نے دور بین گلے میں لٹکائی اور پھر وہ چٹان کی اوٹ سے نکل کر دوڑتا ہوا ایک ایسی چٹان کے پیچھے آ گیا جہاں سے وہ چاروں اطراف میں چیکنگ کر سکتا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آ جاؤ۔ ساری چیک پوسٹس خالی ہیں بلکہ درے کے دوسری طرف بھی کوئی نہیں ہے"...... گراہم نے کہا تو جگناتھ اور جینی بھی چٹان کے پیچھے سے نکل آئے۔

"یہ سب کیوں ہے"...... جینی نے کہا۔

"تم جگناتھ کے ساتھ یہیں رکو میں اس لیبارٹری کے کھلے حصے کی طرف جا رہا ہوں"...... گراہم نے کہا اور پھر وہ دوڑتا ہوا اس حصے کی طرف بڑھ گیا جو صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر اٹھا ہوا تھا اور جس کے باہر دونوں فوجی موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ وہاں پہنچ گیا۔ اندر پختہ سڑک نیچے جا رہی تھی جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ اس نے مشین پسٹل جیب سے نکال لیا تھا۔ دور بین البتہ اس کے گلے میں لٹکی ہوئی تھی۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کیونکہ وہاں موجود پراسرار خاموشی کا مطلب

تھا کہ وہاں کوئی بھی موجود نہیں ہے اور پھر جب وہ اس دروازے سے دوسری طرف گیا تو وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ وہاں ایک ہال موجود تھا جس میں مشینری موجود تھی لیکن یہ مشینری پوری طرح تباہ ہو چکی تھی۔ ہال کے فرش اور مشینری پر خون کے دھبے نمایاں تھے۔ گراہم آگے بڑھا اور پھر اس نے پوری لیبارٹری کو گھوم کر دیکھ لیا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا اور تمام مشینری کو اس طرح تباہ کر دیا گیا تھا جیسے ان پر مشین گنوں سے فائرنگ کی گئی ہو۔ وہ واپس مڑا اور پھر دوڑتا ہوا اس سرنگ سے باہر آ گیا۔ اب وہ اس چٹان کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں ایک فوجی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اب وہی فوجی ہی اسے بتا سکتا تھا کہ یہاں کیا ہوا ہے۔

"کیا ہوا گراہم"...... جینی نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کی مشینری تباہ شدہ حالت میں ہے۔ وہاں ہر طرف خون کے دھبے پھیلے ہوئے ہیں اور لیبارٹری میں کوئی آدمی موجود نہیں ہے"...... گراہم نے جواب دیا اور آگے بڑھ کر اس نے بے ہوش پڑے ہوئے فوجی کے چہرے پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر اس فوجی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو گراہم نے اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔ اس فوجی کے منہ سے گھٹی گھٹی سی آوازیں نکل رہی تھیں۔

"یہاں کیا ہوا ہے۔ بولو کیا ہوا ہے یہاں"...... گراہم نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے اس فوجی کے چہرے پر

ایک زوردار تھپڑ جڑ دیا۔ فوجی کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

"بولو کیا ہوا ہے یہاں"...... گراہم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہاں سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ سب"...... فوجی نے اٹک اٹک کر کہا۔

"کس طرح۔ تفصیل بتاؤ۔ پھر مشینری بھی تباہ ہے کس نے ایسا کیا ہے"...... گراہم نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ہم تو عنایت پور میں تھے کہ ہمیں یہاں کال کیا گیا۔ جب ہم یہاں پہنچے تو یہاں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی تھیں اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل پرشاد کا ہیلی کاپٹر یہاں موجود تھا۔ لیبارٹری کا یہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر لاشیں تھیں۔ پھر مجھے پتہ چلا کہ یہاں غیر ملکی ایجنٹوں نے واردات کی ہے۔ لیبارٹری کے تمام سائنسدان ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ مشینری تباہ کر دی گئی ہے۔ چیک پوسٹوں اور پہرے پر موجود تمام فوجی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ چیف صاحب ویسے ہی دورے پر آئے تھے تو یہاں یہ صورت حال تھی پھر ان کے حکم پر اور ہیلی کاپٹر یہاں آ گئے۔ تمام لاشیں ان میں لاد دی گئیں اور ہم دونوں کو یہاں پہرے پر کھڑا کر کے چلے گئے"...... فوجی نے جواب دیا۔

"یہ واردات کب ہوئی"...... گراہم نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"چار پانچ گھنٹے پہلے تو ہمیں بلایا گیا تھا۔ واردات تو اس سے پہلے کی تھی۔ ہمیں تو معلوم نہیں ہے کہ کب ہوئی ہے"...... فوجی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے لاشیں دیکھیں تھیں۔ اس میں پاکیشیائی سائنسدان اور کارمن سائنسدان کی لاشیں بھی تھیں یا نہیں"...... گراہم نے پوچھا۔

"ہاں۔ دو غیر ملکی سائنسدانوں کی لاشیں اندر سے نکالی تھیں اور اٹھارہ مقامی آدمیوں کی"...... فوجی نے جواب دیا تو گراہم نے یکلخت مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور فوجی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"یہ کیا ہو گیا ہے"...... جینی نے کہا۔

"ہم سے پہلے یہاں کوئی واردات کر گیا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ کارروائی اس عمران اور اس کے ساتھیوں نے کی ہو۔ بہرحال مجھے چیک کرنا ہو گا کہ جس فارمولے پر کام ہو رہا تھا اس کا کیا ہوا۔ تم یہیں رکو میں آ رہا ہوں"...... گراہم نے کہا اور واپس لیبارٹری کی طرف بھاگ پڑا۔ لیبارٹری میں داخل ہو کر اس نے اس بار ہر چیز کی تفصیلی تلاشی لی لیکن نہ ہی اسے وہاں سے کوئی کاغذ ملا اور نہ کوئی فائل اور نہ ہی کوئی مائیکرو فلم۔ البتہ ایک جگہ راکھ کا ڈھیر پڑا ہوا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہاں باقاعدہ کاغذات کو آگ لگائی گئی ہے۔

اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر واپس مڑ کر باہر آ گیا۔

"جناب میری رقم"...... جگناتھ نے کہا۔

"ہاں تمہاری رقم بھی دیتا ہوں"...... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ جگناتھ کچھ سمجھتا تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں جگناتھ کے سینے پر پڑیں اور وہ چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"آؤ جینی۔ ہمیں واپس جانا ہے"...... گراہم نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور بیگ اٹھا کر کاندھے پر باندھنے لگا۔

"واپسی کا راستہ"...... جینی نے کہا۔

"میں نے یاد رکھا ہے۔ آؤ"...... گراہم نے کہا اور پھر وہ دونوں تقریباً دوڑتے ہوئے اس درے کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اسی راستے پر واپس چلے جا رہے تھے۔

"یہ کیا ہو گیا ہے۔ اب وہ فارمولا کہاں سے ملے گا"...... جینی نے کہا۔

"دیکھو۔ اب واپس جا کر کچھ معلوم کرنا پڑے گا۔ فی الحال تو ہم ناکام ہو گئے ہیں"...... گراہم نے جواب دیا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گنپت پور کے قصبے سے ایک طرف ہٹ کر ایک مناسب جگہ پر ہیلی کاپٹر اتر گیا تو عمران اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔ ناٹران بھی ان کے ساتھ آیا تھا۔ ہیلی کاپٹر ایک سیاحتی کمپنی کا تھا اور پائلٹ بھی اسی کمپنی کا تھا۔

"اب اس لیبارٹری کو تلاش کرنا ہو گا"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں اس کا انتظام کر کے آیا ہوں عمران صاحب۔ یہاں ایک آدمی ایسا ہے جو معقول رقم پر معلومات فراہم کرتا ہے اور اسے اس علاقے میں خاصا باخبر سمجھا جاتا ہے۔ اس کا نام دلیپ سنگھ ہے۔ اس کا لکڑی کا کاروبار ہے۔ اس کا آفس مین بازار میں ہے۔ ہمیں وہاں جانا ہو گا"...... ناٹران نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے قصبے میں داخل ہوئے اور تھوڑی دیر بعد وہ

مین بازار میں پہنچ گئے تھے۔ یہاں واقعی لکڑی کا کاروبار کرنے والے اداروں کے دفاتر بھی تھے اور عام سامان فروخت کرنے کی دکانیں بھی۔ تھوڑی دیر بعد ناٹران ایک دفتر کے مین دروازے کی طرف بڑھا۔ اس پر دلیپ سنگھ ٹمبر بروکر کا بورڈ موجود تھا۔ آفس چھوٹا سا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ وہ انہیں اندر آتا دیکھ کر چونک اٹھا۔

"دلیپ سنگھ آپ ہیں"...... ناٹران نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی نہیں۔ میں تو مینجر ہوں جناب۔ مالک تو اندر اپنے کمرے میں ہیں۔ فرمائیے"...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں دلیپ سنگھ سے ملنا ہے ایک بڑے کاروباری سودے کے سلسلے میں"...... ناٹران نے کہا۔

"آئیے"...... نوجوان نے کہا اور ایک سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"صرف میں ناٹران کے ساتھ اندر جاؤں گا تم یہیں رکو گے"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تشریف لے جائیے"...... نوجوان نے دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے پیچھے ناٹران اندر داخل ہو گئے۔ یہ چھوٹا سا کمرہ تھا۔ میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

وہ عمران اور ناٹران کو اندر آتے ہوئے دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"خوش آمدید جناب میرا نام دلیپ سنگھ ہے"...... اس نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ناٹران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں پرنس۔ ہم دارالحکومت سے آئے ہیں"...... ناٹران نے کہا اور پھر مصافحہ کرنے کے بعد وہ آمنے سامنے بیٹھ گئے۔

"جی فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ دلیپ سنگھ نے کہا۔

"دارالحکومت کے شیر سنگھ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ یہ ان کا کارڈ"...... ناٹران نے کہا اور جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس نے دلیپ سنگھ کے سامنے کر دیا۔ دلیپ سنگھ نے چونک کر کارڈ اٹھایا۔ اسے الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کارڈ اپنے سامنے رکھ دیا۔

"آپ کو معلومات چاہئیں لیکن کس قسم کی"...... دلیپ سنگھ نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں گنپت پور میں ایک سائنسی لیبارٹری ہے اس کا محل وقوع معلوم کرنا ہے"...... ناٹران نے جواب دیا تو دلیپ سنگھ ایک بار پھر چونک پڑا۔

"آپ شیر سنگھ کی ٹپ پر آئے ہیں اس لئے آپ کو انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن آپ صرف محل وقوع معلوم کرنا چاہتے ہیں یا کچھ اور بھی"...... دلیپ سنگھ نے کہا تو ناٹران کے ساتھ ساتھ عمران بھی

چونک پڑا۔

"کچھ اور سے آپ کا کیا مطلب ہے"...... عمران نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ محل وقوع کے علاوہ بھی تو بہت سی معلومات ہو سکتی ہیں"...... دلیپ سنگھ نے گول گول سی بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ جو کچھ بھی جانتے ہیں ہم وہ بس جاننا چاہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ صرف بیس ہزار روپے دے دیں۔ آپ کو شیر سنگھ نے بھیجا ہے۔ اس لئے آپ سے رعایت ہے"...... دلیپ سنگھ نے کہا۔

"معلومات درست ہونی چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"سو فیصد درست ہوں گی"...... دلیپ سنگھ نے کہا تو عمران کے اشارے پر ناٹران نے جیب سے نوٹ نکالے اور گن کر دلیپ سنگھ کی طرف بڑھا دیئے۔ دلیپ سنگھ نے نوٹ گنے اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے انہیں دراز میں ڈالا اور دراز بند کر دی۔

"پہلے میں محل وقوع بتا دوں"...... دلیپ سنگھ نے کہا اور پھر اس نے قصبے سے لیبارٹری کا فاصلہ۔ سمت اور محل وقوع تفصیل سے بتا دیا۔

"ٹھیک ہے اور کچھ"...... عمران نے کہا۔

"اور یہ کہ لیبارٹری تباہ ہو چکی ہے اور اس میں موجود تمام

سائنسدان ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ تمام مشینری بھی تباہ کر دی گئی ہے۔ وہاں سے دو غیر ملکی سائنسدانوں کی لاشوں سمیت مقامی سائنسدانوں کی تقریباً بیس لاشیں لے جائی جا چکی ہیں اور اب وہاں صرف دو مسلح فوجی موجود ہیں اور بس"...... دلیپ سنگھ نے کہا اور عمران اور ناٹران کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ سب کس نے کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ حلف دیں کہ آپ کسی کو نہیں بتائیں گے کہ میں نے آپ کو بتایا ہے تو میں بتا سکتا ہوں ورنہ نہیں"...... دلیپ سنگھ نے کہا۔

"حلف کی ضرورت کیوں پیش آئی کیا اس میں سرکاری ادارہ ملوث ہے"...... عمران نے کہا اور دلیپ سنگھ چونک کر اس طرح عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے اس کی ذہانت پر حیرت ہو رہی ہو۔

"آپ واقعی ذہین آدمی ہیں اور اب میں آپ کو بغیر حلف کے بتا سکتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ذہین آدمی بہت گہرے ہوتے ہیں۔ یہ سب کچھ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل پرشاد نے خود کرایا ہے"...... دلیپ سنگھ نے کہا تو عمران کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو اس کی کیا ضرورت تھی اور پھر ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کا نام کرنل پرشاد تو نہیں

ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب جو چیف ہے اس کا نام کرنل پرشاد ہے جناب۔ دو ماہ پہلے انہیں چیف تعینات کیا گیا ہے۔یہاں ملٹری انٹیلی جنس کی باقاعدہ چوکی موجود ہے کیونکہ یہ انتہائی قیمتی لکڑی کے جنگلات ہیں اس لئے غیر ملکی ایجنٹ یہاں تخریبی کارروائیاں کر سکتے ہیں۔ اس لئے مجھے ملٹری انٹیلی جنس کے بارے میں معلومات ملتی رہتی ہیں"...... دلیپ سنگھ نے کہا۔

"لیکن آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے کہ یہ کام ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل پرشاد نے کرایا ہے۔ اسے اس کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے کہا۔

"کرنل پرشاد کے ساتھ میجر بشن داس بھی اس کارروائی میں شامل تھا اور میجر بشن اس چوکی کا انچارج ہے اور اعلیٰ غیر ملکی شراب اور معاف کیجئے مقامی لڑکیاں اسے میں سپلائی کرتا ہوں۔ اس لئے وہ مجھ سے کچھ نہیں چھپاتا۔ یہ کارروائی کل دوپہر کو ہوئی۔ جب ایمبولینس ہیلی کاپٹر یہاں آئے تو مجھے معلوم ہوا۔ میں حیران رہ گیا لیکن چونکہ لیبارٹری کے گرد فوج کا پہرہ تھا اس لئے میں وہاں تو نہ جا سکا البتہ جب سب چلے گئے تو بشن داس چوکی پر آ گیا۔ میں نے اس سے رابطہ کیا اور اس کی پسندیدہ شراب کی بوتل اسے پیش کی تو اس نے مجھے اندر کی بات بتا دی اور آپ یہ سن کر بھی حیران ہوں گے کہ چند گھنٹوں میں ہی بشن داس کی ہیڈ کوارٹر طلبی ہوئی اور پھر معلوم

ہوا کہ اس کا تبادلہ کسی دور دراز علاقے میں کر دیا گیا ہے۔یہاں سے تمام فوج بھی واپس بلا لی گئی تھی کہ پہاڑوں میں موجود چیک پوسٹیں بھی خالی کر دی گئیں البتہ یہاں کی چوکی کے دو فوجی وہاں تعینات تھے۔ میں اپنے تجسس کی وجہ سے خود وہاں گیا تو وہ دونوں چونکہ مجھ سے واقف تھے اس لئے میں نے خود جا کر اس لیبارٹری کو دیکھا"...... دلیپ سنگھ نے کہا۔

"لیکن کیا آپ کو معلوم تھا کہ آپ کی یہ معلومات فروخت ہو جائیں گی۔ جو آپ نے سب کچھ معلوم کیا"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ مجھے کیسے خیال آ سکتا تھا۔یہاں کون آتا ہے لیکن ہم جیسے لوگوں کی عادت بن چکی ہے کہ ہم ہر قسم کی معلومات ضرور حاصل کرتے ہیں اور بعض اوقات ایسی معلومات فروخت بھی ہو جاتی ہیں جیسے اب ہوئی ہیں"...... دلیپ سنگھ نے جواب دیا۔

"کیا ہم وہ لیبارٹری دیکھ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ مزید دس ہزار روپے دے دیں تو میں آپ کے ساتھ چل کر آپ کو دکھا سکتا ہوں۔ مجھے ظاہر ہے ان فوجیوں کو تو کچھ نہ کچھ دینا پڑے گا"...... دلیپ سنگھ نے کہا تو عمران کے کہنے پر ناٹران نے اسے دس ہزار روپے مزید دے دیئے۔ دلیپ سنگھ نے یہ رقم بھی میز کی دراز میں رکھی اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آیئے۔ لیکن ہمیں یہاں سے پیدل چلنا ہو گا"...... دلیپ سنگھ نے کہا تو عمران اور ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جب وہ باہر

آئے تو دلیپ سنگھ باہر موجود جولیا، صالحہ اور باقی ساتھیوں کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"یہ ہمارے ساتھی ہیں"...... عمران نے کہا تو دلیپ سنگھ نے اثبات میں سرہلا دیا اور وہ سب اس کے ساتھ ہی دفتر سے نکلے اور اس کی رہنمائی میں آگے بڑھنے لگے۔ راستے میں عمران نے دلیپ سنگھ سے ہونے والی تمام گفتگو اپنے ساتھیوں کو بتا دی اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد ایک درے میں سے گزر کر ایک وادی میں داخل ہوئے تو عمران نے ایک جگہ زمین کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھا ہوا دیکھا۔

"وہ فوجی تو نظر نہیں آ رہے۔ کہیں وہ واپس تو نہیں چلے گئے"...... دلیپ سنگھ نے حیران ہو کر کہا۔

"ایک لاش مجھے نظر آئی ہے۔ فوجی کی لاش ہے"...... اچانک صفدر نے دور چٹانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ سب اس طرف کو بڑھ گئے۔

"اوہ۔ اوہ انہیں کس نے ہلاک کیا ہے۔ اوہ۔ دلیپ سنگھ کے چہرے پر لاشیں دیکھ کر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہاں دو فوجیوں کے ساتھ ساتھ ایک مقامی آدمی کی لاش بھی موجود تھی۔ عمران نے انہیں بغور چیک کیا۔ ایک فوجی کی گردن ٹوٹی ہوئی تھی جبکہ دوسرے فوجی کے سینے میں گولیاں ماری گئی تھیں۔ اسی طرح مقامی آدمی کو بھی فائرنگ سے ہلاک کیا گیا تھا۔

"ہاں۔ تم نے درست تجزیہ کیا ہے۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ہم نے وہ فارمولا حاصل کرنا ہے اور بس"۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ وہ گراہم اور جینی تو اپنی جیپ کاہو میں ہی چھوڑ چکے تھے پھر کیا وہ یہاں پیدل آئے ہوں گے"...... نائران نے کہا۔

"اس سوراخ سے ان کے وادی میں داخلے سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں یہاں تک پہنچنے کے بعد ان حالات کا علم ہوا ہو گا ورنہ وہ ہماری طرح درے کے راستے سے بھی آ سکتے تھے۔ دو فوجیوں کو ہلاک کرنا کسی ایجنٹ کے لئے کیا مشکل تھا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں کاہو جا کر وہاں چیک کر لینا چاہئے کہ ان کی جیپ وہاں موجود ہے یا نہیں اور اگر نہیں ہے تو وہاں سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کس وقت جیپ لے کر گئے ہیں"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہمیں اس کے پیچھے دوڑنے کی ضرورت نہیں ہے صالحہ۔ ہمیں وہ فارمولا حاصل کرنا ہے اور بس"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے بھی اثبات میں سرہلا دیا۔

"نائران۔ اب ہم واپس دارالحکومت جائیں گے اور تم نے اب یہ معلوم کرنا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل پرشاد نے یہ فارمولا

کہاں پہنچایا ہے"...... عمران نے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میں معلوم کر لوں گا۔ آپ بے فکر رہیں"...... ناٹران نے جواب دیا اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے کافرستان دارالحکومت کی ایک بڑی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر گراہم تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جینی بیٹھی ہوئی تھی۔ اب وہ دونوں میک اپ میں تھے۔ گنپت پور سے وہ کاہو پہنچے اور پھر وہاں سے جیپ لے کر وہ واپس دارالحکومت آ گئے۔ یہاں پہنچ کر گراہم نے ایک اسٹیٹ ایجنسی کے ذریعے ایک کالونی میں کوٹھی حاصل کی اور ساتھ ہی کار بھی۔ پھر انہوں نے باقاعدہ میک اپ کیا اور اس کے بعد گراہم نے تقریباً تین گھنٹوں کی کوشش کے بعد اس بات کا کھوج لگا لیا کہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل پرشاد نے دارالحکومت میں ایک ہوٹل میں کام کرنے والی لڑکی سے خفیہ شادی کر رکھی ہے اور وہ سرکاری تعطیل والے دن لازماً اس لڑکی کے فلیٹ پر آتا ہے اور آج چونکہ سرکاری تعطیل کا دن تھا اس لئے گراہم اس لڑکی کے فلیٹ کی

طرف ہی جا رہا تھا۔ لڑکی کا فلیٹ ایک رہائشی پلازہ میں تھا اور گراہم نہ صرف اس فلیٹ کو دیکھ چکا تھا بلکہ اس نے لڑکی کو بھی وہاں آتے جاتے چیک کر لیا تھا اور اس کے بارے میں معلومات بھی حاصل کر لی تھیں۔ اس لڑکی کا نام شکنتلا تھا اور اس وقت اس کی کار اس رہائشی پلازہ کی طرف ہی بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"تم نے یہ ساری معلومات اس قدر کم وقت میں کیسے حاصل کر لی ہیں"...... جینی نے کہا تو گراہم بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہاں دولت کا کھلا استعمال کھل جا سم سم کی حیثیت رکھتا ہے اور تم جانتی ہو کہ مشن کے دوران میں نے دولت کے استعمال میں کبھی کنجوسی نہیں کی"...... گراہم نے جواب دیا اور جینی نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن ملٹری انٹیلی جنس کے چیف سے ٹکرانا تو بہرحال خاصا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ حکومت کی تمام ایجنسیاں حرکت میں آجائیں گی"...... جینی نے کہا۔

"آتی رہیں۔ ہم نے بہرحال مشن مکمل کرنا ہے"...... گراہم نے کہا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد گراہم نے کار ایک رہائشی پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے پارکنگ میں لے جا کر روک دیا۔ پھر نیچے اتر کر گراہم نے کار لاک کی اور پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جینی اس کے ساتھ تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے ذریعے چوتھی منزل پر پہنچ گئے اور چند لمحوں بعد وہ فلیٹ

نمبر بارہ کے دروازے پر پہنچ چکے تھے۔ یہ لگژری فلیٹ تھے اور اس فلیٹس کو اس انداز میں ڈیزائن کیا گیا تھا کہ کسی قسم کی مداخلت نہ ہو سکے۔ فلیٹس بھی ساؤنڈ پروف تھے۔ گراہم نے کال بل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میرا نام البرٹ ہے۔ میرے ساتھ میری بیوی مارگریٹ ہے۔ ہمیں کرنل پرشاد نے آپ کے پاس بھیجا ہے ایک ضروری بات کرنی ہے آپ سے"...... گراہم نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا"...... شکنتلا کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت اور نوجوان مقامی لڑکی دروازے پر موجود تھی۔

"آجائیے"...... شکنتلا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو گراہم اور جینی اس کا شکریہ ادا کر کے اندر داخل ہو گئے۔ شکنتلا نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ انہیں ڈرائنگ روم میں لے آئی جسے بہترین فرنیچر سے آراستہ کیا گیا تھا۔

"بیٹھیں"...... شکنتلا نے کہا اور وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ہاں۔ اب بتائیں کہ کیا بات ہے۔ کرنل پرشاد نے آج سے پہلے تو کبھی کسی کو یہاں نہیں بھیجا۔ پہلی بار ایسا ہوا ہے"۔ شکنتلا نے کہا۔

"کرنل پرشاد آج آپ کے پاس خود آنے والے ہیں۔ کب پہنچتے

ہیں وہ یہاں"...... گراہم نے کہا۔

"ایک گھنٹے بعد آجائیں گے۔ لیکن"...... شکنتلا نے کہا۔

"ہمیں ان سے ملاقات کرنی ہے"...... گراہم نے کہا تو شکنتلا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... شکنتلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو گراہم اور جینی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"ارے ارے۔ اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔ گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اچانک اس کا بازو گھوما اور شکنتلا کنپٹی پر ضرب کھا کر چیختی ہوئی نیچے گری تو گراہم نے لات چلا دی اور دوسری ضرب کھا کر شکنتلا کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

"جینی ۔یہاں سے کوئی رسی ڈھونڈھو"...... گراہم نے کہا تو جینی سر ہلاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔

"آؤ۔ اسے آخری کمرے میں پہنچا کر باندھنا پڑے گا"..... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر بے ہوش پڑی ہوئی شکنتلا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور ڈرائنگ روم سے نکل کر فلیٹ کے آخری کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ بیڈ روم تھا۔ گراہم نے شکنتلا کو ایک کرسی پر بٹھایا اور پھر جینی کی مدد سے اس نے اسے رسی سے باندھ دیا

اور ایک کپڑا لے کر اس نے شکنتلا کے جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھولا اور کپڑا اس کے منہ میں ٹھونس دیا تاکہ اگر جینی ہوش میں بھی آ جائے تو وہ نہ کوئی مداخلت کر سکے اور نہ چیخ سکے۔ فلیٹ میں انہیں اعلیٰ قسم کی شراب مل گئی۔ چنانچہ ایک گھنٹہ انہوں نے شراب پینے میں گزار دیا اور پھر جب کال بیل کی آواز سنائی دی تو گراہم چونک کر اٹھا۔ اس نے جینی کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور خود دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔ دوسرے لمحے ایک لمبے قد اور سمارٹ جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔ گراہم نے دروازہ بند کیا تو وہ مڑا۔

"تم۔ تم"...... آنے والے کے منہ سے نکلا ہی تھا کہ گراہم کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور چند لمحوں بعد آنے والے کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑ گئے۔ اچانک ہی یہ سب کچھ پیش آنے کی وجہ سے وہ کسی قسم کی جدوجہد بھی نہ کر سکا تھا۔ گراہم نے اسے اٹھایا اور پھر اندرونی کمرے کی طرف لے گیا۔

"اب اس کے لئے دوسری رسی لانا ہو گی"...... گراہم نے جینی سے کہا تو جینی سر ہلاتی ہوئی کمرے سے باہر آ گئی۔ گراہم نے کرنل پرشاد کو ایک کرسی پر ڈال دیا۔ چند لمحوں بعد جینی ایک اور رسی کا بنڈل اٹھائے آ گئی تو گراہم نے جینی کی مدد سے کرنل پرشاد کو کرسی پر باندھ دیا۔

"بیرونی دروازہ لاک کر دو۔ میں اسے ہوش میں لاتا ہوں"۔ گراہم نے جینی سے کہا اور جینی سر ہلاتی ہوئی باہر نکل گئی۔ گراہم نے ایک ہاتھ سے کرنل پرشاد کا ڈھلکا ہوا سر پکڑ کر سیدھا کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد کرنل پرشاد کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا تو گراہم پیچھے ہٹ کر دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ اس وقت ڈرائنگ روم میں تھے۔ جینی بھی واپس آ کر گراہم کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ اور یہ۔ یہ کیا ہے۔ شکنتلا کہاں ہے"۔ کرنل پرشاد نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فی الحال شکنتلا زندہ بھی ہے اور محفوظ بھی۔ وہ بیڈ روم میں بے ہوش ہے لیکن اگر تم نے ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا تو تمہارے ساتھ ساتھ وہ بھی موت کے گھاٹ اتر جائے گی"...... گراہم نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو"...... کرنل پرشاد نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل گیا تھا۔

"کرنل پرشاد تم ملٹری انٹیلی جنس کے چیف ہو اور ظاہر ہے تم خاصے تربیت یافتہ آدمی ہو گے لیکن تم یہ بات سمجھ سکتے ہو کہ اگر ہم تمہارے اس خفیہ اڈے کا پتہ چلا سکتے ہیں تو ہم تمہاری زبان بھی کھلوا سکتے ہیں۔ یہ فلیٹ ساؤنڈ پروف ہے اس لئے تمہاری چیخیں باہر نہ جا سکیں گی اور اس بات کا ہمیں علم ہے کہ اب کل تک یہاں

کوئی نہیں آئے گا۔ ہم نے تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں اور اگر تم درست معلومات مہیا کر دو تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے۔ ہمیں تمہاری یا شکنتلا کی موت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم ہمیں پھر تلاش بھی نہ کر سکو گے اس لئے ہم تمہیں زندہ چھوڑ سکتے ہیں لیکن اگر تم نے مزاحمت کی تو پھر نتیجہ تم خود سمجھ سکتے ہو"...... گراہم نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"گنپت پور کی لیبارٹری تباہ کر دی گئی ہے اور وہاں ڈاکٹر عالم شیر اور ڈاکٹر ہیوگو سمیت تمام مقامی سائنسدان اور کام کرنے والے ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ تمام مشینری تباہ کر دی گئی ہے۔ میں نے وہاں جو حالات دیکھے ہیں اور پھر واپسی پر میں نے مختلف ذرائع سے جو معلومات حاصل کی ہیں اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ سب کچھ تمہاری سرکردگی میں ہوا ہے۔ تم نے ایسا کیوں کیا"...... گراہم نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تو تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ"...... کرنل پرشاد نے بے اختیار ہو کر کہا تو گراہم بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تو تم نے اس انداز میں بتا دیا کہ تم نے یہ کارروائی پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے خوف سے کی ہے۔ ٹھیک ہے اب یہ بتا دو کہ ڈاکٹر عالم شیر کا فارمولا کہاں ہے"...... گراہم نے کہا۔

"فارمولا۔ کون سا فارمولا۔ مجھے تو کسی فارمولے کا علم نہیں ہے"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"اوکے۔ اگر تم خود تشدد چاہتے ہو تو ایسے ہی سہی"...... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور اسے ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"اب بھی وقت ہے۔ سب کچھ بتا دو ورنہ تمہاری آنکھیں اور تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ کٹ جائے گا"...... گراہم نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہارا تعلق واقعی پاکیشیائی سیکرٹ سروس سے ہے"۔ کرنل پرشاد نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے سوالوں کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔ سمجھے۔ بولو۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ بتا دو ورنہ"...... گراہم نے غراتے ہوئے کہا۔

"فارمولا پرائم منسٹر صاحب کے حوالے کر دیا گیا ہے"۔ کرنل پرشاد نے بے اختیار لہجے میں کہا تو گراہم چونک پڑا۔

"پرائم منسٹر کے حوالے۔ کیوں"...... گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دستبرد سے محفوظ رہ سکے"۔ کرنل پرشاد نے جواب دیا۔

"پرائم منسٹر اسے اپنی جیب میں تو نہیں رکھ سکتے اور چونکہ تم

نے یہ ساری کارروائی کی ہے اور تم ملٹری انٹیلی جنس کے چیف بھی ہو اس لئے لامحالہ تمہیں معلوم ہو گا کہ پرائم منسٹر نے یہ فارمولا کہاں رکھا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"مجھے واقعی نہیں معلوم۔ پرائم منسٹر نے یہ ساری کارروائی کرائی ہی اسی لئے ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی صورت بھی فارمولے تک نہ پہنچ سکے"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"لیکن مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ پرائم منسٹر نے یہ فارمولا کہاں رکھوایا ہے۔ بولو۔ کس طرح معلوم ہو سکتا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اب میری یہ جرأت تو نہیں کہ میں پرائم منسٹر سے پوچھوں اور نہ وہ مجھے بتائیں گے"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"لامحالہ انہوں نے کسی کے ذریعے اسے کہیں رکھوایا ہو گا۔ تم ان کے پی اے سے پوچھ سکتے ہو۔ تم ملٹری انٹیلی جنس کے چیف ہو"...... گراہم نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح معلوم نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر تم حلف دے کر وعدہ کرو کہ مجھے اور شکنتلا کو زندہ چھوڑ دو گے تو میں معلوم کر سکتا ہوں کہ پرائم منسٹر صاحب نے یہ فارمولا کہاں رکھوایا ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس کا چونکہ اب اس فارمولے سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے اب مجھے یہ معلوم کر کے تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے

لیکن میں زندہ رہنا چاہتا ہوں"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے کہ مجھے تمہاری موت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے البتہ اگر تمہاری تسلی حلف سے ہوتی ہے تو میں حلف دے دیتا ہوں"...... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باقاعدہ حلف اٹھا لیا۔

"پرائم منسٹر ہاؤس میں میرا ذاتی مخبر موجود ہے اور میں نے اپنی تحقیق کے لئے اسے حکم دیا ہے کہ وہ خیال رکھے کہ پرائم منسٹر صاحب فارمولا کہاں بھجواتے ہیں لیکن میں نے ابھی تک رپورٹ طلب نہیں کی۔ تم میری اس سے فون پر بات کراؤ میں ابھی تمہارے سامنے معلوم کرتا ہوں"...... کرنل پرشاد نے کہا تو گراہم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"اب بولو کیا نمبر ڈائل کرنا ہے"...... گراہم نے کہا تو کرنل پرشاد نے ایک نمبر بتا دیا۔

"یہ پرائم منسٹر ایکس چینج کا نمبر ہے اس لئے تم نے خود کوئی بات نہیں کرنی"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"مارگریٹ۔ یہ رسیور کرنل پرشاد کے کان سے لگا دو۔ میں میز قریب کر دیتا ہوں"...... گراہم نے کہا اور پھر اس نے میز کو دھکیل کر کرنل پرشاد کی کرسی کے بالکل قریب کر دیا تو جینی نے اٹھ کر گراہم کے ہاتھ سے رسیور لیا اور اسے لے جا کر کرنل پرشاد کے کان

سے لگا دیا جبکہ فون پیس میز پر ہی پڑا رہا۔ گراہم نے کرنل پرشاد کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"یس پرائم منسٹر ہاؤس"...... چند لمحوں بعد رسیور اٹھائے جانے کے بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل پرشاد بول رہا ہوں۔ چیف آف ملٹری انٹیلی جنس۔ سیکورٹی آفیسر کیپٹن رنجیت سے بات کراؤ"...... کرنل پرشاد نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کیپٹن رنجیت بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل پرشاد بول رہا ہوں۔ جو کام تمہارے ذمے لگایا تھا کیا وہ ہو گیا ہے"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن"...... کیپٹن رنجیت نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"سپیشل فون کو آن کر دو"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"یس سر"...... کیپٹن رنجیت نے کہا تو گراہم نے کرنل پرشاد کے اشارے پر کریڈل دبا دیا۔

"میں نمبر بتاتا ہوں۔ اس نمبر پر کال کرو"...... کرنل پرشاد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اور نمبر بتا دیا تو گراہم نے ہاتھ اٹھایا اور ٹون آ جانے پر اس نے کرنل پرشاد کا بتایا ہوا دوسرا نمبر

ڈائل کرنا شروع کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس۔ کیپٹن رنجیت بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کیپٹن رنجیت کی آواز سنائی دی۔

"کرنل پرشاد فرام دس اینڈ۔ کیا رپورٹ ہے"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"سر پرائم منسٹر صاحب نے فارمولے کی مائیکرو فلم اٹیمک سٹور میں رکھوا دی ہے۔ وہ خود وہاں دورے پر گئے تھے۔ میں چونکہ بطور سیکورٹی آفیسر ان کے ساتھ تھا اس لئے مجھے معلوم ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"...... کرنل پرشاد نے کہا تو گراہم نے کریڈل دبا دیا اور جینی نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب تو تمہیں معلوم ہو گیا۔ اب مجھے آزاد کر دو"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"جب حلف دے دیا ہے تو تمہیں بے فکر ہو جانا چاہئے۔ اب تم بتاؤ کہ اٹیمک سٹور کہاں ہے اور اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں"...... گراہم نے کہا۔

"یہ ناقابل تسخیر سٹور ہے۔ دارالحکومت سے چار سو کلومیٹر کے فاصلے پر کافرستان اٹیمک لیبارٹریوں کا باقاعدہ زون ہے جسے اٹیمک زون کہا جاتا ہے۔ ان لیبارٹریوں کے اندر یہ سٹور ہے۔ اس زون کا

علم پاکیشیا کو بھی ہے اور شوگران کو بھی۔ اس کے باوجود آج تک کسی میں یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہاں حملہ کر سکے اور ویسے وہاں کوئی غیر متعلقہ آدمی کسی بھی صورت میں داخل نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ میں ملٹری انٹیلی جنس کا چیف ہوں لیکن میں بھی وہاں نہیں جا سکتا۔ صرف پرائم منسٹر اور صدر مملکت وہاں جا سکتے ہیں لیکن انہیں بھی باقاعدہ وقت دیا جاتا ہے۔ وہاں فضا، زمین سب کچھ ان کے اپنے کنٹرول میں ہے اور ہر کام کمپیوٹرائزڈ ہے۔ وہاں کسی صورت بھی کوئی غیر متعلقہ آدمی داخل نہیں ہو سکتا۔ اسے واقعی ہر لحاظ سے ناممکن بنا دیا گیا ہے"...... کرنل پرشاد نے جواب دیا۔

"وہاں جو لوگ رہتے ہوں گے وہ بہرحال کبھی نہ کبھی تو باہر آتے ہی ہوں گے"...... گراہم نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ان کے جسموں کے اندر مخصوص آلے موجود ہوتے ہیں جن کی مدد سے ان کی نگرانی کی جاتی ہے اور جب وہ واپس جاتے ہیں تو وہاں داخل ہونے سے پہلے ان کی مکمل سکریننگ کی جاتی ہے"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"وہاں کے لئے سپلائی تو جاتی ہو گی۔ خوراک، سائنسی سامان اور ایسا ہی دوسرا ضروری سامان۔ وہ کس طرح جاتا ہے"...... گراہم نے پوچھا۔

"اس کے لئے باہر بڑے بڑے سٹور موجود ہیں۔ سپلائی وہاں سٹور کی جاتی ہے اس کے بعد ہر چیز کو باقاعدہ چیک کر کے اندر لے جایا

جاتا ہے۔ سپلائی لے جانے والے خود اندر نہیں جاتے۔ چیک ہونے کے بعد سامان اندر جاتا ہے اور اس کے لئے بھی آٹومیٹک اور کمپیوٹرائزڈ نظام ہے"...... کرنل پرشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کا سیکورٹی چیف کون ہے"...... گراہم نے پوچھا۔

"سیکورٹی چیف کرنل ٹھاکر ہے۔ اس کا اب فوج سے کوئی تعلق نہیں رہا اور نہ ہی وہاں کی سیکورٹی میں فوج کا کوئی عمل دخل ہے۔ ایک لحاظ سے وہ علاقہ کافرستان کے اندر ایک علیحدہ سٹیٹ ہے۔ وہاں کے تمام معاملات ایک تین رکنی کمیٹی طے کرتی ہے اور پھر اس پر عمل درآمد کراتی ہے۔ اس کمیٹی میں چیف سیکورٹی آفیسر کرنل ٹھاکر کے ساتھ ایک سائنسدان ڈاکٹر بھٹناگر اور ایک چیف سپلائی آفیسر ہے جس کا نام مہتہ ہے۔ اسے لالہ مہتہ کہا جاتا ہے۔ وہاں معمولی سے معمولی جرم کی سزا موت ہوتی ہے اور یہ فیصلہ بھی فوری طور پر کیا جاتا ہے اور اس پر عمل درآمد بھی وہ خود ہی کرتے ہیں"۔ کرنل پرشاد نے جواب دیا۔

"وہاں بہرحال فون پر تو بیرونی دنیا کا رابطہ ہو گا"...... گراہم نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہاں ایک جنرل ایکس چینج ہے جو مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہے۔ اس کے ذریعے رابطہ ہو سکتا ہے لیکن تمام گفتگو ساتھ ساتھ ٹیپ بھی ہوتی رہتی ہے اور چیک بھی ہوتی رہتی ہے"۔ کرنل پرشاد نے جواب دیا۔

"اوکے۔ چونکہ تم نے تعاون کیا ہے اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے ہمارے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے کی حماقت کی تو اس کا نتیجہ تم خود ہی بھگتو گے"...... گراہم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں احمق نہیں ہوں اور اب میرا اس کیس سے کوئی تعلق بھی نہیں رہا اس لئے میں کیوں اس پر کارروائی کروں گا"...... کرنل پرشاد نے کہا تو گراہم نے آگے بڑھ کر یکلخت بازو گھمایا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کی ضرب کرنل پرشاد کی کنپٹی پر پڑی تو اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی لیکن اس سے پہلے کہ اس کی چیخ کی گونج ختم ہوتی گراہم نے دوسری ضرب لگائی اور اس کے ساتھ ہی کرنل پرشاد کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ گراہم نے خنجر کی مدد سے اس کی رسیاں کاٹ دیں۔

"آؤ اب نکل چلیں"...... گراہم نے جینی سے کہا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار پلازہ سے نکل کر سڑک پر دوڑتی ہوئی واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"اب ہمیں دوبارہ میک اپ کرنا ہو گا"...... جینی نے کہا۔

"ہاں"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ کرنل پرشاد نے بتایا ہے اس لحاظ سے تو وہ سٹور واقعی ناقابل تسخیر ہے"...... جینی نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی ہے لیکن ہم نے بہرحال وہ فارمولا حاصل کرنا ہے اس کے لئے کچھ نہ کچھ تو سوچنا ہی پڑے گا۔ ویسے جس چیز کی حفاظت کے انتظامات جتنے سخت ہوں اس میں اتنی ہی خامیاں بھی ہوتی ہیں۔ صرف ضرورت ان خامیوں کو تلاش کرنے کی ہوتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ میں کوئی نہ کوئی خامی تلاش کر لوں گا"۔ گراہم نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس سے یہ لوگ اس قدر خوفزدہ ہیں تو لامحالہ اس کی کارکردگی انتہائی اعلیٰ ہو گی اور وہ بھی اس فارمولے کے پیچھے ہیں۔ یقیناً وہ عمران بھی کام کر رہا ہو گا"...... جینی نے کہا۔

"جب تک اس سے براہ راست ٹکراؤ نہیں ہوتا ہمیں ان سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہئے جب ٹکراؤ ہو گا تو پھر دیکھا جائے گا ویسے ہمارے لئے زیادہ اطمینان کی بات یہ ہے کہ یہاں کی حکومت اور ایجنسیوں کی ساری توجہ ان کی طرف ہی ہو گی۔ انہیں ہمارے متعلق علم ہی نہیں ہے اور یہی بات ہمارے فائدے میں جاتی ہے"۔ گراہم نے کہا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناٹران کے سپیشل پوائنٹ پر موجود تھا۔ انہیں گنیت پور سے واپس آئے ہوئے آج دوسرا دن تھا۔ اس دوران ناٹران نے اپنے مخصوص ذرائع استعمال کر کے یہ معلوم کر لیا تھا کہ فارمولا اٹیمک سٹور میں پہنچا دیا گیا ہے اور ناٹران نے اٹیمک سٹور اور اس ایریئے کے بارے میں جو معلومات حاصل کی تھیں وہ اس وقت زیر بحث تھیں کیونکہ ان حفاظتی انتظامات میں حالات کو دیکھتے ہوئے یہ مشن ہر لحاظ سے ناممکن دکھائی دیتا تھا۔ سب ساتھی اس سلسلے میں مختلف ترکیبیں ڈسکس کر رہے تھے لیکن عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"عمران صاحب آپ خاموش ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"بزرگ کہتے ہیں دانشوروں کی محفل میں خاموش رہنا ہی بہتر ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم آپ کے مقابلے میں کیسے دانشور ہو گئے" ...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارا چیف دانش منزل میں رہتا ہے اس لحاظ سے تمہارا براہ راست تعلق دانش منزل سے ہے اور دانش منزل سے دانش ہی مل سکتی ہے اور جسے دانش مل جائے وہ دانشور کہلاتا ہے" ...... عمران نے جواب دیا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"چیک تو آپ کو بھی دانش منزل سے ملتا ہے۔ اس لحاظ سے تو آپ بھی دانشور ہیں" ...... صفدر نے کہا۔

"مجھے تم مالی دانشور کہہ سکتے ہو اور مالی دانشوروں کے خلاف آج کل پاکیشیا کے عوام کے جذبات اس قدر جارحانہ ہیں کہ اپنے آپ کو مالی دانشور کہنا خود کشی کرنے کے مترادف ہے اس لئے یہی خاموشی بہتر ہے" ...... عمران نے جواب دیا۔

"مالی دانشوروں کے خلاف عوام کے جذبات۔ کیا مطلب" ...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مالی دانشور کا مطلب ہے ماہر معاشیات اور ماہرین معاشیات نے پاکیشیا کی معیشت کو اپنی ماہرانہ پالیسیوں سے جس سطح پر پہنچا دیا ہے وہ عوام اچھی طرح جانتے ہیں" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس فضول بکواس کو چھوڑو۔ مشن کی بات کرو۔ تمہارے پاس تو شاید بکواس کا خزانہ ہے۔ ذرا کوئی بات کرے تو تم شروع ہو

جاتے ہو" ...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فضول بکواس اور بکواس میں مجھے فرق بتا دو" ...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"فضول بکواس اسے کہتے ہیں جو تم کرتے ہو اور بکواس اسے کہتے ہیں جو تم بولتے ہو" ...... اس بار تنویر نے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ عمران بھی تنویر کی اس وضاحت پر بے اختیار ہنس پڑا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میں منافقت نہیں کرتا۔ قول بھی بکواس اور فعل بھی بکواس۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ بہرحال خوبی ہے" ...... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر سب عمران کے اس دلچسپ جواب پر بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ناٹران اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب صورت حال انتہائی پیچیدہ ہے" ...... ناٹران نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کتنے پیچ ہیں۔ میرا مطلب ہے جھریاں ہیں حال کی صورت پر" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ناٹران بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران صاحب میرا خیال تھا کہ میں اٹیمک ایریئے کے چیف سکورٹی آفیسر کے پرسنل سیکرٹری مہاتما کو کور کر لوں گا لیکن مجھے اپنی کوشش میں ناکامی ہوئی ہے اور اس کے علاوہ وہاں کا کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جسے کسی بھی طرح کور کیا جاسکے" ...... ناٹران نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ گے تو میری سمجھ میں بات آئے گی۔ میں ذرا

کند ذہن واقع ہوا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے معصوم سے انداز میں کہا تو عمران کے سب ساتھی حتیٰ کہ تنویر بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا تھا۔

"عمران صاحب۔ جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اٹیمک ایریئے میں تمام تر کنٹرول کمپیوٹر کے ذریعے ہوتا ہے لیکن میرا خیال تھا کہ دولت دے کر کسی بھی ایسے آدمی کو توڑا جا سکتا ہے جو اس کمپیوٹر کو بھی کنٹرول کر سکتا ہوں۔ چنانچہ میں نے اپنے تمام آدمیوں کو اس سلسلے میں الرٹ کر دیا۔ چنانچہ مجھے اطلاع ملی کہ اٹیمک ایریئے کے چیف سیکورٹی آفیسر کرنل ٹھاکر کا پرسنل سیکرٹری مہاتما اپنی بیمار ماں کی عیادت کے لئے ایریئے سے باہر چھٹی پر گیا ہے اور اس سے بات چیت ہو سکتی ہے۔ چنانچہ میرے ایک خاص آدمی نے جا کر اسے کور کیا۔ کسی شک وشبے سے بچنے کے لئے میرا آدمی بظاہر اس سے ایک سفارش کے لئے ملا تھا اور اس نے باقاعدہ لکھ کر اپنی بات درخواست کی صورت میں مہاتما کو دی اور اس درخواست میں لاکھوں کروڑوں کی آفر بھی کی گئی تھی لیکن مہاتما نے اس درخواست کی پشت پر لکھا کہ ایریئے سے باہر آنے والے ہر آدمی کے جسم میں خفیہ طور پر ایک خاص آلہ موجود ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کی نہ صرف حرکات وسکنات بلکہ اس کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ ایریئے کے کمپیوٹر کے ذریعے باقاعدہ چیک اور ٹیپ ہوتا رہتا ہے اور معمولی سے شک پر آدمی کو بغیر کسی پوچھ گچھ کے فوراً گولی مار دی جاتی ہے اس

لئے چاہے اسے کروڑوں روپے کیوں نہ دیئے جائیں وہ اس سلسلے میں کوئی بات کر ہی نہیں سکتا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یہ درخواست میرے آدمی کو یہ کہہ کر واپس کر دی کہ اس نے متعلقہ ادارے کے سربراہ کو سفارش کر دی ہے۔ وہ یہ درخواست لے جا کر اسے دے دے۔ اس کا کام ہو جائے گا اور خود وہ چلا گیا۔ میرے آدمی نے وہ درخواست اور اس پر مہاتما کی تحریر سمیت مجھے بھجوا دی۔ مہاتما واپس ایریئے میں پہنچ گیا ہے"۔۔۔۔ ناٹران نے کہا اور جیب سے درخواست نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے درخواست کو پڑھا اور پھر اس کی پشت پر موجود مہاتما کی تحریر کو پڑھنے لگا۔

"ہونہہ۔ واقعی انتہائی سخت ترین انتظامات ہیں"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے درخواست واپس ناٹران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم نے بہرحال یہ مشن تو مکمل کرنا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اس ایریئے میں داخل ہونے اور اس کے اندر سے وہ مائیکرو فلم حاصل کر کے واپس باہر آنا ناممکن ہے لیکن جہاں انتظامات جتنے سخت ہوتے ہیں وہاں اتنی بڑی ہی کمزوریاں ہوتی ہیں اور ہم نے بہرحال اس سیٹ اپ میں کوئی نہ کوئی کمزوری تلاش کرنی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"میں نے جو کچھ معلوم کیا ہے عمران صاحب بظاہر تو کوئی کمزوری نظر نہیں آتی"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"کمزوری نظر آجائے تو وہ کمزوری نہیں رہتی۔ وہ اسے ٹھیک کر لیں گے اس لئے کمزوری تلاش کرنی پڑتی ہے۔ اس اٹیمک ایریئے پر کئے جانے والے حفاظتی انتظامات کی فائل تو لامحالہ وزارت دفاع میں موجود ہو گی۔ اگر وہ فائل ہمیں مل جائے تو پھر کوئی نہ کوئی کمزوری تلاش کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی کوئی فائل ہے تو مل جائے گی۔ میں معلوم کرتا ہوں"۔ ناٹران نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ اٹیمک ایریئے میں اٹیمک لیبارٹریاں بھی موجود ہوں گی اور زیادہ حفاظت ان لیبارٹریوں کی جاتی ہو گی جبکہ سٹور ظاہر ہے لیبارٹریوں سے ہٹ کر ہی بنایا گیا ہو گا اس لئے اگر ہم کوشش کریں تو وہاں کام کرنے والے افراد کو اغوا کر کے ان کے روپ میں اندر داخل ہو کر کارروائی کی جا سکتی ہے۔ یہ آلہ یقیناً باہر آنے والے افراد کے جسموں میں لگایا جاتا ہو گا۔ وہاں کام کرنے والے ہزاروں افراد کے جسموں میں تو یہ آلہ نہیں لگایا جا سکتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مسئلہ تو اندر داخل ہونے کا ہے۔ جسے انہوں نے کمپیوٹر چیکنگ سے ناممکن بنا رکھا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ لیکن اس قدر وسیع و عریض ایریئے کے گرد انہوں نے چند جگہوں پر ہی چیکنگ کر

رکھی ہو گی۔ اب پورے ایریئے کو تو بیک وقت چیک نہیں کیا جا سکتا"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

"اس وسیع ایریئے کے گرد باقاعدہ پختہ چاردیواری ہے اور چاردیواری ریڈ بلاکس سے تعمیر کی گئی ہے۔ اس کے اوپر باقاعدہ طاقتور الیکٹرک وائر کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر چیکنگ وائر ہیں ایسی ہی دوسری وائر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ چار دیواری میں ہر پانچ سو گز کے فاصلے پر چیکنگ ٹاور بنائے گئے ہیں۔ رات کو طاقتور سرچ لائٹیں بھی روشن رہتی ہیں اس کے علاوہ چوبیس گھنٹے ایسی ریز بھی اس چاردیواری کے گرد بیرونی اور اندرونی طرف پھیلی رہتی ہیں کہ کوئی جاندار اس ایریئے سے ایک سو فٹ رینج میں داخل ہوتے ہی ان چیکنگ ٹاور میں موجود مشینری پر چیک ہو جاتا ہے اور پھر بغیر کچھ پوچھ گچھ کے اس پر فائر کھول دیا جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور ناٹران اندر داخل ہوا اور عمران نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"ایسی کوئی فائل وزارت دفاع میں موجود نہیں ہے جناب۔ میں نے اچھی طرح معلوم کر لیا ہے"...... ناٹران نے دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب کارروائی کسی اور انداز میں کرنی پڑے گی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اور انداز میں۔ کیا مطلب"...... سب نے چونک کر پوچھا تو

عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تنویر کی طرح ڈائریکٹ ایکشن کا سوچنا پڑے گا۔ اوکے تم لوگ تیار ہو جاؤ ہم رات کو اس ایریئے میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ پھر کیا ہوتا ہے یہ بعد میں دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے عمران صاحب"...... ناٹران نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ وہاں پہنچ کر سوچیں گے۔ فی الحال ہم یہاں سے اٹیمک ایریئے کے قریب ترین شہر پربت جائیں گے اس کے بعد آگے کارروائی ہو گی۔ تم ہمارے لئے وہاں کوئی اچھی سی رہائش گاہ کا انتظام کر دو"۔ عمران نے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا اور ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گراہم کمرے میں بے چینی اور اضطراب کے عالم میں ٹہل رہا تھا جبکہ جینی ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"کیا تمہیں یقین ہے گراہم کہ یہ شخص رام چندر کامیاب رہے گا"...... جینی نے کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے۔ بہرحال کچھ نہ کچھ تو ہو گا"...... گراہم نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ جینی مزید کوئی بات کرتی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گراہم نے تیزی سے مڑ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... گراہم نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ معاملات طے ہو گئے ہیں۔ آپ رقم لے کر میرے پاس پہنچ جائیں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ

مقامی ہی تھا۔

"کیا ہوا ہے۔ ہماری تسلی کے لئے کچھ اشارے دے دو"۔ گراہم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سٹور اسسٹنٹ بھوجن مل سے بات طے کر لی گئی ہے۔ فون پر صرف اتنا بتایا جا سکتا ہے۔ تفصیل آپ کے آنے پر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ ہم آرہے ہیں"...... گراہم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ جینی چلیں۔ شاید کام ہو جائے"...... گراہم نے جینی سے کہا اور جینی سرہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ لوگ دھوکہ تو نہیں کریں گے"...... جینی نے کہا۔

"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بات چیت ہونے پر ہی معاملات واضح ہوں گے"...... گراہم نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک کار میں بیٹھے اشوما ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ رام چندر اشوما ہوٹل کا مالک تھا۔ گراہم نے بڑی بھاگ دوڑ کے بعد اور کافی لمبی رقم خرچ کرنے کے بعد معلوم کیا تھا کہ رام چندر اس اٹیمک ایریئے میں سپلائی کا ٹھیکیدار ہے اور اس کے تعلقات خاصے وسیع ہیں۔ چنانچہ گراہم اس رام چندر سے ملا اور اس سے ملتے ہی اسے محسوس ہو گیا تھا کہ واقعی رام چندر اگر چاہے تو ان کا کام ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے رام چندر کو نہ صرف ایک بہت بڑی رقم کی آفر کر دی تھی بلکہ پیشگی کے طور پر اسے بھاری رقم دے بھی دی۔ رام چندر نے وعدہ کیا کہ

وہ اس سلسلے میں اپنے تعلقات استعمال کر کے کوئی نہ کوئی لائحہ عمل طے کر لے گا اور پھر گراہم کو اطلاع کر دے گا۔ چنانچہ گراہم اس رام چندر کی طرف سے اطلاع کا شدت سے منتظر تھا اور اب اطلاع ملنے کے بعد وہ اس رام چندر کے پاس ہی جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اشوما ہوٹل پہنچ گئے۔ کاؤنٹر پر جب انہوں نے اپنے نام مائیکل اور مارگریٹ بتائے تو انہیں فوری طور پر ہوٹل کے نیچے بنے ہوئے خفیہ تہہ خانوں میں واقع رام چندر کے مخصوص آفس میں پہنچا دیا گیا۔

"آئیے مسٹر مائیکل اور مس مارگریٹ۔ تشریف لائیے"۔ لمبوترے چہرے اور گرز نما ٹھوڑی کے مالک ادھیڑ عمر رام چندر نے ان کا کرسی سے اٹھ کر استقبال کرتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ دیکھ کر یہ اندازہ ہو جاتا تھا کہ یہ شخص حد درجہ لالچی اور حریص آدمی ہے اور دولت کی خاطر ہر کام کر سکتا ہے۔

"شکریہ مسٹر رام چندر"...... گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحہ کرنے کے بعد وہ میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ رام چندر نے ان کے لئے شراب منگوائی اور پھر جب ویٹر شراب کی بوتل اور گلاس میز پر رکھ کر چلا گیا تو رام چندر نے اپنے ہاتھوں سے بوتل کھولی اور گلاسوں میں شراب ڈال کر اس نے ایک ایک گلاس گراہم اور جینی کے سامنے رکھا اور ایک گلاس اٹھا کر اپنے سامنے رکھ لیا۔

مسٹر مائیکل ۔ بھوجن مل اٹیمک سٹور میں اسسٹنٹ ہے۔ وہ ان دنوں ایک شادی کے سلسلے میں ایریئے سے باہر ہے اور اس نے آج ہی واپس جانا ہے۔ اس سے میری بات چیت ہوئی ہے لیکن چونکہ ایریئے سے باہر آنے والے ہر آدمی کے جسم میں ایک خفیہ آلہ رکھ دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کی حرکات و سکنات کے ساتھ ساتھ اس کی گفتگو بھی وہاں کمپیوٹر پر چیک ہوتی رہتی ہے اس لئے عام حالات میں تو یہ لوگ نہ ہی کوئی غلط بات کر سکتے ہیں اور نہ کسی مشکوک آدمی سے ملاقات کر سکتے ہیں لیکن مجھے معلوم ہے کہ پرائیویسی کے سلسلے میں ہر آدمی کے پاس ایک مخصوص قسم کا کیمیکل موجود ہوتا ہے جس کے استعمال کی چند گھنٹوں کے لئے اجازت ہوتی ہے۔ جب یہ کیمیکل اس جگہ پر لگا دیا جاتا ہے جہاں آلہ نصب ہوتا ہے تو یہ آلہ چند گھنٹوں کے لئے کام کرنا بند کر دیتا ہے اور کمپیوٹر چیکنگ پر مامور افراد سمجھ جاتے ہیں کہ ان کا آدمی اس وقت پرائیویسی میں ہے۔ پرائیویسی سے آپ میرا مطلب سمجھ گئے ہوں گے"...... رام چندر نے مسکراتے ہوئے کہا تو مائیکل نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چونکہ بھوجن مل کی پرائیویسی مہیا کرنا میرے ذمہ ہے اس لئے اس کا مجھ سے گہرا تعلق رہتا ہے اس لئے مجھے معلوم تھا کہ اس وقت اس سے بات ہو سکتی ہے۔ چنانچہ میں جا کر اس سے ملا اور اس سے تفصیل سے بات ہوئی ہے۔ وہ کام کرنے پر رضامند ہو گیا ہے لیکن

اس کا کہنا ہے کہ وہ یہ مائیکرو فلم وہاں سے نکال کر باہر نہیں لا سکتا البتہ سٹور سے نکال سکتا ہے لیکن ظاہر ہے اس سے ہمیں یا آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا تھا اس لئے طویل سوچ بچار کے بعد آخرکار اس نے ہی اس کا ایک حل نکالا ہے کہ اٹیمک بیرونی ایریئے کے ایک واچنگ ٹاور پر اس کا ایک دوست رات کے وقت ڈیوٹی دیتا ہے۔ اس ٹاور پر تمام تر مشینری ہوتی ہے اس لئے وہاں آدمی بھی صرف ایک ہوتا ہے لیکن وہ بھی نہ باہر جا سکتا ہے اور نہ کسی کو ساتھ لے آ سکتا ہے البتہ ہر ٹاور پر ایسی گن موجود ہوتی ہے جسے ہر گھنٹے بعد فائر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اسے ٹرنچ فائر کہا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس گن سے نکلنے والا میزائل آسمان پر جا کر پھٹتا ہے اور اندھیرے میں روشنی پیدا کرتا ہے۔ یہ انتظامات اس لئے کئے گئے ہیں تاکہ یہ معلوم ہوتا رہے کہ ٹاور پر ڈیوٹی دینے والا سو تو نہیں گیا۔ چنانچہ بھوجن مل نے یہ سوچا ہے کہ وہ اپنے اس دوست سے مل کر اس ٹرنچ فائر کیپسول کو خالی کر کے اس کے اندر یہ مائیکرو فلم رکھ کر اسے ایریئے سے باہر فائر کر دے گا اور اس طرح یہ کیپسول فارمولے کی مائیکرو فلم سمیت ایریئے سے باہر ایک مخصوص جگہ پر جا گرے گا جہاں سے اسے اٹھایا جا سکتا ہے اور کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا"۔ رام چندر نے کہا تو گراہم کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی کیونکہ یہ واقعی انتہائی بے داغ طریقہ تھا فلم کو ایریئے سے باہر نکالنے کا۔

"ویری گڈ۔ واقعی اچھوتا طریقہ ہے۔ لیکن کیا اس کا دوست اس بات پر رضامند ہو جائے گا"...... گراہم نے کہا۔

"جی ہاں۔ بھوجن مل نے اس کی ذمہ داری لی ہے لیکن اس سارے کام کے لئے اس نے پچاس لاکھ ڈالر طلب کئے ہیں۔ اس سے کم ایک ڈالر بھی وہ لینے کے لئے تیار نہیں ہے اور یہ رقم آپ کو پیشگی دینی ہو گی"...... رام چندر نے کہا۔

"یہ تو بہت بڑی رقم ہے رام چندر۔ بہت بڑی"...... گراہم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کام بھی تو بہت بڑا ہے جناب اور مجھے بھی اس کام کے لئے آپ کو علیحدہ ایک لاکھ ڈالر دینا ہوں گے اور یہ فیصلہ آپ نے فوری کرنا ہے۔ اس میں وقت بے حد کم ہے"...... رام چندر نے کہا۔

"لیکن یہ کام کب ہو گا"...... گراہم نے کہا۔

"آج رات کو بارہ بجے۔ میری بھوجن مل سے بات ہو چکی ہے جس جگہ وہ ٹاور ہے اس طرف ویران علاقہ ہے۔ ہم وہاں پہنچ جائیں گے اور پھر فائر ہوتے ہی ہم وہاں سے فارمولا حاصل کر کے واپس آ جائیں گے"...... رام چندر نے کہا۔

"لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے جس طرح کام بتایا گیا ہے ویسے ہی ہو گا"...... گراہم نے کہا۔

"اس کی گارنٹی دونوں طرف سے میں ہی دے سکتا ہوں۔ بھوجن مل کو بھی میں ہی گارنٹی دوں گا کہ رقم وصول ہو چکی ہے وہ کام

کرے اور آپ کو بھی گارنٹی میں ہی دے سکتا ہوں کہ اگر آپ کو اعتماد ہو تو پھر ٹھیک ورنہ آپ کی مرضی"...... رام چندر نے کہا۔

"تم مجھے حلف دو کہ یہ کام جس طرح تم نے بتایا ہے ویسے ہی ہو گا"...... گراہم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں حلف دینے کے لئے تیار ہوں"...... رام چندر نے کہا اور پھر اس نے باقاعدہ حلف اٹھایا تو گراہم نے جیب سے ایک چیک بک نکالی۔ یہ ایک ایک لاکھ ڈالر کے گارینٹڈ چیک تھے۔ چیک بک میں سو چیک تھے۔ گراہم نے اکیاون چیک، چیک بک سے علیحدہ کئے اور بقیہ چیک بک واپس جیب میں ڈال کر اس نے علیحدہ کئے ہوئے تمام چیک رام چندر کے حوالے کر دیئے۔ رام چندر کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ بیٹھیں۔ میں انہیں سیف میں رکھ کر آ رہا ہوں"...... رام چندر نے کہا اور اٹھ کر وہ اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جانے کے بعد جینی نے گراہم کی طرف دیکھا تو گراہم نے مسکراتے ہوئے جھٹکا دے کر سر کو ہلایا تو جینی کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ گراہم کے اشارے کا مقصد ہے کہ کام ہونے کے بعد وہ اس رام چندر سے یہ سب کچھ جبراً واپس لے لے گا اور اسے معلوم تھا کہ گراہم ایسے کاموں میں ماہر ہے۔ تھوڑی دیر بعد رام چندر واپس آیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو"...... گراہم نے کہا تو رام چندر نے سر ہلاتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بھوجن مل بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رام چندر بول رہا ہوں بھوجن مل۔ معاملات مکمل طور پر طے ہو گئے ہیں۔ تمہاری مطلوبہ رقم کے گارینٹڈ چیک میں نے وصول کر لئے ہیں"...... رام چندر نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ رات کو بارہ بجے سپیشل پوائنٹ پر پہنچ جاؤ اور سنو جب مال تمہیں مل جائے تو تم نے جگنو ٹارچ روشن کر کے مجھے کاشن دینا ہے تاکہ میں مطمئن ہو جاؤں"...... بھوجن مل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو بھوجن میں نے پارٹی کو بتا دیا ہے کہ کام بے داغ طریقے سے ہو گا اس لئے سوچ لو کہ اس کام میں کسی قسم کی کوئی معمولی سی گڑبڑ بھی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ جو پارٹی اتنی بڑی رقم دے سکتی ہے وہ کام درست نہ ہونے کی صورت میں اسے واپس بھی حاصل کر سکتی ہے"...... رام چندر نے کہا۔

"تم بے فکر رہو رام چندر۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ اگر یہ کام میرے بس میں نہ ہوتا یا اس میں کسی معمولی سی گڑبڑ کا بھی خدشہ

ہوتا تو میں ہاں نہ کرتا"...... بھوجن مل نے جواب دیا۔

"لیکن جب بعد میں وہ مال سٹور سے نہیں ملے گا تو پھر کیا ہو گا۔ اس بارے میں بھی تم نے کچھ سوچا ہے یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم بعد میں پکڑے جاؤ اور تمہارے ساتھ مجھے بھی گولی کھانی پڑے"۔ رام چندر نے کہا۔

"کم از کم چھ ماہ تک یہ مال چیک نہیں ہو گا اور تمہیں معلوم ہے کہ تین ماہ بعد مجھے ایریئے سے رخصت کر دیا جائے گا اور چونکہ میری آتے ہوئے مکمل کمپیوٹر چیکنگ ہو گی اس لئے میری رپورٹ اوکے ہو گی پھر میں اس رقم سمیت یورپ یا ایکریمیا چلا جاؤں گا۔ بعد میں جو ہو گا ہوتا رہے"...... بھوجن مل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے تم کام کرو۔ ہم وہاں موجود ہوں گے۔ گڈ بائی"...... رام چندر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب میں پوری طرح مطمئن ہوں جناب۔ ورنہ یہ بعد والا خدشہ میرے ذہن میں بھی موجود تھا کیونکہ آپ نے تو چلے جانا ہے لیکن میں نے یہیں رہنا ہے"...... رام چندر نے کہا اور گراہم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے"...... گراہم نے کہا۔

"آپ پربت چلنے کے لئے تیار ہوں تو ہم ابھی روانہ ہو جاتے ہیں"...... رام چندر نے کہا۔

"پربت کیا"...... گراہم نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ایریئے کا قریبی شہر ہے وہاں بھی میرا ایک کلب ہے۔ ہم چار گھنٹے میں وہاں پہنچ جائیں گے اور پھر اطمینان سے اپنے وقت پر سپیشل پوائنٹ پر پہنچ جائیں گے"...... رام چندر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں"...... گراہم نے جواب دیا اور رام چندر نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ وہ شاید روانگی کے انتظامات کے سلسلے میں کسی کو ہدایات دینا چاہتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت پربت پہنچ چکا تھا۔ یہاں انہوں نے ایک اسٹیٹ ایجنسی کے ذریعے ایک رہائش گاہ اور کار وغیرہ حاصل کر لی تھی۔ پربت خاصا بڑا شہر تھا اور یہاں کئی بڑی بڑی صنعتیں بھی تھیں اس لئے یہاں ہر قسم کی چیزیں آسانی سے مہیا ہو جاتی تھیں اور چونکہ کافرستان میں خفیہ طور پر بھاری رقم کی ادائیگی پر ہر قسم کا اسلحہ بھی مل جاتا تھا اس لئے عمران نے اپنے ساتھیوں سمیت اس کا بندوبست بھی کر لیا تھا۔ اس وقت وہ سب اس رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ عمران نے ایک نقشہ کھول کر اپنے سامنے رکھا ہوا تھا۔ یہ نقشہ ہاتھ سے بنایا گیا تھا۔ عمران نے یہاں ایک ایسے آدمی کو ٹریس کر لیا تھا جو پہلے اٹیمک ایریئے کی سیکورٹی میں کام کرتا تھا۔ اس کے بعد اس کی مدت ملازمت ختم ہو گئی تھی تو وہاں سے آ گیا۔ وہ چونکہ پربت کا ہی رہائشی تھا اس لئے وہ پربت میں ہی رہنے لگا

تھا۔ اٹیمک ایریئے میں سوائے بڑے عہدوں کے چھوٹے ملازمین کے
لئے یہ قانون موجود تھا کہ ان کی مدت ملازمت تین سال تک رہتی
تھی اس کے بعد انہیں فارغ کر دیا جاتا تھا تاکہ وہ زیادہ عرصہ اٹیمک
ایریئے میں کام نہ کر سکیں۔ اس کی وجہ ان کے نزدیک یہ تھی کہ
زیادہ عرصہ تک رہنے سے وہ اس کے خفیہ راز بھی جان سکتے تھے۔
اس آدمی کا نام گپتا تھا اور وہ ایک ہوٹل میں سپروائزر تھا۔ یہ نقشہ
اس گپتا نے تیار کیا تھا اور بھاری رقم کے عوض گپتا نے یہ وعدہ بھی
کیا تھا کہ وہ اٹیمک سٹور کی سیکورٹی میں کام کرنے والے ایک آدمی
کو اپنے ساتھ لا کر عمران سے ملوائے گا تاکہ عمران اس سے سٹور کے
بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر سکے۔ عمران اور اس کے
ساتھی سب مقامی میک اپ میں تھے۔ عمران اس نقشے کو بڑے غور
سے دیکھ رہا تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے
میں کہا۔

"گپتا بول رہا ہوں پرنس"...... دوسری طرف سے گپتا کی آواز
سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"شیام سے بات ہو گئی ہے وہ دس ہزار روپے کے عوض مکمل
معلومات مہیا کرنے کے لئے تیار ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ وہ صرف

معلومات مہیا کر سکتا ہے مزید کچھ نہیں کر سکتا"...... گپتا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر اس سے کہاں ملاقات ہو سکتی ہے"۔ عمران
نے پوچھا۔

"آپ گڈ ڈے ریستوران میں آجائیں وہاں سپیشل رومز موجود
ہیں۔ روم نمبر فور میں ہم دونوں موجود ہوں گے"...... گپتا نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنی دیر بعد"...... عمران نے پوچھا۔

"آدھے گھنٹے بعد"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے ہم آرہے ہیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس
نے نقشہ تہہ کر کے جیب میں ڈالا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"صالحہ اور جولیا میرے ساتھ جائیں گی۔ تم لوگ یہیں رہو
گے"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صالحہ اور
جولیا اٹھ کر اس کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگیں۔

"تم نے ہم دونوں کو ہی کیوں ساتھ لیا ہے"...... جولیا نے
راستے میں پوچھا۔

"خاتون ساتھ ہو تو آدمی کو شریف اور بے ضرر سمجھا جاتا ہے اور
جہاں دو خواتین ہوں وہاں تو آدمی نجیب الطرفین شریف بن جاتا
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ اور جولیا دونوں
بے اختیار ہنس پڑیں۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کار ریستوران کی
سائیڈ پر پارک کی اور چند لمحوں بعد وہ سپیشل روم نمبر فور کے

دروازے پر موجود تھے۔ عمران نے دروازے پر دستک دی تو دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر گپتا موجود تھا۔ وہ عمران، جولیا اور صالحہ کو دیکھ کر ایک طرف ہٹ گیا۔

"تشریف لائیں پرنس"...... گپتا نے کہا تو عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جولیا اور صالحہ بھی اندر داخل ہوئیں تو گپتا نے دروازہ بند کر دیا۔ کمرے میں ایک اور ادھیڑ عمر مقامی آدمی موجود تھا جو عمران، جولیا اور صالحہ کو اندر آتے دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"پرنس۔ یہ شیام ہے اور شیام یہ پرنس اور ان کی ساتھی خواتین ہیں"...... گپتا نے باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد وہ بیٹھ گئے۔

"پرنس آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... گپتا نے کہا۔

"کام کے دوران کچھ نہیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"شیام آپ کو معلومات دینے کے لئے موجود ہے لیکن رقم آپ کو پیشگی ادا کرنا ہو گی"...... گپتا نے کہا تو عمران نے جیب سے نوٹ نکالے اور انہیں اپنے سامنے رکھ لیا۔

"سنو شیام۔ اگر تمہارے ذہن میں یہ بات ہے کہ تم رقم لے کر مجھے غلط معلومات مہیا کر کے اپنا الو سیدھا کر لو گے تو ابھی انکار کر دو اگر میں تمہاری منہ مانگی رقم دے سکتا ہوں تو میں اسے مع منافع بھی وصول کر سکتا ہوں اور منافع تمہاری جان کی صورت میں بھی

وصول ہو سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ مجھے اٹیمک سٹور کے طرز تعمیر اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل ہیں اس لئے مجھے ڈاج دینے کی کوشش نہ کرنا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جو کچھ میں جانتا ہوں پرنس وہ میں بتا دوں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اٹیمک ایریئے کے انتظامات ایسے ہیں کہ آپ چاہے کچھ بھی کر لیں آپ نہ اس میں داخل ہو سکتے ہیں اور نہ وہاں سے کچھ حاصل کر سکتے ہیں اس لئے معلومات مہیا کر کے میں اپنے ملک سے بھی غداری نہیں کروں گا اور معقول رقم بھی کما لوں گا"۔ شیام نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تمہارا جواب بتا رہا ہے کہ تم سچ بولو گے۔ اوکے یہ لو رقم"...... عمران نے کہا اور نوٹ اٹھا کر اس نے شیام کے سامنے رکھ دیئے۔

"شکریہ۔ اب آپ پوچھیں کیا پوچھنا چاہتے ہیں"...... شیام نے نوٹ اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ اٹیمک سٹور میں انتہائی قیمتی چیزیں کس میں رکھی جاتی ہیں۔ الماریوں میں یا سپیشل سیف بنے ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سپیشل سیف بنے ہوئے ہیں جناب"...... شیام نے جواب دیا۔

"سٹور کے اندرونی نظام اور حفاظتی اقدامات کے بارے میں

تفصیلات بتا دو"۔۔۔ عمران نے کہا اور شیام نے تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔

"تم نے جو کچھ بتایا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب تک سٹور کے اندر کا کوئی آدمی نہ چاہے سٹور سے خفیہ طور پر کوئی چیز باہر نہیں آ سکتی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن اندرونی کام کرنے والا کوئی آدمی کوئی چیز سٹور سے باہر تو لے آ سکتا ہے لیکن وہ ایریئے سے باہر کسی صورت بھی نہیں لا سکتا"۔۔۔۔ شیام نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ اب باقی باتیں گپتا سے ہوں گی"۔۔۔ عمران نے کہا اور شیام اٹھا اور سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"پرنس۔ آپ وہاں سے کیا لانا چاہتے ہیں۔ اس سٹور میں تو اٹیمک لیبارٹریوں میں کام کرنے والی مشینری کے پرزے ہی ہوتے ہیں اور تو کچھ نہیں ہوتا۔ اٹیمک اسلحے کا سٹور تو اس ایریئے میں بنایا ہی نہیں گیا۔ وہ تو ملٹری کے خفیہ سٹورز میں رکھا جاتا ہے"۔ شیام کے جانے کے بعد گپتا نے کہا۔

"وہاں ایک اہم سائنسی فارمولے کی مائیکرو فلم رکھی گئی ہے اور مجھے وہ فلم چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو گپتا چونک پڑا۔

"مائیکرو فلم۔ نہیں پرنس۔ ایسی چیزیں اس سٹور میں کیسے رکھی جا سکتی ہیں۔ آپ کو کسی نے غلط اطلاع دی ہے"۔۔۔۔ گپتا نے کہا۔

"نہیں۔ اسے حفاظت کی غرض سے وہاں رکھا گیا ہے۔ وہ وہیں موجود ہے اگر تم اس سلسلے میں کوئی مدد کر سکو تو تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ مل سکتا ہے۔ اتنا معاوضہ کہ تم یورپ یا ایکریمیا جا کر عیش کی زندگی گزار سکتے ہو اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"پرنس۔ آپ کتنی رقم دے سکتے ہیں"۔۔۔۔ گپتا نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"جتنی تم مانگو۔ لیکن کام ہونا چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ اگر بیس لاکھ روپے دے سکیں تو میں اس فلم کو سٹور تو کیا ایریئے سے بھی باہر لا سکتا ہوں"۔۔۔۔ گپتا نے کہا۔

"مل جائیں گے لیکن پہلے مجھے بتاؤ کہ تمہارے ذہن میں کیا پلان ہے کیونکہ بیس لاکھ بہت بڑی رقم ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پرنس ایک طریقہ ایسا ہے کہ جس سے کوئی بھی چیز ایریئے سے باہر نکالی جا سکتی ہے۔ انتہائی اہم اور قیمتی پرزے پہلے بھی اس طریقے سے باہر نکالے جاتے رہے ہیں اور اب بھی نکالے جا رہے ہیں کیونکہ وہاں کے لوگ صرف تنخواہوں پر کام نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ گپتا نے کہا۔

"تم طریقہ تو بتاؤ پھر میں فیصلہ کروں گا کہ کیا واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے یا نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بڑا آسان طریقہ ہے۔ آپ سنیں گے تو حیران رہ جائیں

گے"...... گپتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ وہ کون سا"...... عمران نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اٹیمک لیبارٹریوں کا فضلہ بڑے بڑے مخصوص کنٹینروں میں بھر کر ایریئے سے باہر نکالا جاتا ہے اور پھر انہیں دور پہاڑی علاقوں میں زیر زمین دفن کر دیا جاتا ہے۔ ان کنٹینروں کی چیکنگ سیکورٹی کے آدمی کرتے ہیں۔ ان کنٹینروں میں اہم پرزے ایسے لفافوں میں پیک کر کے ڈال دیئے جاتے ہیں جو آسانی سے خراب نہیں ہوتے۔ جب یہ فضلہ وہاں پہاڑی علاقے میں ڈالا جاتا ہے تو پہلے اسے ایک ڈھیر کی صورت میں ڈال دیا جاتا ہے۔ جب کافی فضلہ اکٹھا ہو جاتا ہے تو پھر اسے زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے اور اکثر یہ فضلہ وہاں کئی کئی ماہ پڑا رہتا ہے اور رپورٹ دے دی جاتی ہے کہ اسے دفن کر دیا گیا ہے اس طرح دفن کرنے کی رقم بچا لی جاتی ہے۔ اس ڈھیر سے آسانی سے وہ لفافے نکال لئے جاتے ہیں اور ان میں سے آلات نکال کر مارکیٹ میں فروخت کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ کارروائی ہر ہفتے ہوتی ہے اور اس کے لئے بدھ کا دن مقرر ہے اور کل بدھ ہے اور کل سٹور میں سے وہ مائیکرو فلم نکال کر پیک کر کے فضلے میں ڈال دی جائے تو کل ہی وہ حاصل کی جا سکتی ہے"...... گپتا نے کہا تو عمران چونک پڑا کیونکہ طریقہ واقعی بے حد آسان اور سادہ تھا۔

"کیا فضلے کے اس کنٹینر کو چیک نہیں کیا جاتا"...... عمران نے

پوچھا۔

"چیک کیا جاتا ہے لیکن باہر سے۔ اندر تو ظاہر ہے فضلہ بھرا ہوتا ہے"...... گپتا نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو یہ تو ٹھیک ہے لیکن سٹور سے وہ فلم نکالے گا کون اور کون اسے پیک کر کے کنٹینر میں ڈالے گا"...... عمران نے کہا۔

"سٹور سیکورٹی کا ایک آدمی پربت میں موجود ہے۔ وہ ایک ہفتے کی چھٹی پر آیا ہوا ہے اور کل صبح اس نے واپس جانا ہے وہ یہ کام آسانی اور اطمینان سے کر سکتا ہے۔ پہلے بھی وہ اہم پرزوں کی سمگلنگ میں ملوث رہا ہے اور اب بھی شاید وہ یہ کام کرتا ہو"...... گپتا نے کہا۔

"لیکن اس کے جسم میں تو آلہ ہو گا جس سے اس کی گفتگو اور حرکات و سکنات وہاں چیک ہو رہی ہوں گی پھر اس سے بات کیسے ہو گی"...... عمران نے کہا تو گپتا بے اختیار چونک پڑا۔

"اس آلے کو چند گھنٹوں کے لئے آف کرنے کی اجازت ہوتی ہے تاکہ آدمی پرائیویسی کو انجوائے کر سکے۔ ایک خاص کیمیکل ساتھ دیا جاتا ہے چونکہ جاتے وقت اس کی مکمل سکریننگ کی جاتی ہے اس لئے انہیں اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ ان چند گھنٹوں میں پرائیویسی کے دوران وہ کیا کرتا ہے"...... گپتا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا نام ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا نام ٹھاکر ہے۔ وہ سٹور سیکورٹی چیف کا اسسٹنٹ ہے"...... گپتا نے جواب دیا۔

"کیا وہ اس کام پر رضامند ہو جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں کیونکہ میری اس سے کل ہی بات ہوئی ہے۔ وہ جوا کھیلنے کا عادی ہے اور اسے ہر وقت بھاری رقومات چاہئے ہوتی ہیں"۔ گپتا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم اس سے بات کرو لیکن یہ خیال رکھنا کہ یہ فلم ہے اگر اسے انتہائی احتیاط سے پیک نہ کیا گیا تو یہ ضائع بھی ہو سکتی ہے اور ایسی صورت میں سارا کام ہی ختم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب۔ ٹھیک ہے آپ جائیں میں اس سے بات کر کے آپ کو فون کر دوں گا"...... گپتا نے کہا تو عمران سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف جا رہا تھا۔ ظاہر ہے جولیا اور صالحہ بھی اس کے ساتھ کار میں سوار تھیں۔

"کیا اس طرح واقعی کام ہو جائے گا"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ بہرحال کوئی راستہ تو سامنے آیا"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ رہائش گاہ پر پہنچنے کے تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"گپتا بول رہا ہوں پرنس۔ اس آدمی سے میری بات ہوئی ہے لیکن ایک نئی صورت حال سامنے آئی ہے۔ کیا آپ کے علاوہ بھی کوئی پارٹی اس کام میں دلچسپی لے رہی ہے"...... گپتا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی گراہم کا نام آ گیا۔

"ہو سکتا ہے۔ کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"کیونکہ وہ پارٹی آج رات ہی وہ مال نکال لے جائے گی اور ٹھاکر بھی آج شام کو واپس ایریئے میں جا رہا ہے"...... گپتا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ کیا سلسلہ ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے ٹھاکر سے رابطہ کیا تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ پہلے ہی اس معاملے میں بک ہو چکا ہے اس لئے وہ ہمارا کام نہیں کر سکتا جس پر میں نے اس سے مزید تفصیل معلوم کی تو اس نے بتایا کہ سٹور کا سیکورٹی اسسٹنٹ بھوجن مل جو اس کا باس بھی ہے اس نے اس سے فون پر رابطہ کیا اور اسے بتایا کہ اس نے کسی پارٹی سے ایک بھاری سودا کیا ہے۔ اس سودے کے تحت وہ دونوں مل کر سٹور سے مائیکرو فلم نکال کر اسے ایریئے سے باہر پہنچائیں گے۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ بھوجن مل نے اس فلم کو باہر نکالنے کا انتہائی سادہ اور آسان طریقہ سوچا ہے۔ بھوجن مل کا ایک دوست

رات کو ایک واچ ٹاور پر ڈیوٹی دیتا ہے اور ہر گھنٹے بعد واچ ٹاور کو باری باری ایک مخصوص گن سے فضا میں ٹرنچ فائر کرنا پڑتا ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ڈیوٹی دینے والا جاگ بھی رہا ہے اور ہوشیار بھی ہے۔ اس ٹرنچ فائر میں جو کیپسول استعمال ہوتا ہے وہ خاصا بڑا ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ سوچا ہے کہ ایک کیپسول کو خالی کر کے اس میں مائیکرو فلم رول ڈال کر اس گن سے اس کیپسول کو ایریئے سے باہر فائر کر دیا جائے گا اس طرح کسی کو معلوم ہوئے بغیر یہ کیپسول ایریئے سے باہر پہنچ جائے گا جہاں وہ پارٹی پہلے سے موجود ہو گی اور وہ اس کیپسول جس میں مائیکرو فلم ہو گی حاصل کر لے گی۔ اس کے لئے اس پارٹی نے اتنی بھاری رقم حاصل کی ہے کہ بھوجن مل کے ساتھ ساتھ ٹھاکر اور واچ ٹاور پر موجود اس کا دوست تینوں خوشحال ہو جائیں گے۔ چونکہ بھوجن مل اکیلا سٹور میں سے یہ مائیکرو فلم رول نہیں نکال سکتا تھا کیونکہ وہاں کے قانون کے مطابق سٹور کے اندر داخل ہونے کے لئے سیکورٹی آفیسروں کو علیحدہ علیحدہ چابیاں استعمال کرنا ہوتی ہیں تب راستہ کھلتا ہے اس لئے بھوجن مل نے ٹھاکر کو اپنے ساتھ شامل کیا ہے اور اسی لئے ٹھاکر اپنی چھٹی کینسل کرا کر آج ہی واپس جا رہا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اب تک وہ واپس جا بھی چکا ہو۔ بہرحال اس نے ہمارا کام کرنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے اب آپ جیسا کہیں"...... گپتا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ آئیڈیا۔ واقعی بہترین اور اچھوتا آئیڈیا ہے۔ بہرحال میں نے

جو رقم تمہیں دی ہے وہ تمہاری ہے میں اسے واپس نہیں لوں گا البتہ اگر تم کسی طرح یہ معلوم کر سکو کہ یہ پارٹی کہاں موجود ہو گی تو ہم اس پارٹی سے اپنا مال حاصل کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بڑی کوشش کی ہے لیکن اصل میں ٹھاکر کو بھی معلوم نہیں ہے کہ پارٹی کون ہے۔ شاید اس بھوجن مل کو اس کا علم ہو اور وہ بھی اب ایریئے میں جا چکا ہے"...... گپتا نے جواب دیا۔

"کیا کسی طرح یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ بھوجن مل کا وہ دوست جو واچ ٹاور پر نائٹ ڈیوٹی دے رہا ہے وہ کون ہے اور کس ٹاور پر ڈیوٹی دے رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں تو اس بھوجن مل سے واقف ہی نہیں ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اٹیمک ایریئے میں فون ایکس چینج ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہے۔ فون پر وہاں کسی سے بھی بات ہو سکتی ہے لیکن یہ بات چیت بھی ٹیپ ہوتی ہے اور باقاعدہ چیک ہوتی ہے"...... گپتا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں فون نمبر معلوم ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... گپتا نے جواب دیا اور ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ تم سے بعد میں پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور

کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے گپتا کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

"اٹیمک ایریا ایکس چینج"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"سٹور سیکورٹی اسسٹنٹ بھوجن مل سے بات کراؤ۔ میں اس کا دوست گراہم بول رہا ہوں"...... عمران نے گراہم کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ بھوجن مل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"گراہم بول رہا ہوں بھوجن مل"...... عمران نے گراہم کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کون گراہم۔ میں تو کسی گراہم کو نہیں جانتا"..... بھوجن مل کے لہجے میں حیرت تھی۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی گراہم کو نہیں جانتا۔ اس کا مطلب تھا کہ یا تو بھوجن مل اور گراہم کے درمیان کوئی اور آدمی ہے یا پھر گراہم نے کسی اور لہجے اور نام سے اس سے رابطہ کیا ہے۔

"مجھے تو یہی بتایا گیا ہے کہ میرا نام آپ کو بتا دیا گیا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے پھر سہی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"عمران صاحب۔ ہمیں اس گراہم اور جینی کو تلاش کرنا چاہئے ورنہ ملٹری ایریا تو بہت وسیع ہے ہم کہاں کہاں پہرہ دے سکتے ہیں اور اگر وہ گراہم فلم رول لے کر نکل گیا تو پھر بہت الجھن پیش آئے گی"۔ صفدر نے کہا۔

"اس علاقے میں بے شمار غیر ملکی سیاح موجود ہیں کیونکہ یہاں سے قریب ہی وہ پہاڑی سلسلہ ہے جس کی سیاحت کے لئے پوری دنیا سے سیاح آتے جاتے رہتے ہیں اور ظاہر ہے ان سیاحوں میں جوڑے بھی بے شمار ہوں گے اور گراہم اور جینی نے یقیناً میک اپ کر رکھا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ کے ذہن میں کیا آئیڈیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"فی الحال تو کوئی آئیڈیا نہیں ہے البتہ موجودہ حالات میں کوئی نہ کوئی آئیڈیا سوچنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"گپتا بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی گپتا کی آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں گپتا۔ اس پارٹی نے جو ایک ایکریمین جوڑے مرد اور عورت پر مشتمل ہے بھوجن مل اور اپنے درمیان کسی آدمی کو اس سودے میں ڈالا ہوا ہے اور وہ آدمی لامحالہ دارالحکومت کا ہی ہو گا۔ کیا تم کسی طرح اس درمیانی آدمی کو ٹریس کر سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں کیسے ٹریس کر سکتا ہوں۔ کوئی ٹپ، کوئی رابطہ، کوئی کلیو ہو تو میں کام بھی کروں"...... گپتا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ اس اٹیمک ایریئے کے گرد کون کون سی جگہیں آباد ہیں اور کون کون سی غیر آباد"...... عمران نے کہا۔

"یہ بھی مجھے معلوم نہیں ہے کیونکہ میں نے کبھی پورے ایریئے کے گرد چکر ہی نہیں لگایا"...... گپتا نے جواب دیا۔

"یہ تو تمہیں معلوم ہو گا کہ اٹیمک سٹور اس ایریئے کے کس سمت میں ہے اور اس کے قریب کون سا علاقہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اٹیمک سٹور ایریئے کے شمالی سمت میں ہے اور اس کے گرد دور دور تک ویران پہاڑی علاقہ ہے"...... گپتا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب یہی صورت ہے کہ ہم دو گروپ بنا کر اس ویران پہاڑی علاقے میں نگرانی کریں اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے"۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کمرے میں گراہم اور جینی بیٹھے شراب نوشی میں مصروف تھے کہ دروازہ کھلا اور رام چندر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"جناب کیا کوئی اور پارٹی اس مال میں دلچسپی لے رہی ہے"۔ رام چندر نے کہا تو گراہم اور جینی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"...... گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی بھوجن مل کا فون آیا ہے اس نے بتایا ہے کہ اسے ملٹری ایریئے میں کسی گراہم کا فون آیا ہے لیکن چونکہ وہ گراہم کو نہیں جانتا اس لئے اس نے صاف کہہ دیا ہے کہ وہ گراہم کو نہیں جانتا۔ جس پر فون بند کر دیا گیا۔ بھوجن مل نے پہلے دارالحکومت میرے ہوٹل میں فون کیا وہاں سے جب بتایا گیا کہ میں یہاں ہوں تو اس نے مجھ سے

یہاں رابطہ کیا اور یہ بات بتائی۔ چونکہ سٹور ایریئے سے ہونے والی تمام فون کالز چیک ہوتی ہیں اس لئے اس نے اشاروں میں صرف اتنی بات کی ہے کہ میں اس گراہم کو تلاش کروں جس کی وجہ سے وہ ذہنی طور پر پریشان ہے۔ میں نے اسے تسلی دی ہے کہ وہ ایسی کالوں پر کان نہ دھرا کرے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ گراہم کو تلاش کر کے اس سے معلوم کروں کہ اس نے کیوں اسے کال کی ہے لیکن اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ کوئی اور پارٹی بھی اس مال میں دلچسپی لے رہی ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ بھوجن مل اس سلسلے میں کام کر رہا ہے لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ اس پارٹی کو اس کی اطلاع کیسے مل گئی اور کون سی پارٹی ہو سکتی ہے"...... رام چندر نے کہا۔

"پارٹی تو میں بتا دیتا ہوں۔ یہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اپنے طور پر اس مال کو وہاں سے نکالنے کے لئے کام کیا ہو لیکن انہیں اطلاع مل گئی ہو کہ ہم نے بھوجن مل سے پہلے رابطہ کر لیا ہے اور یہ فون یقیناً اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لیڈر عمران نے کیا ہو گا۔ وہ یہ بات کنفرم کرنا چاہتا ہو گا کہ کیا بھوجن مل گراہم کے لئے کام کر رہا ہے یا نہیں"...... گراہم نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ اوہ جناب۔ یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے۔ سیکرٹ سروس تو انتہائی تربیت یافتہ ہوتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سب مارے جائیں"...... رام چندر نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم اس کی فکر مت کرو۔ انہیں کسی طرح بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہمارا مشن کیا ہے اور چونکہ یہ مشن آج رات کو مکمل ہو جائے گا اس لئے ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے بعد میں وہ ٹکریں مارتے رہیں اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایریئے میں وہ داخل نہیں ہو سکتے اور نہ ہی وہ بھوجن مل سے کچھ پوچھ سکتے ہیں۔ اس طرح تمہارا نام بھی سامنے نہیں آئے گا البتہ اب ہمیں مشن کی تکمیل تک بے حد محتاط رہنا پڑے گا۔ تم مجھے بتاؤ کہ ہم نے کس ایریئے میں رات کو جانا ہے وہاں کے بارے میں تفصیل بتا دو تاکہ ہم وہاں باقاعدہ حفاظتی انتظامات کر کے جائیں"...... گراہم نے کہا تو رام چندر نے جیب سے ایک نقشہ نکالا اور اسے درمیانی میز پر رکھ کر کھول دیا۔

"یہ دیکھئے۔ یہ جہاں میں نے سرخ دائرہ لگایا ہے یہ ملٹری ایریئے کی حد بندی ہے اور یہاں سٹور ہے اور بھوجن مل نے جو واچ ٹاور بتایا ہے وہ یہاں ہے۔ اس کے ساتھ دور دور تک ویران پہاڑی علاقہ ہے جہاں رات کو کوئی آدمی نہیں ہوتا۔ ہم نے یہاں موجود رہنا ہے۔ وہ کیپسول اس جگہ کے ارد گرد ہی گرے گا"...... رام چندر نے نقشے پر لگائے ہوئے نشانات کی باقاعدہ تشریح کرتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں نائٹ ٹیلی سکوپ مل سکتی ہے"...... گراہم نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ کیوں"...... رام چندر نے چونک کر پوچھا۔

"اردگرد کی نگرانی بے حد ضروری ہے اور یہ نگرانی نائٹ ٹیلی سکوپ کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر وہ سیکرٹ سروس والے وہاں موجود ہوئے تو کیا آپ ان پر فائر کھولیں گے۔ اس طرح تو ملٹری ایریا والے چوکنا ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ اس طرح ہمارا مشن بھی ناکام ہو جائے"...... رام چندر نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہ حماقت نہیں کر سکتا۔ البتہ اس کیپسول کی حفاظت ضروری ہے"...... گراہم نے کہا۔

"لیکن اگر یہ کیپسول انہوں نے اٹھا لیا پھر"...... رام چندر واقعی بے حد خوفزدہ تھا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے رام چندر۔ فائرنگ خفیہ طور پر بھی ہو سکتی ہے اب تو سائیلنسر لگی مشین گن بھی عام مل جاتی ہے اس لئے ہم چھپ کر نگرانی کریں گے۔ جب کیپسول فائر ہو جائے گا تو ہم کیپسول حاصل کریں گے اس دوران جینی ہم دونوں سے ہٹ کر نگرانی کرتی رہے گی اور اگر کوئی سامنے آیا تو سائیلنسر لگی مشین گن سے اس کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اب ان کی تعداد سینکڑوں میں تو نہیں ہو گی۔ زیادہ سے زیادہ چار پانچ آدمی ہی ہوں گے"۔ گراہم نے کہا تو رام چندر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوہ۔ واقعی آپ نے درست کہا ہے لیکن اس کے لئے ہمیں

پوری منصوبہ بندی کر لینی چاہئے۔ اگر آپ کہیں تو میں یہاں سے مزید آدمی بھی ہائر کر سکتا ہوں"...... رام چندر نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ زیادہ آدمی ہمارے لئے خطرناک ہوں گے۔ ہم صرف تینوں وہاں جائیں گے اور ابھی شام ہونے میں کچھ دیر باقی ہے اس لئے بہتر ہے کہ ہم پہلے وہاں پہنچ جائیں۔ گاڑی ہم باہر چھوڑ دیں گے اور اس سپاٹ تک پیدل جائیں گے۔ اس کے بعد میں اور جینی علیحدہ علیحدہ نائٹ ٹیلی سکوپ سے نگرانی کریں گے اور ہمارے پاس سائیلنسر لگی دور مار مشین گنیں بھی ہوں گی جبکہ تم ہم دونوں سے علیحدہ رہو گے اور کیپسول تم اٹھاؤ گے اور جگنو کاشن بھی تم ہی دو گے۔ اس کے بعد تم اکیلے واپس پربت کی طرف جاؤ گے اور ہم تمہاری نگرانی کرتے ہوئے تمہارے پیچھے آئیں گے۔ جب ہماری تسلی ہو جائے گی کہ وہاں کوئی آدمی بھی موجود نہیں ہے تو پھر ہم اکٹھے ہو جائیں گے"...... گراہم نے باقاعدہ منصوبہ بندی کرتے ہوئے کہا۔

"اور اگر وہ زیادہ لوگ ہوئے۔ تب"...... رام چندر نے کہا۔

"تو پھر ہم انہیں ہلاک کر دیں گے لیکن اس وقت جب تم کیپسول حاصل کر لو گے اور جگنو کاشن دے دو گے۔ اس سے پہلے نہیں ورنہ وہ بھوجن مل بھی مشکوک ہو کر مشن بھی چھوڑ سکتا ہے"۔ گراہم نے کہا تو رام چندر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم اب دو نائٹ ٹیلی سکوپ اور سائیلنسر لگے اسلحے کا انتظام کرو

تاکہ ہم اپنے مشن پر روانہ ہو سکیں"...... گراہم نے کہا تو رام چندر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات موجود تھے اور پھر وہ واپس چلا گیا۔

"معاملات تو انتہائی خراب ہیں گراہم۔ ایسا نہ ہو کہ ہم آخری لمحے میں ناکام ہو جائیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی لامحالہ پوری منصوبہ بندی کے ساتھ وہاں آئے گی"...... رام چندر کے جانے کے بعد جینی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اب جو کچھ بھی ہو بہرحال مشن تو ہم نے مکمل کرنا ہے ہمارے حق میں بہت سے پوائنٹس جاتے ہیں ایک تو یہ کہ ہمیں سپاٹ کا علم ہے جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بہرحال سپاٹ کا علم نہ ہو گا۔ دوسری بات یہ کہ ہو سکتا ہے کہ انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو کہ یہ مشن آج رات ہی مکمل ہو جائے گا اس لئے وہ وہاں نہ پہنچیں"۔ گراہم نے کہا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ وہ وہاں پہنچیں گے"...... جینی نے کہا۔

"تو پھر آخری صورت یہی ہو گی کہ ان سے مقابلہ ہو گا پھر جو جیت جائے گا وہی فاتح ہو گا"...... گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم یہ مشن کچھ عرصے کے لئے معطل کر دیں"...... جینی نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں جتنا زیادہ وقت ملے گا اتنا ہی ہمارے لئے خطرہ

بڑھ جائے گا۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں ہی تلاش کر لیں اس لئے مشن تو بہرحال آج رات ہی پورا ہو گا اور تم بے فکر رہو۔ گراہم کی منصوبہ بندی بہرحال کامیاب رہے گی"...... گراہم نے کہا تو جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن اس رام چندر کا کیا ہو گا۔ اسے تو بعد میں بھی ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کافرستانی ایجنٹ بھی ہمارے پیچھے آ سکتے ہیں"...... جینی نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ جب تک رام چندر یہ کیپسول حاصل نہیں کر لے گا یہ زندہ رہے گا۔ جب یہ کیپسول حاصل کر لے گا پھر اسے بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔ میں اپنے خلاف ثبوت کیسے چھوڑ سکتا ہوں"...... گراہم نے کہا اور جینی کے چہرے پر اس بار اطمینان کے گہرے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

رات کا اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ یہ اندھیرا بے حد گہرا تھا کیونکہ آسمان پر بادل موجود تھے اس لئے چاند کی روشنی بھی موجود نہ تھی البتہ ملٹری ایریئے کی دیواروں پر موجود مخصوص انداز کی سرچ لائیٹیں روشن تھیں لیکن ان کی روشنی کے بعد کے علاقے میں اندھیرا مزید گہرا تھا۔ عمران ایک ٹیلے پر لیٹا ہوا آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ لگائے اردگرد کے ماحول کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ اس کے ساتھ جولیا اور تنویر تھے اور وہ بھی کچھ فاصلے پر اسی طرح ٹیلوں پر لیٹے ہوئے نائٹ ٹیلی سکوپس کی مدد سے جائزہ لینے میں مصروف تھے جبکہ صالحہ، صفدر اور کیپٹن شکیل ان سے بہت دور علیحدہ علاقے میں تھے۔ اٹیمک ایریئے کی دیوار دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس پر تقریباً ہر پانچ سو گز کے بعد واچ ٹاور بنا ہوا تھا۔ واچ ٹاور مکمل اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تھے اس لئے نائٹ ٹیلی سکوپ کے

باوجود واچ ٹاورز کی اندرونی حالت نظر نہیں آتی تھی۔ انہیں یہاں آئے ہوئے تقریباً تین گھنٹے گزر چکے تھے لیکن یہاں انہیں باوجود جائزہ لینے کے کوئی آدمی نہ نظر آیا تھا۔

"جب تک یہ بات حتمی طور پر معلوم نہ ہو جائے کہ اس بھوجن مل کا دوست کس واچ ٹاور پر موجود ہے اس وقت تک ہمارا یہ مشن مکمل ہوتا نظر نہیں آتا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کسی اور علاقے میں موجود ہوں اور مشن مکمل کر کے نکل جائیں اور ہم یہاں بیٹھے انتظار کرتے ہی رہ جائیں"...... جولیا نے عمران کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ اندازہ ہی ہے کہ بھوجن مل کا دوست سٹور کے قریب ہی کسی واچ ٹاور پر موجود ہو گا لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں سٹور سے بہت دور وہ کسی اور واچ ٹاور پر ہو۔ بہرحال انتظار کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹریج فائر وقفے وقفے سے آسمان پر نظر آ جاتے تھے لیکن ان کے درمیان کافی وقفہ تھا۔ عمران نے گپتا کی مدد سے دو زیرو سکس ٹرانسمیٹر بھی حاصل کر لئے تھے۔ ایک سیٹ صفدر کے پاس تھا جبکہ دوسرا عمران کے پاس تاکہ ان کے درمیان رابطہ رہ سکے لیکن ابھی تک صفدر کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تھی۔ رات گزرتی چلی جا رہی تھی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا عمران کے دل میں بے چینی

بڑھتی چلی جا رہی تھی لیکن سچوئیشن ہی ایسی تھی کہ اس کے پاس اس بے چینی کو دور کرنے کا کوئی اور طریقہ نہ تھا۔ پھر اچانک اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں تو عمران چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو صفدر کالنگ۔ اوور"...... صفدر کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب یہاں سے تقریباً تین فرلانگ کے فاصلے پر اچانک ویران علاقے میں جگنو سا چمکا اور پھر اندھیرا چھا گیا۔ میں نے اس کاشن کو دیکھ لیا ہے اس لئے ہم تیزی سے اس طرف بڑھے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو وہاں ایک مقامی آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے لیکن اس کے پاس جگنو کاشن موجود ہے البتہ نہ ہی اس کے پاس مائیکرو فلم رول ہے اور نہ ہی کوئی اسلحہ۔ اوور"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ گراہم اور جینی نے اس مقامی آدمی کو استعمال کیا ہے اور اس سے رول حاصل کر کے وہ نکل گئے ہیں۔ اس لاش کا رخ کس طرف ہے اور اسے گولی کس رخ سے ماری گئی ہے۔ اوور"...... عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"اسے عقب سے گولی ماری گئی ہے اور اس کا رخ پربت شہر کی طرف تھا۔ جب اسے گولی لگی ہے گولی اس کی پشت سے سیدھی دل

میں اتر گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گولی مارنے والا ماہر آدمی تھا۔ اوور"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ تم فوراً کار کے پاس پہنچو ہم بھی آ رہے ہیں۔ اب ہمیں اس گراہم اور جینی کو تلاش کرنا ہو گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا اور تنویر بھی مختلف ٹیلوں کے پیچھے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیا ہوا عمران"...... جولیا نے پوچھا اور عمران نے صفدر کی کال کے متعلق بتا دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم یہاں جھک مارتے رہے ہیں اور وہ لوگ مشن مکمل کر گئے"...... تنویر کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ مشن والا ایریا ہم سے کافی دور ہے۔ آؤ چلیں۔ ہم نے مائیکرو فلم ہر صورت میں واپس لینی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ گئے۔ جب وہ تینوں اس جگہ پہنچے جہاں ان کی کار موجود تھی تو صفدر، کیپٹن شکیل اور صالحہ تینوں وہاں موجود تھے۔

"چلو واپس"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب کار میں سوار ہو گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ اور عقبی سیٹ پر صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑا رہا تھا لیکن واپس اپنی رہائش گاہ تک پہنچنے کے باوجود راستے میں انہیں کوئی کار سرے سے ملی ہی نہ

تھی۔

"اب کیا کریں"...... صفدر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ بس اطمینان سے سو جاؤ۔ گراہم کامیاب ہو گیا جبکہ ہم ناکام ہو گئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس راستے پر پکٹنگ کرنی چاہیے جو راستہ پربت سے دارالحکومت کو جاتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بے شمار غیر ملکی آتے جاتے رہتے ہیں۔ ہم انہیں کس طرح پہچانیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔یس عمران صاحب۔ خیریت۔ اس وقت اتنی رات گئے آپ نے کال کی ہے"...... دوسری طرف سے ناٹران نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"گراہم اور جینی مائیکرو فلم رول حاصل کر لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور ہم انہیں فوری طور پر کسی طرح تلاش نہیں کر سکتے اس لئے اب آخری صورت یہی ہے کہ ان دونوں کو ایئرپورٹ پر چیک کیا جائے۔ چونکہ یہ دونوں اپنے اصل کاغذات کے ذریعے یہاں آئے تھے اور انہوں نے فوری طور پر واپس جانا ہو گا اور پھر چونکہ انہیں

دارالحکومت پہنچنے اور ایئرپورٹ تک کسی نے چیک نہیں کرنا اس لئے وہ مطمئن ہوں گے اور یقیناً اصل کاغذات پر ہی واپس جائیں گے اس لئے تم فوری طور پر اپنے آدمیوں کو چارٹرڈ طیاروں والے ایئرپورٹ اور مین ایئرپورٹ پر تعینات کر دو۔ اگر یہ لوگ ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے نکلنے کی کوشش کریں تو تم نے انہیں ہر قیمت پر روکنا ہے اور ان سے مائیکرو فلم رول حاصل کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دارالحکومت میں ایسی جتنی بھی کوریئر سروس ہیں جن کی سروسز ایکریمیا جاتی ہیں ان کے آفس پر بھی اپنے آدمی تعینات کر دو۔ ان کے حلیے میں بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گراہم اور جینی کے حلیے بھی تفصیل سے بتا دیئے۔

"آپ کب پہنچ رہے ہیں"...... ناٹران نے پوچھا۔

"ہم صبح کو یہاں سے نکلیں گے اور شام تک پہنچ جائیں گے لیکن تم نے ابھی سے حرکت میں آجانا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ گراہم اور جینی دونوں یہاں سے سیدھے ایئرپورٹ پہنچیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے شہر جا کر کوریئر سروس سے فلم رول ایکریمیا بھجوانے کی کوشش کریں۔ تمہیں دونوں ہی صورتوں کو چیک کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسے ہی ہو گا"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"اگر ہم یہاں ملٹری ایریئے میں اطلاع دے دیں تو ہمیں یقین ہے کہ پربت کے گرد فوج گھیرا ڈال لے گی اور پھر یہ لوگ یقیناً چیک ہو جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن پھر یہ فلم رول واپس اس ایریئے میں پہنچ جائے گا اور پھر اس کا وہاں سے نکالنا ناممکن ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

گراہم اور جینی سیاحوں میں بھری ہوئی بس میں بیٹھے کافرستان کے دارالحکومت کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ گراہم نے ایک سیاحتی ایجنسی کی مدد سے اس بس میں سیٹیں حاصل کی تھیں کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کار میں اکیلے جانے سے کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس والے انہیں چیک نہ کر لیں وہ میک اپ میں تھے۔ مائیکرو فلم کا رول گراہم کی جیب میں تھا۔ رات کو وہ اپنے مشن میں مکمل طور پر کامیاب رہے تھے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی آدمی انہیں نظر نہ آیا تھا اور نہ ہی کسی نے مداخلت کی تھی۔ رام چندر نے جب مائیکرو فلم رول حاصل کر لیا تو وہ اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر ان کی کار موجود تھی اور گراہم اور جینی اس کے پیچھے نگرانی کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے اور جب گراہم کو یقین ہو گیا کہ آس پاس کوئی موجود نہیں ہے تو اس نے اچانک رام چندر کی پشت میں گولی اتار دی اور رام چندر

نیچے گر کر تڑپ بھی نہ سکا اور ہلاک ہو گیا۔ گراہم نے اس کی جیب میں سے فلم رول نکالا اور پھر جینی کو لے کر وہ تیزی سے کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے بعد کار کے ذریعے وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے جو رام چندر نے انہیں لے کر دی تھی۔ دوسرے روز صبح ہوتے ہی انہوں نے یہ رہائش گاہ چھوڑ دی اور پھر ایک سیاحتی ایجنسی کے ذریعے انہوں نے سیاحوں کی اس بس میں سیٹیں حاصل کر لیں اور اب وہ بس کے درمیان بیٹھے اطمینان سے سفر کرتے ہوئے دارالحکومت کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے رابرٹ"...... جینی نے مسکراتے ہوئے پوچھا لیکن اس نے اس کا اصل نام نہ لیا تھا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے بس واپسی"...... گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں فوری طور پر تو سیٹیں نہ مل سکیں گی"...... جینی نے کہا۔

"طیارہ چارٹرڈ کرا لیں گے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم سیدھے ایئرپورٹ جائیں گے"۔ جینی نے کہا۔

"ہاں۔ اب وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اس فلم رول کو کسی کوریئر سروس

کے ذریعے بھجوا دو"...... تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد جینی نے کہا تو گراہم چونک پڑا۔

"تمہارے ذہن میں یہ خیال کیسے آیا ہے اور کیوں آیا ہے"۔ گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا چونکہ بس میں کوئی کسی کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ سب اپنے اپنے ساتھیوں سے گفتگو کرنے میں مصروف تھے اس لئے ان دونوں کی طرف بھی کوئی متوجہ نہ تھا۔

"ہم دونوں نے اس عمران کے فلیٹ پر جا کر حماقت کی تھی اس طرح اس نے ہمیں دیکھ لیا تھا اور اب ظاہر ہے ہم نے اپنے اصل حلیوں میں اور اصل کاغذات میں یہاں سے جانا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے یہ معلوم ہو گیا ہو کہ ہم نے اصل چیز حاصل کر لی ہے تو لامحالہ اب وہ یا اس کے آدمی ایئرپورٹ پر ہماری چیکنگ کے لئے موجود ہوں گے اور اگر مال ہمارے پاس ہوا تو پھر تم خود ہی سمجھ سکتے ہو کہ کیا ہو گا"...... جینی نے کہا تو گراہم کے چہرے پر تشویش کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"تم ٹھیک کہتی ہو۔ اسی لئے تو میں تمہیں ساتھ رکھتا ہوں۔ تم واقعی ٹھنڈے دماغ کے ساتھ حالات کا تجزیہ کرتی رہتی ہو لیکن اگر ایسی بات ہے تو وہ شخص کوریئر سروس کی چیکنگ بھی کرا سکتا ہے۔ کافرستان نہ صرف پاکیشیا کا ہمسایہ ملک ہے بلکہ دونوں ملک ایک دوسرے کے دشمن بھی ہیں اس لئے لامحالہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی بڑی تعداد یہاں موجود ہو گی اور عمران ان ایجنٹوں کے ذریعے بھی کوریئر

سروسز کی چیکنگ کرا سکتا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"لیکن یہ بہت بڑا ملک ہے۔ پاکیشیا سے بھی بڑا پھر اس کا دارالحکومت تو بین الاقوامی سطح پر مشہور ہے۔ یہاں کوئی ایک سروس تو نہ ہو گی۔ سینکڑوں ہو سکتی ہیں اور وہ کس کس کی چیکنگ کرائے گا"...... جینی نے کہا۔

"بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والی کوریئر سروسز کی تعداد بہرحال اتنی زیادہ نہیں ہو گی اور یہ لوگ بہرحال سب کی چیکنگ کرا سکتے ہیں یا ہیڈ آفسز میں ایکریمیا جانے والے مال کی خصوصی چیکنگ بھی ہو سکتی ہے۔ میں اس سلسلے میں کوئی رسک لینے کے لئے تیار نہیں ہوں"...... گراہم نے کہا۔

"تو اس کا ایک اور حل بھی ہے کہ ہم اسے سفارت خانے بھجوا دیں۔ وہاں سے یہ سفارتی بیگ میں باہر نکل جائے گا"...... جینی نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی جگہیں بہرحال ایجنٹوں سے خالی نہیں ہوتیں۔ ہمیں کچھ اور سوچنا ہو گا۔ تم نے مجھے واقعی سوچنے پر مجبور کر دیا ہے"۔ گراہم نے کہا اور جینی نے بھی اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ بھی کہہ رہی ہو کہ گراہم کو ضرور اس بارے میں سوچنا چاہئے۔ گراہم نے آنکھیں بند کر لیں اور سیٹ سے سر ٹکا دیا۔ کافی دیر تک وہ اسی حالت میں بیٹھا رہا۔ پھر ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"میں نے ایک فول پروف طریقہ سوچ لیا ہے"...... گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا"...... جینی نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کوریئر سروس کی بجائے ہم اسے عام ڈاک میں بھجوا دیں گے۔ یہ اتنا بڑا نظام ہوتا ہے کہ اس کی چیکنگ نہیں ہو سکتی اور خود کسی ہوٹل میں رہ پڑیں گے۔ جب ہیڈ کوارٹر سے یہ بات کنفرم ہو جائے گی کہ چیز وہاں پہنچ گئی ہے تو پھر ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ یہ چونکہ پاکیشیا نہیں ہے اس لئے عمران اور اس کے ساتھی ہم سے کوئی زبردستی بھی نہ کر سکیں گے اور ویسے بھی ہمارے کاغذات درست ہوں گے اور ہم اصل حلیوں میں ہوں گے اس لئے ہمیں کسی قسم کی فکر نہ ہو گی"...... گراہم نے کہا۔

"گڈ۔ یہ واقعی اچھی تجویز ہے۔ خاص طور پر یہ کہ مال پہنچنے کی کنفرمیشن کے بعد ہم یہاں سے نکلیں گے"...... جینی نے کہا اور گراہم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناٹران کے سپیشل پوائنٹ پر موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں عمران صاحب۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ہیڈ پوسٹ آفس میں ایک ایکریمی جوڑے نے ایک پیکٹ سپیشل ڈلیوری کے طور پر ایکریمیا کے لئے بک کرایا ہے۔ میں نے کوریئر سروسز کے ساتھ ساتھ ہیڈ پوسٹ آفس پر بھی آدمی تعینات کر دیئے تھے۔ گو اس جوڑے کے حلیے تو وہ نہیں ہیں جو آپ نے بتائے ہیں لیکن ان کا انداز اور حرکات و سکنات بہرحال بتا رہی ہیں کہ وہ عام سیاح نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا وہاں آج ایکریمیا کے لئے ایک ہی پیکٹ بک ہوا ہے"۔

عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ بے شمار بک ہوئے ہیں لیکن ایک مرد اور ایک عورت کا جوڑا۔ ان کی حرکات و سکنات کے ساتھ ساتھ اس پیکٹ کا فلم رول کے مطابق سائز یہ سب کچھ اس پیکٹ کو مشکوک بنا رہا ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"کس نام سے بک کرایا گیا ہے اور کس پتے پر"...... عمران نے پوچھا۔

"بک کرانے والے کا نام رابرٹ ہے۔ پتہ ہوٹل گرین ہاؤس اور ایکریمیا میں پتہ انٹرنیشنل امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن لکی پلازہ ولنگٹن ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"کیا تم اس پیکٹ کو وہاں سے حاصل کر سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"اس طرح نہیں البتہ جب ڈلیوری ویگن ایئرپورٹ جائے گی تو راستے میں اسے کور کیا جا سکتا ہے"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈلیوری کس وقت جائے گی"...... عمران نے پوچھا۔

"تقریباً ہر دو گھنٹے بعد ہیڈ آفس سے ڈلیوری جاتی ہے"۔ ناٹران نے جواب دیا۔

"اس جوڑے کی نگرانی کی گئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ واقعی ہوٹل گرین ہاؤس میں ہی واپس گئے ہیں۔

وہاں رابرٹ اور مسز رابرٹ کے نام سے سوٹ بھی بک ہے"۔ ناٹران نے جواب دیا۔

"ایئرپورٹ سے کوئی رپورٹ"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی تک وہاں سے کوئی رپورٹ نہیں ملی اور نہ ہی کسی کوریئر سروس سے کوئی رپورٹ ملی ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"او کے۔ پھر ایسا ہے کہ تم اس پیکٹ کو ہر صورت میں حاصل کرو اور یہاں لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بندوبست کرتا ہوں"...... ناٹران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ناٹران وہاں پہنچا۔ اس نے کار میں سے ایک بڑا سا خاکی رنگ کا تھیلا نکالا اور اسے لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"اس میں سے وہ پیکٹ نکالو"...... عمران نے کہا تو ناٹران نے تھیلے پر لگی ہوئی سیل توڑی اور اس کا منہ کھول کر اسے فرش پر الٹ دیا۔ اس میں تقریباً ہر سائز اور ہر انداز کے پیک کئے ہوئے پیکٹ تھے اور سب ایکریمیا کے لئے بک تھے۔

"یہ پیکٹ ہے۔ میں نے اس کا بکنگ نمبر معلوم کر لیا تھا"۔ ناٹران نے ایک پیکٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس پر واقعی وہی پتہ درج تھا جو ناٹران نے فون پر بتایا تھا۔ عمران نے اسے کھولا تو اس میں واقعی مائیکرو فلم رول موجود تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم کامیاب ہو گئے"...... صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ پہلے اسے چیک تو کر لیں۔ کیا یہاں اس کا خصوصی پروجیکٹر موجود ہے"...... عمران نے ناٹران سے پوچھا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں لے آتا ہوں"...... ناٹران نے کہا اور اٹھ کر باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا فلم پروجیکٹر موجود تھا۔ اس نے اسے آن کیا اور پھر فلم رول اس میں ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے سکرین روشن ہو گئی اور اس پر جھماکے سے ہونے لگے لیکن پھر سکرین پر سیاحوں کا ایک گروپ نظر آیا جس میں چار مرد اور تین عورتیں اور دو بچے تھے۔ وہ ایک خوبصورت پہاڑی جھرنے کے گرد موجود تھے اور پھر پوری فلم اسی گروپ کی سیاحت پر مبنی نظر آتی رہی حتیٰ کہ فلم ختم ہو گئی تو ناٹران نے بٹن آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم جو کچھ سمجھ رہے ہیں یہ وہ نہیں ہے"۔ ناٹران نے خود ہی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"گو یہ وہ رول نہیں ہے لیکن بہرحال یہ رول بھجوایا گراہم کی طرف سے ہی گیا ہے"...... عمران تے کہا تو ناٹران سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کیسے عمران صاحب"...... ناٹران نے چونک کر حیرت

بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس پر جو پتہ درج ہے اس کارپوریشن کی مالکہ گراہم کی ساتھی عورت جینی ہے۔ میں نے چیف سے کہہ کر گراہم کی ساتھی عورت جینی کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں اور مجھے بتایا گیا تھا کہ جینی گراہم کی دوست اور ساتھی ہے لیکن اس کا کوئی تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے نہیں ہے لیکن وہ انٹرنیشنل امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن کی مالکہ اور ڈائریکٹر جنرل ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن پھر یہ رول کیوں بھجوایا گیا ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"گراہم بے حد ذہین آدمی ہے۔ اس نے صرف چیک کرنے کی غرض سے یہ رول بھجوایا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں اس ڈکیتی کی اطلاع بھی مل گئی ہو جو تمہارے آدمیوں نے یہ تھیلا چھین کر کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ ہم نے ڈکیتی نہیں کی بلکہ اس ویگن کے ڈرائیور کو خرید لیا تھا۔ وہ ویگن سمیت اس وقت ایک کوٹھی کے اندر موجود ہے۔ ہم یہ تھیلا اسے واپس کر دیں گے۔ سیل کرنے والا سامان اس کے پاس موجود ہے وہ اسے دوبارہ سیل کر کے ایئرپورٹ لے جائے گا اور وہاں جا کر گاڑی خراب ہونے کا بہانہ کر دے گا"...... ناٹران نے کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے اسے لے جاؤ اور واپس بھجوا دو۔ میں اس گراہم

اور جینی کو کور کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ حکم کریں تو ہم ان دونوں کو اغوا کر کے لے آتے ہیں"۔ ناٹران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کام تم نے یا تمہارے آدمیوں نے نہیں کرنا۔ یہ پیکٹ خالی بند کر دو اور فلم رول مجھے دے دو۔ گراہم سے میں خود نمٹ لوں گا"...... عمران نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فلم رول عمران کی طرف بڑھا دیا اور خالی پیکٹ کو تھیلے میں ڈال کر اس نے تھیلا اٹھایا اور دروازے سے باہر چلا گیا۔

گراہم اور جینی ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے شراب نوشی میں مصروف تھے کہ کمرے کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک پڑے۔

"کون ہے۔اندر آجاؤ دروازہ کھلا ہے"...... گراہم نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے گراہم اور جینی دونوں ہی چونک پڑے کیونکہ کمرے میں ایک ایکریمی نوجوان جوڑا داخل ہو رہا تھا۔

"آپ۔آپ کون ہیں"...... گراہم نے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔جینی بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"مسٹر گراہم جس طرح آپ میک اپ کر کے رابرٹ بنے ہوئے ہیں اسی طرح میں بھی میک اپ کر کے مائیکل بنا ہوا ہوں۔ویسے میرا نام علی عمران ہے اور یہ میری ساتھی مارگریٹ۔یہ البتہ ایکریمی

ہی ہے"...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا تو گراہم اور جینی دونوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔میرا نام رابرٹ ہے۔میں آپ کی بات نہیں سمجھ سکا"...... گراہم نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اگر آپ واقعی رابرٹ ہیں تو پھر میں بھی مائیکل ہوں۔ویسے میں آپ کی امانت آپ کو پہنچانے آیا ہوں"...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک فلم رول نکالا اور اسے میز پر رکھ دیا۔

"یہ کیا ہے"...... گراہم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسے آپ نے تجربے کے طور پر ہیڈ پوسٹ آفس سے ولنگٹن میں مس جینی کے ادارے انٹرنیشنل امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن کے پتے پر سپیشل ڈیلوری کے ذریعے بھجوایا تھا لیکن راستے میں پوسٹ آفس والوں کی ویگن خراب ہو گئی اور آپ کو تو معلوم ہے کہ یہ کافرستان ہے۔یہاں کے لوگ نجوم وغیرہ پر بے حد یقین رکھتے ہیں اس لئے ویگن کسی طرح بھی ٹھیک نہ ہو سکی تو ویگن ڈرائیور نے ایک نجومی سے رابطہ کیا۔نجومی نے اسے بتایا کہ یہ فلم رول منحوس ہے۔اسے تھیلے میں سے نکال دو تو ویگن ٹھیک ہو جائے گی اور پھر واقعی ایسا ہی ہوا۔میں نے سوچا کہ آپ یہاں بیٹھے اس رول کے پہنچنے کا انتظار ہی نہ کرتے رہیں اس لئے میں آپ کو یہ واپس پہنچا

دوں"۔ عمران نے جواب دیا۔ وہ اس دوران اطمینان سے کرسی پر بیٹھ چکا تھا جبکہ اس کی ساتھی بھی اس کے ساتھ پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گئی تھی اور گراہم کو بھی مجبوراً کرسی پر بیٹھنا پڑا تھا۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر"...... گراہم نے کہا۔

"چھوڑو گراہم۔ تمہیں بھی معلوم ہے اور مجھے بھی کہ کیا صورت حال ہے اس لئے اس بات پر اڑے رہنا حماقت ہے۔ ویسے یقین جانو میں تمہیں یہاں خراج تحسین پیش کرنے آیا ہوں کیونکہ تم نے بھوجن مل کے ذریعے بڑے خوبصورت اور شاطرانہ انداز میں فلم رول کو اس اٹیمک ایریئے سے باہر نکالا اور پھر اسے لے کر یہاں پہنچ گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دوں چاہے تم یقین کرو یا نہ کرو کہ جو فلم رول تم نے اس قدر محنت سے حاصل کیا ہے وہ اصل رول نہیں ہے۔ اصل فلم رول اٹیمک سٹور میں رکھا ہی نہیں گیا تھا بلکہ ہمیں ڈاج دینے کے لئے ایسا کام کیا گیا تھا۔ اصل رول پرائم منسٹر صاحب نے نجانے کہاں رکھا ہے۔ اب اس بارے میں ہم تحقیقات کر رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو مسٹر۔ تم جو کوئی بھی ہو یہ بات سن لو کہ نہ ہی میں گراہم ہوں اور نہ میں کسی فلم رول یا اٹیمک ایریئے کے بارے میں کچھ جانتا ہوں اور اب تم شرافت سے یہ فلم رول اٹھا کر یہاں سے باہر چلے جاؤ ورنہ میں ہوٹل والوں کو فون کر دوں گا"...... گراہم نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"او کے۔ تمہاری مرضی۔ چونکہ تم نے اور جینی نے پاکیشیا میں میرے فلیٹ پر آ کر میری عزت افزائی کی تھی اس لئے میں نے یہ بات تمہیں بتانا اپنا فرض سمجھا۔ بہر حال مداخلت کی معافی چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ آنے والی لڑکی بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں خاموشی سے واپس چلے گئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد گراہم تیزی سے اٹھا۔ اس نے سب سے پہلے آگے بڑھ کر دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر ایک طرف موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے اندر موجود بیگ میں سے ایک چھوٹا سا سگریٹ کیس جیسا آلہ نکالا اور اس آلے کا بٹن دبا کر اس نے اس آلے کی مدد سے پورا کمرہ چیک کیا اور پھر اس کے ساتھ لگی ہوئی سٹک کی مدد سے اس نے اس آلے کو دروازے کے ساتھ چپکا دیا۔

"اب اندر کی آوازیں بھی باہر نہ جا سکیں گی"...... گراہم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا تھا گراہم۔ اگر واقعی تم اصل رول بھجوا دیتے تو یہ رول ان کے قبضے میں چلا جاتا۔ حیرت ہے ان لوگوں کے غیر ملک میں اتنے لمبے ہاتھ ہیں"...... جینی نے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا کہ یہاں ان کے ایجنٹ کام کر رہے ہوں گے"...... گراہم نے کہا۔ فلم رول جو عمران ساتھ لایا تھا وہ ویسے ہی میز پر پڑا ہوا تھا۔

"لیکن انہوں نے ہمیں یہاں ٹریس کیسے کر لیا"...... جینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پیکٹ پر اس ہوٹل کا پتہ درج تھا اور ہو سکتا ہے کہ ہمارا تعاقب بھی کیا گیا ہو"...... گراہم نے کہا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر انہیں یقین تھا تو پھر یہ ہمیں اغوا کر کے زبردستی بھی تو ہم سے اصل رول حاصل کر سکتے تھے"...... جینی نے کہا۔

"یہی بات چیک کرنے کے لئے تو انہوں نے یہ حرکت کی ہے لیکن انہیں اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ہو گی۔ اس عمران نے واقعی گراہم کو احمق سمجھ لیا ہے"...... گراہم نے کہا تو جینی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات سمجھ نہیں سکی"...... جینی نے کہا۔

"عمران کو معلوم ہے کہ وہ تشدد سے مجھ سے کچھ نہیں اگلوا سکتا اس لئے اس نے یہ حرکت کی ہے۔ اسے یقین تھا کہ اصل رول میں نے ظاہر ہے کمرے میں تو نہیں رکھا ہو گا اور اب اس کے آدمی ہماری نگرانی کریں گے اس طرح اس کا خیال ہو گا کہ وہ اصل رول تک پہنچ جائیں گے"...... گراہم نے کہا۔

"تو پھر"...... جینی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"انہیں نگرانی کرنے دو۔ اصل رول بہرحال ایکریمیا پہنچ جائے گا

اور اس کی اطلاع بھی ہمیں مل جائے گی"...... گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا تو جینی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا اصل رول تم نے ایکریمیا بھجوایا ہے۔ کیسے اور کب۔ میں تو تمہارے ساتھ ساتھ رہی ہوں۔ میں نے تو تمہیں اسے بھجواتے ہوئے نہیں دیکھا"...... جینی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے میں نے یہ رول کیسے حاصل کیا تھا"۔ گراہم نے مسکراتے ہوئے میز پر پڑا ہوا وہ رول اٹھاتے ہوئے کہا جو عمران چھوڑ گیا تھا۔

"ہاں تم نے ایک سیاح کے بیگ سے اسے چوری کیا تھا"...... جینی نے جواب دیا۔

"میں نے اصل رول اس کی جگہ رکھ دیا تھا اور یہ سیاح آج ہی ایکریمیا روانہ ہو جائے گا۔ میں نے ایکریمیا میں فون کر کے اس سیاح کا حلیہ اور نام بتا دیا ہے۔ جیسے ہی وہ سیاح ایکریمیا ایئرپورٹ پر پہنچے گا اس کا بیگ غائب کر دیا جائے گا اس طرح اصل رول وہاں پہنچ جائے گا اور اس کی اطلاع ہمیں مل جائے گی"...... گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا تو جینی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ ویری گڈ۔ رئیلی ویری گڈ۔ تم نے حیرت انگیز ذہانت سے کام لیا ہے گراہم۔ تم تو مجھے ذہین کہتے ہو لیکن درحقیقت میری ذہانت تو تمہاری ذہانت کے پاسنگ بھی نہیں

ہے"...... جینی نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا اور گراہم بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ سب کچھ تمہاری ذہانت کی وجہ سے ہوا ہے۔ اگر تم بس میں مجھے اس خطرے سے خبردار نہ کرتیں تو یقیناً میں سیدھا ایئرپورٹ پہنچ جاتا اور نتیجہ یہ کہ ہم مارے جاتے اور رول بھی ہمارے ہاتھ سے نکل جاتا"...... گراہم نے کہا تو جینی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تو اب ہم یہاں کب تک بیٹھے رہیں گے۔ چلو اٹھو باہر چلیں۔ گھومیں پھریں۔ ظاہر ہے اب سیاح کو ایکریمیا پہنچنے میں تو کافی وقت لگے گا"...... جینی نے کہا تو گراہم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں اٹھو"...... گراہم نے کہا اور پھر وہ دونوں ہی دروازے کی طرف بڑھے۔ گراہم نے آلے کو دروازے سے اتارا اور اسے آف کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور پھر دروازہ کھول کر وہ دونوں باہر نکل گئے۔

عمران جولیا سمیت ہوٹل سے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ وہ گراہم اور جینی سے ملنے کے لئے صرف جولیا کو اپنے ساتھ لے گیا تھا جبکہ ناٹران کو اس نے پہلے ہی ہدایات دے کر ہوٹل بھجوا دیا تھا۔

"تمہاری یہ کارروائی میری سمجھ میں تو نہیں آئی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے راستے میں بھی عمران سے یہ بات کی تھی لیکن عمران نے اسے جواب دینے کی بجائے ٹال دیا تھا اور اب بھی واپس آتے ہی جولیا نے یہی بات کی تھی۔

"ابھی سمجھ آ جائے گی۔ فکر مت کرو۔ دراصل حماقتوں کی سمجھ عقلمندوں کو ذرا دیر سے ہی آیا کرتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دی اور عمران نے تیزی سے جیب سے زیرو سکس ٹرانسمیٹر نکالا۔ ٹوں ٹوں کی آوازیں اسی ٹرانسمیٹر سے ہی

نکل رہی تھیں۔ عمران نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو پرنس۔ میں ناٹران بول رہا ہوں۔ اوور"...... ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

" عمران صاحب گراہم نے جدید ترین گائیکر استعمال کیا ہے لیکن آپ جو ڈکٹا فون وہاں چھوڑ آئے تھے وہ بھی کام کر رہا ہے اوور"۔ ناٹران نے کہا۔

" مجھے معلوم تھا۔ بہرحال کیا باتیں ہوتی ہیں۔ اوور"...... عمران نے پوچھا تو ناٹران نے ان دونوں کے درمیان میں ہونے والی بات چیت دوہرا دی اور یہ بات چیت سن کر عمران کے ساتھیوں کے چہرے بے اختیار لٹک گئے تھے کیونکہ اس سے صاف ظاہر تھا کہ اصل رول کافرستان سے نکل گیا ہے۔

" اوہ۔ تو یہ سلسلہ ہے۔ واقعی گراہم نے انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے۔ ویری گڈ۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ اب ان سے پوچھنا پڑے گا کہ انہوں نے یہ رول کس سیاح کے بیگ سے چرایا تھا۔ تب ہی یہ بات آگے بڑھ سکتی ہے۔ اوور"...... ناٹران نے کہا۔

" نہیں۔ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے یہ فلم دیکھی تھی ناں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ اوور"...... ناٹران نے جواب دیا۔

" تو اس میں سیاحوں کا جو گروپ تمہیں نظر آیا تھا اسی گروپ کے سامان سے یہ فلم رول اڑایا گیا تھا اور لامحالہ اس گروپ کے سامان میں اصل فلم رول بھی موجود ہو گا۔ تم فوری طور پر خود ایئرپورٹ پر پہنچو اور چیک کرو۔ اگر تو یہ لوگ وہاں موجود ہوں تو ان کا سامان اڑا لو اور اگر یہ لوگ جا چکے ہیں تو ان کی تعداد اور حلیوں کے حوالے سے معلوم کرو کہ یہ کس فلائٹ سے گئے ہیں اور یہ فلائٹ کب ایکریمیا پہنچے گی۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

" گراہم نے اگر اصل رول اسی انداز میں باہر بھجوایا ہے تو پھر اسے کیا ضرورت تھی کہ وہ نقلی رول باقاعدہ پیکٹ کی صورت میں باہر بھجوائے"...... جولیا نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

" اس لئے کہ اگر ہمیں اس کے بارے میں معلوم ہو چکا ہو تو وہ ہمیں ڈاج دے سکے کہ اس نے یہ پیکٹ بذریعہ ڈاک بھجوایا ہے۔ رسید وہ دکھا سکتا تھا اور پھر ہم ظاہر ہے فوراً اس کے پیچھے دوڑ پڑتے"۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن آپ نے وہ رول اسے دے دیا ہے اس طرح تو وہ سمجھ جائے گا کہ آپ نے یہ رول دیکھ لیا ہے اس طرح آپ اس گروپ

پہچان بھی سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اب وہ اتنا بھی ذہین نہیں ہے ورنہ تمہارا چیف لامحالہ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل کر لیتا"...... عمران نے جواب دیا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے تک وہ اسی طرح ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف رہے اور پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں جناب۔ وہ گروپ ایئرپورٹ پر موجود تھا۔ ان کے کاغذات میں کوئی مسئلہ تھا جس کی وجہ سے انہیں فوری طور پر سیٹیں نہ مل سکی تھیں۔ بہرحال ہم نے ان کا سامان جو انہوں نے پہلے ہی جمع کرا رکھا تھا حاصل کر لیا اور پھر ان کے سامان کی تلاشی لی گئی۔ ایک بیگ میں بہت سے فلم رول موجود تھے۔ ہم نے وہ تمام فلم رول نکال لئے ہیں اور ان کا سامان واپس رکھوا دیا گیا ہے۔ میں وہ فلم رول لے کر آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

"یہاں آنے کی بجائے اپنے ہیڈ کوارٹر جا کر انہیں چیک کرو اور جو اصل فلم رول ہو اسے فوری طور پر چیف کو اپنے مخصوص ذرائع سے بھجوا دو اس کے بعد مجھے کال کرنا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے اسے یہاں آنے سے کیوں منع کر دیا ہے"...... صفدر

نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس فلم رول کی گمشدگی کا علم حکومت کو ہو گیا ہو اور اگر ایسا ہے تو لامحالہ وہ ہمیں تلاش کر رہے ہوں گے اور ناٹران یا اس کے آدمیوں میں سے کوئی بھی ان کی نظروں میں آ سکتا ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ عین آخری لمحات میں کوئی گڑبڑ ہو"۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً مزید ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں عمران صاحب۔ اصل فلم رول مل گیا تھا اور میں نے اسے چیف کو بھجوا دیا ہے"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"تم نے چیک کر لیا تھا اسے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارے آدمی گراہم کی نگرانی کر رہے ہیں یا نہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ دو آدمی وہاں موجود ہیں"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"گراہم نے ایکریمیا میں ان سیاحوں سے رول حاصل کرنے کا بندوبست کر رکھا ہو گا اس لئے جب اسے وہاں سے کال ملے کہ رول سامان میں موجود نہیں ہے تو مجھے اطلاع کرنا تاکہ میں گراہم کی

ذہانت کو کھل کر خراج تحسین پیش کر سکوں۔ سپیشل ڈکٹافون کی وجہ سے یہ اطلاع تمہارے آدمیوں کو مل جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ایکریمیا فلائٹ پہنچنے میں تو کافی وقت گزر جائے گا"۔ ناٹران نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ انتظار کا اپنا لطف ہوتا ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب ان کو ختم کر دینا چاہئے ورنہ انہیں جیسے ہی معلوم ہو گا کہ اصل رول غائب ہے تو یہ سمجھ جائیں گے کہ یہ رول پاکیشیا پہنچ چکا ہے اور پھر وہ اس کے حصول کے لئے پاکیشیا پہنچ جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"بڑے طویل عرصے کے بعد تو ایک ذہین آدمی سے واسطہ پڑا ہے اس لئے میں اسے ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ باقی اگر وہ پاکیشیا آئے گا تو وہاں اس سے بھی بڑے بڑے دانشمند موجود ہیں جن کا تعلق براہ راست دانش منزل سے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب اس کے گہرے جواب پر بے اختیار ہنس پڑے۔

"مطلب ہے کہ ہمارا مشن تو مکمل ہو گیا"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہمارا نہیں۔ چیف کا مشن مکمل ہو گیا۔ ہمارا مشن تو ظاہر ہے بغیر چھوہاروں کے مکمل نہیں ہو سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تم یہی خواب دیکھتے دیکھتے خود بوڑھے ہو کر چھوہارا بن جاؤ گے۔ سمجھے"...... تنویر سے شاید رہا نہ گیا تو وہ جواب دینے سے باز نہ رہ سکا تھا اور اس بار اس قدر زور دار قہقہے بلند ہوئے کہ کمرہ گونج اٹھا اور عمران بھی تنویر کے اس جواب پر ہنسے بغیر نہ رہ سکا تھا۔

"عمران صاحب۔ اس مشن کے دوران شاگل سے ٹکراؤ نہیں ہو سکا حالانکہ ہم نے یہ مشن کافرستان میں ہی مکمل کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اصل میں کافرستان کے پرائم منسٹر صاحب کو شاید یہ خوش فہمی ہو گئی ہے کہ وہ شاگل سے زیادہ عقل مند ہیں اس لئے انہوں نے شاگل کو شاید اس مشن کی ہوا ہی نہیں لگنے دی"...... عمران نے جواب دیا۔

"ویسے جب انہیں معلوم ہو گا کہ انہوں نے جس فارمولے کو بچانے کے لئے اپنے سائنسدان ہلاک کر دیئے اور اپنی ہی لیبارٹری خود تباہ کر دی وہ اٹیمک سٹور سے غائب ہو گیا ہے تو ان کی کیا حالت ہو گی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہی جو تنویر کی اس وقت ہو گی جب اسے چھوہارے کھانے پر مجبور ہونا پڑے گا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا اور کمرہ زور دار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"اور تمہاری اس وقت وہی حالت ہو گی جب تمہیں میرا ولیمہ

کھانے پر مجبور ہونا پڑے گا"...... اس بار تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"وہ تو میں ضرور کھاؤں گا بشرطیکہ مس جولیا اپنے بھائی کے ولیمے کا انتظام کرے"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور کمرہ ایک بار پھر زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

گراہم اور جینی ناشتہ کر کے فارغ ہوئے ہی تھے کہ بیرے نے ان کے آرڈر کے مطابق ناشتے کے بعد ان کی طلب کردہ خصوصی شراب کی بوتل اور دو گلاس لا کر میز پر رکھ دیئے اور پھر ناشتے کے برتن سمیٹ کر وہ واپس چلا گیا۔

"اب تک تو فلائٹ ایکریمیا پہنچ چکی ہو گی لیکن ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی"...... جینی نے بوتل کا ڈھکن کھولتے ہوئے کہا۔

"ابھی پہنچنے ہی والی ہو گی۔ میں نے ایئرپورٹ سے معلوم کیا تھا۔ سیاحوں کا گروپ آخری فلائٹ پر گیا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"کیا تمہیں ان کے نام وغیرہ کا علم تھا جو تم نے ایئرپورٹ سے معلوم کیا"...... جینی نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ وہ اسی ہوٹل میں ٹھہرے تھے اور پھر یہیں سے ہی سیدھے ایئرپورٹ روانہ ہوئے تھے اسی لئے تو میں نے ہیڈ کوارٹر کو نہ صرف

ان کے حلیے بتائے تھے بلکہ ان کے ناموں کے بارے میں بھی اطلاع دے دی تھی تاکہ کوئی گڑبڑ نہ ہوسکے"...... گراہم نے جواب دیا اور جینی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"تم نے یہ مشن تو اپنی ذہانت سے مکمل کیا ہے ورنہ عمران بازی لے گیا تھا"...... جینی نے شراب کا گلاس بھر کر گراہم کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"وہ ابھی بچہ ہے جینی۔ یہ ایشیائی لوگ اپنے متعلق ہمیشہ مبالغہ آمیز پروپیگنڈہ کرنے کے عادی ہیں"...... گراہم نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور جینی بے اختیار مسکرا دی۔

"اس نے کوشش تو بہت کی ہے لیکن اس کا مقابلہ دراصل تم جیسے ذہین آدمی سے پڑ گیا ہے"...... جینی نے کہا اور گراہم بے اختیار مسکرا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"لو مشن کی کامیابی کی حتمی خبر بھی آ گئی"...... گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ گراہم بول رہا ہوں"...... گراہم نے کہا۔

"جونی بول رہا ہوں باس ولنگٹن سے"...... دوسری طرف سے اس کے سیکشن انچارج جونی کی آواز سنائی دی اور گراہم اس کا لہجہ سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا بات ہے۔ تمہارے لہجے میں مایوسی کیوں ہے"...... گراہم نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ جن سیاحوں کے بارے میں آپ نے کوائف دیئے تھے ان کے سامان میں تو کوئی فلم رول موجود ہی نہیں ہے"...... جونی نے کہا تو گراہم کو یوں محسوس ہوا جیسے جونی نے بات کرنے کی بجائے اس کے سر پر ایٹم بم مار دیا ہو۔ جینی جو لاؤڈر کی وجہ سے جونی کی آواز سن رہی تھی، کی بھی ایسی ہی حالت نظر آ رہی تھی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کہیں تم سے غلطی تو نہیں ہوئی"...... گراہم نے یکلخت پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا۔

"نہیں باس۔ اس گروپ کا پورا سامان اڑا لیا گیا لیکن کسی میں کوئی فلم رول نہیں ہے۔ اس کے بعد میں نے کافرستان سے آنے والے تمام لوگوں کے سامان کو بھی چیک کر لیا ہے لیکن مائیکرو فلم رول کسی سامان میں بھی نہیں مل سکا۔ اس کے بعد ہم نے سامان واپس رکھوا دیا۔ پھر ہم نے اس گروپ کی نگرانی کرائی۔ یہ گروپ قریبی قصبے شانروفاک چلے گئے اور پھر باس انہوں نے وہاں جا کر جب اپنا سامان چیک کیا تو وہ بھی پریشان ہو گئے کیونکہ ان کے مطابق ان کے ایک بیگ میں اٹھارہ فلم رول تھے جن میں سے چار مائیکرو فلم رول تھے لیکن ایک بھی موجود نہیں تھا۔ یہ لوگ سامان لے کر فوراً ایئرپورٹ واپس آئے اور وہاں بھی انہوں نے شکایت کی لیکن ایئرپورٹ والوں نے صرف کلیم درج کر لیا ہے"...... جونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یا تو راستے میں جہاں فلائٹ

رکی ہے وہاں واردات کی گئی ہے یا پھر یہیں کافرستان ایئرپورٹ پر یہ
کام کیا گیا ہے۔ ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں"...... گراہم نے کہا
اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

" یہ کیا ہو گیا۔ وہ فلم رول کون لے گیا۔ کیا ایسا عمران نے کیا
ہو گا"...... جینی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس کو کیا معلوم۔ یہ کوئی اور چکر چلا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ
حکومت کو اس چوری کا علم ہو گیا ہو اور اس نے ایئرپورٹ پر خفیہ
احکامات دے دیئے ہوں کہ مسافروں کے تمام فلم رول خاموشی سے
اڑا لئے جائیں"...... گراہم نے کہا۔

" ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ تو پھر"...... جینی نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔

" پھر کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ دوبارہ نئے سرے سے مشن مکمل
کرنا ہو گا"...... گراہم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یہ تو بہت برا ہوا۔ اب تک کی ساری محنت بھی ضائع ہو گئی اور
سرمایہ بھی۔ اب نجانے حکومت اس فلم رول کو کہاں رکھے گی"۔
جینی نے پریشان لہجے میں کہا۔

" بہرحال مشن تو مکمل کرنا ہی ہے۔ جیسے بھی ہو"...... گراہم
نے کہا۔ اس کی فراخ پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئی تھیں۔ وہ کچھ دیر
خاموش بیٹھا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

" رام لعل کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔

" میرا نام گراہم ہے اور میں یہاں سیاحت کے لئے آیا ہوا ہوں۔
مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کی کارپوریشن سیاحوں کو گائیڈ مہیا کرتی
ہے"...... گراہم نے کہا۔

" جی ہاں۔ آپ کو درست اطلاع ملی ہے جناب۔ حکم کیجئے"۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آپ کا عہدہ کیا ہے کارپوریشن میں"...... گراہم نے پوچھا۔

" میں اسسٹنٹ مینجر ہوں جناب۔ میرا نام پربھارکر ہے"۔
دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" آپ کی فرم کے جنرل مینجر بھی ہوں گے۔ ان کا کیا نام ہے"۔
گراہم نے کہا۔

" رام لعل صاحب مالک بھی ہیں اور جنرل مینجر بھی"۔ پربھارکر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو میری بات ان سے کرا دیجئے تاکہ میں ذمہ دار انداز میں گائیڈ
حاصل کر سکوں"...... گراہم نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ میں رام لعل بول رہا ہوں جنرل مینجر"...... چند لمحوں بعد
ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" میں گراہم بول رہا ہوں۔ کراؤن سیکشن کا گراہم۔ کراؤن

سیکشن کے چیف نے آپ کی ٹپ دی تھی"...... گراہم نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے ہولڈ کریں میں نمبر محفوظ کر لوں"۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" ہیلو مسٹر گراہم۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے رام لعل نے کہا۔

" یس"...... گراہم نے کہا۔

" آپ کہاں سے بول رہے ہیں"...... رام لعل نے پوچھا اور گراہم نے اسے ہوٹل کا نام اور اپنے کمرے کا نمبر بتا دیا۔

" اوہ۔ پھر میں وہیں آجاتا ہوں۔ فون پر بات ٹھیک نہیں رہے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ جلدی آجائیے میں منتظر ہوں"...... گراہم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ رام لعل کون ہے"...... جینی نے پوچھا۔

" اس کی ٹپ چیف نے دی تھی۔ یہ یہاں ایکریمیا کا انتہائی قابل اعتماد اور ذمہ دار ایجنٹ ہے۔ اس کے تعلقات حکومت کے اعلیٰ ترین آفیسرز سے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کے ذریعے یہ بات معلوم کراؤں کہ اگر یہ کام حکومت نے کرایا ہے تو پھر اب وہ فلم رول کہاں رکھا گیا ہے تاکہ اس کی برآمدگی کے لئے لائن آف ایکشن بنائی جاسکے"...... گراہم نے کہا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

" یس کم ان"...... گراہم نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی اندر داخل ہوا تو گراہم اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی جینی بھی کھڑی ہو گئی۔

" میرا نام رام لعل ہے"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" میرا نام گراہم ہے اور یہ میری ساتھی ہے جینی"...... گراہم نے کہا اور پھر دونوں نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... گراہم نے بیٹھتے ہی پوچھا۔

" اس کی ضرورت نہیں ہے مسٹر گراہم۔ آپ تو ہمارے مہمان ہیں۔ آپ کی خدمت کرنا تو ہمارا فرض ہے"...... رام لعل نے جواب دیا تو گراہم مسکرا دیا۔

" ایسی کوئی بات نہیں بہرحال میں شراب منگوا لیتا ہوں"۔ گراہم نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے روم سروس کا نمبر پریس کیا اور کمرے میں شراب بھجوانے کا آرڈر دے دیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر شراب کے تین جام دے کر چلا گیا تو گراہم نے اٹھ کر بیگ میں سے ایک مخصوص آلہ نکالا اور اسے آن کر کے اس نے دروازے کے اندرونی طرف لگا دیا تاکہ اندر کی بات چیت باہر سے کسی طرح بھی نہ سنی جاسکے۔

" ہاں اب فرمائیے جناب میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ مجھے چیف کی طرف سے حکم مل چکا ہے لیکن آپ نے رابطہ اب کیا ہے"۔ رام

لعل نے کہا۔

"مجھے اس کی ضرورت نہیں پڑی تھی"...... گراہم نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر اس فارمولے کو اٹیمک سٹور سے حاصل کرنے سے لے کر سیاحوں کے ایک گروپ کے ذریعے ایکریمیا بھجوانے اور پھر جونی کی کال آنے اور فلم رول وہاں نہ پہنچنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"پھر آپ کیا چاہتے ہیں"...... رام لعل نے کہا۔

"آپ یہ معلوم کریں کہ کیا یہ کام حکومت کا ہے۔ اگر حکومت کا ہے تو پھر اس نے اب یہ فلم رول کہاں محفوظ کیا ہے"...... گراہم نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے جناب کہ یہاں کی حکومت اتنی خوش اخلاق نہیں ہے کہ اسے معلوم ہو جاتا کہ حکومت کا اس قدر اہم فارمولا سیاحوں کا کوئی گروپ اڑا کر لے جا رہا ہے اور وہ خاموشی سے فلم رول حاصل کرتے اور سیاحوں کو جانے دیتے۔ یہاں کی حکومت اگر کارروائی کرتی تو یہ سب سیاح اب تک قبروں میں اتر چکے ہوتے اس لئے یہ تو طے ہے کہ یہ کام حکومت یا اس کی کسی ایجنسی کا نہیں ہو سکتا۔ آپ بتائیں کہ کیا اس فلم رول کے حصول کے لئے کسی اور ملک کے ایجنٹ بھی کام کر رہے تھے یا نہیں"...... رام لعل نے کہا۔

"ہاں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی تھی لیکن وہ فلم رول

حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ یہ بات بھی یقینی ہے"...... گراہم نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ آپ کا مطلب عمران سے ہے یا"۔ رام لعل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"آپ عمران کو جانتے ہیں"...... گراہم نے کہا۔

"اسے کون نہیں جانتا جناب۔ اگر عمران بھی اس فلم رول کے پیچھے تھا تو پھر یہ کارروائی اسی کی ہو گی۔ وہ ایسی کارروائیاں کرنے کا ماہر ہے"...... رام لعل نے جواب دیا۔

"نہیں۔ حالات و واقعات ایسے ہیں کہ یہ بات طے ہے کہ یہ کارروائی اس کی نہیں ہو سکتی"...... گراہم نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کہتے ہیں تو میں یقین کر لیتا ہوں۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں میں واپس جا کر اس بارے میں پڑتال کرتا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر میں اصل بات معلوم کر لوں گا۔ اب مجھے اجازت دیں"...... رام لعل نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"یقینی معلومات حاصل کریں کیونکہ میں نے بہرحال مشن مکمل کرنا ہے"...... گراہم نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ چیف میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں۔ میری جو رپورٹ ہو گی وہ سو فیصد درست ہو گی"...... رام لعل نے کہا اور گراہم نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر اس نے دروازے

پر لگا ہوا آلہ آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور دروازہ کھول دیا تو رام لعل باہر چلا گیا اور گراہم دروازہ بند کر کے واپس کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔

" عمران تو یہاں شیطان کی طرح مشہور ہے "...... جینی نے کہا تو گراہم نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن زبان سے اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر واقعی ایک گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گراہم نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ گراہم بول رہا ہوں "...... گراہم نے تیز لہجے میں کہا۔

" رام لعل بول رہا ہوں جناب۔ میں نے مکمل پڑتال کر لی ہے اس رول کی چوری کے بارے میں ابھی اعلیٰ حکام کو علم نہیں ہے۔ پرائم منسٹر صاحب کو بھی معلوم نہیں ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ویری بیڈ۔ تو پھر یہ سب کیا ہوا ہے "...... گراہم نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں تو اب بھی یہی کہتا ہوں جناب کہ آپ اس سلسلے میں اس عمران کی پڑتال کرائیں۔ آگے آپ کی مرضی جناب "...... رام لعل نے کہا

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ گڈ بائی "...... گراہم نے کہا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" ان لوگوں نے عمران کو خواہ مخواہ ہوا بنا رکھا ہے نانسنس "۔ گراہم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" اب کیا کرو گے "...... جینی نے کہا۔

" مجھے سوچنے دو جینی۔ ایسی سچوئیشن پہلے کبھی سامنے نہیں آئی "۔ گراہم نے کہا اور اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناٹران کے سپیشل پوائنٹ پر موجود تھا۔ وہ سب آج واپس جانے کی تیاریوں میں مصروف تھے کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ لاؤڈر کا بٹن مستقل طور پر پریسڈ تھا۔

"ج۔ج۔جناب۔ آپ کا خادم حقیر فقیر پر تقصیر۔ بندہ نادان ہیچ مدان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود عرض گزار ہوں۔ امید ہے آپ مع بال بچوں کے۔ اوہ سوری میرا مطلب ہے مع دانش منزل کے بخیریت ہوں گے اور

میرے لئے ایک بھاری بھرکم چیک لکھ چکے ہوں گے"...... عمران کی زبان ایکسٹو کا لفظ سنتے ہی رواں ہو گئی۔

"فلم رول مجھے مل چکا ہے اور میں نے اسے متعلقہ حکام تک پہنچا دیا ہے لیکن تم ٹیم سمیت وہاں کیا کر رہے ہو۔ تمہاری واپسی ابھی تک کیوں نہیں ہوئی"...... ایکسٹو نے اس کی ساری باتیں یکسر نظرانداز کرتے ہوئے انتہائی سرد اور غیر جذباتی لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ جناب۔ ہم ناٹران کی میزبانی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ یقین کیجئے اس قدر ہماری خاطر مدارت ہو رہی ہے۔ ایسے ایسے لذیذ کھانے اور ذائقہ دار مشروبات پینے کو مل رہے ہیں کہ میں تو سوچ رہا ہوں کہ یہاں مستقل پڑاؤ ڈال دوں۔ سلیمان کی پکائی ہوئی بدمزہ مونگ کی دال کھا کھا کر تو میری حس ذائقہ بھی خراب ہو چکی ہے"...... عمران نے کہا۔

"گراہم کا کیا ہوا ہے"...... ایکسٹو نے ایک بار پھر عمران کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"جو کلو کے مقابلے میں گرام کا ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔

"اس کا خاتمہ کیوں نہیں کیا گیا ورنہ وہ پھر اس فارمولے کے پیچھے پاکیشیا آئے گا"...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

"جناب۔ وہ ذہین ایجنٹ ہے۔ میں تو آپ کو سفارش کرنے والا تھا کہ آپ اس کی ذہانت کے بل بوتے پر اسے اپنی سیکرٹ سروس

میں شامل کر لیں۔ چلو قسم اٹھانے کے لئے تو ایک ذہین ایجنٹ بھی سیکرٹ سروس میں موجود ہو گا"...... عمران نے جواب دیا تو تنویر اور جولیا دونوں کے چہرے غصے سے بگڑ گئے جبکہ باقی ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے تھے۔

" تمہارا مطلب ہے کہ اس کی اس ناکامی کی وجہ سے اسے کراؤن سیکشن سے نکال دیا جائے گا"...... ایکسٹو نے کہا تو سارے ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ انہیں ایکسٹو کی ذہانت پر واقعی رشک آ گیا تھا جس نے عمران کی اس بکواس سے گہرا نتیجہ نکال لیا تھا اور اب انہیں واقعی احساس ہو رہا تھا کہ عمران کا اصل مقصد بھی یہی تھا۔

" کوئی سیکشن یا ادارہ دو قسم کے ایجنٹوں کو کبھی نہیں نکالتا۔ ایک ذہین اور دوسرا بیوقوف۔ آپ نے آج تک تنویر کو نہیں نکالا وہ لوگ گراہم کو کیوں نکالیں گے"...... عمران نے تنویر کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

" تنویر کا مقابلہ گراہم سے مت کرو۔ گراہم کی جگہ اگر تنویر کراؤن سیکشن کا ایجنٹ ہوتا اور تمہارے مقابلے پر آتا تو تم اب تک بولنے کے قابل بھی نہ رہ جاتے۔ بہرحال تم ٹیم سمیت فوراً واپس آ جاؤ۔ اٹ از مائی آرڈر"...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تنویر کا چہرہ ایکسٹو کے اس ریمارکس پر

گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا تھا۔

" مبارک ہو تنویر"...... عمران نے رسیور رکھ کر اس طرح تنویر کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا جیسے ایکسٹو نے تنویر کی بجائے اس کی تعریف کی ہو۔

" تم نے میرے متعلق بکواس کیوں کی تھی"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں ایکسٹو کے منہ سے تمہاری تعریف کرانا چاہتا تھا اور میں تمہارے اس نقاب پوش کی نفسیات جانتا ہوں۔ اگر میں تمہاری تعریف کر دیتا تو وہ جواب میں ابھی تمہیں سیکرٹ سروس سے باہر نکال دیتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" اب باتیں نہ بناؤ۔ بہرحال چیف نے جس طرح تنویر کا دفاع کیا ہے ہم سب کو اس پر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ چیف واقعی قدر شناس ہے"...... جولیا نے کہا تو تنویر کا چہرہ اور زیادہ کھل اٹھا۔

" عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی اس لئے گراہم کو آف نہیں کر رہے کہ اس ناکامی کے بعد اسے کراؤن سیکشن سے نکال دیا جائے گا"۔ صفدر نے کہا۔

" نہ بھی نکالیں تب بھی کراؤن سیکشن بہرحال ایک سرکاری تنظیم ہے اس لئے گراہم کو اگر ختم بھی کر دیا جائے تب بھی کراؤن سیکشن تو ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ گراہم کی کارکردگی کے بارے میں

تو ہمیں علم ہو چکا ہے لیکن اس کے خاتمے کے بعد جو نیا ایجنٹ بھیجا جائے گا وہ نجانے کون ہو اس لئے کیا ضرورت ہے نیا کنواں کھودنے کی"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے گراہم کے بارے میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے پہلے رپورٹ مل چکی تھی کہ ایکریمیا سے اس کے نائب جونی نے اسے فون پر اطلاع دی ہے کہ ایکریمیا میں ان سیاحوں کے سامان سے کوئی فلم رول نہیں ملا اور ان سیاحوں نے وہاں اس کا کلیم بھی داخل کیا ہے لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ گراہم نے رام لعل کارپوریشن کے جنرل مینجر رام لعل کو فون کیا تھا اور رام لعل اس کے پاس ہوٹل میں آ رہا ہے تو میں نے مزید انتظار مناسب سمجھا کیونکہ رام لعل بھی ایکریمین ایجنٹ ہے۔ پھر اطلاع ملی کہ رام لعل ان کے پاس آیا اور گراہم نے اسے یہ پڑتال کرنے کا کہہ دیا کہ حکومت نے اس فلم رول کو کہاں رکھا ہے۔ رام لعل نے ایک گھنٹے

بعد رپورٹ دینے کا کہا تو میں نے اس کی رپورٹ ملنے کا انتظار کیا اور ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ رام لعل نے رپورٹ دی ہے کہ حکومت کافرستان کو تو سرے سے ابھی تک اس فارمولے کی چوری کا علم بھی نہیں ہو سکا بلکہ اس رام لعل نے الٹا آپ پر شک ظاہر کیا ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ آج کل کافرستان میں عقلمندوں کا اجتماع ہو گیا ہے۔ ٹھیک ہے اب اس گراہم سے ملا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ جولیا۔ ذرا اس گراہم سے کافرستان میں الوداعی ملاقات ہو جائے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ سب لوگ ایئرپورٹ پہنچ جائیں۔ ہم گراہم سے مل کر سیدھے ایئرپورٹ پہنچیں گے"...... عمران نے باقی ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ اب کیا کیا جائے"...... کافی دیر تک کمرے میں ٹہلنے کے بعد آخرکار گراہم نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس عمران کو چیک کرنا چاہئے"۔ جینی نے کہا۔

"ہاں۔ آخری چارہ کار تو یہی رہ جاتا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ اسے اصل فلم رول کا علم نہیں ہو سکتا کیونکہ اسے کیسے یہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ ہم نے اصل فلم رول کسی سیاح کے بیگ میں ڈالا تھا"...... گراہم نے کہا اور جینی نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تو گراہم اور جینی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"یس کم ان"...... گراہم نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور

گراہم اور جینی دونوں آنے والوں کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ یہ وہی لوگ تھے جو پہلے آکر نقلی فلم رول دے گئے تھے اور مرد نے اپنا تعارف عمران کے طور پر کرایا تھا۔

"مداخلت بے جا کی معافی چاہتا ہوں مسٹر گراہم۔ دراصل میں وہ فلم رول لینے آیا ہوں جو اس روز یہاں چھوڑ گیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کرو گے اس کا"...... گراہم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس سوال کا جواب چونکہ تفصیل طلب ہے اس لئے اگر تم اجازت دو تو ہم دونوں بیٹھ جائیں۔ بہرحال ہم مہمان ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو گراہم نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کا بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہو گیا تھا۔

"بیٹھو۔ آئی ایم سوری دراصل تمہاری آمد اس قدر اچانک تھی کہ میں تمہیں بیٹھنے کا بھی نہ کہہ سکا تھا"...... گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے واقعی حیرت انگیز طور پر اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

"شکریہ۔ تو تمہارے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں اس فلم رول کو دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کیا ہے"...... عمران نے کہا تو گراہم بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ ایک بار پھر بگڑ گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ واقعی مجھ سے حماقت ہو گئی۔ ویری بیڈ۔ تو اصل فلم رول تم نے اس طرح حاصل کر لیا ہے"۔ گراہم

نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ گراہم۔ مجھے اعتراف ہے کہ تم مجھ سے کہیں زیادہ ذہین ہو لیکن اس بات کا بھی مجھے علم ہے کہ بے پناہ عقلمندی اور حماقت کی سرحدیں بھی آپس میں ملتی ہیں اس لئے ضرورت سے زیادہ عقلمند آدمی بعض اوقات بڑی سادہ سی چیزوں کو بھی نظرانداز کر دیتا ہے۔ یہ بات تمہیں پہلے سوچ لینی چاہئے تھی کہ جب میں نے تمہیں آکر کہا کہ یہ نقلی ہے تو ظاہر ہے میں نے اسے چیک کیا ہو گا اور جب میں نے اسے چیک کیا تو ظاہر ہے اس میں جو کچھ ہو گا وہ بھی میں نے دیکھ لیا ہو گا۔ یہ دوسری بات ہے کہ تم نے اسے نہ دیکھا ہو گا کیونکہ تم تو جانتے تھے کہ یہ نقلی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی مجھے اعتراف ہے کہ مجھ سے حماقت ہو گئی۔ مجھے اسے چیک کرنا چاہئے تھا تاکہ مجھے معلوم ہو جاتا کہ اس میں ان سیاحوں کی تصویریں بہرحال موجود ہوں گی اور اس طرح تم آسانی سے ان تک پہنچ سکتے تھے"...... گراہم نے کہا۔

"اس کے باوجود بھی ایک پوائنٹ ایسا تھا جس سے معاملات سامنے آ سکتے تھے۔ تم نے فارمولے کا جو فلم رول ٹرنچ فائر گن کے ذریعے حاصل کیا تھا وہ مائیکرو فلم تھی اور جبکہ بہت کم سیاحوں کے پاس مائیکرو فلم بنانے والا انتہائی جدید ترین اور مہنگا کیمرہ ہوتا ہے اور تم نے بھی یقیناً اس سیاح کے کاندھے سے لٹکا ہوا مائیکرو فلم

بنانے والا کیمرہ دیکھ کر ہی اس کے بیگ سے یہ فلم حاصل کی اور فارمولے والا مائیکرو فلم رول اس میں ڈال دیا۔ ورنہ عام کیمرے کا فلم رول بہرحال مائیکرو فلم رول نہیں ہوتا۔ اس طرح ان سیاحوں کو فوراً معلوم ہو جاتا کہ ان کے بیگ میں کوئی غلط مائیکرو فلم رول آ گیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو گراہم نے ایک بار پھر طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات تھے۔

"میں واقعی اپنے آپ کو بے حد عقلمند سمجھتا تھا لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میرا اندازہ غلط تھا اور تمہاری جو تعریفیں ہوتی ہیں ان میں مبالغہ نہیں ہے لیکن یہ بتا دوں کہ میں قیامت تک اس فارمولے کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا"...... گراہم نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا تم ذاتی طور پر کام کرو گے"...... عمران نے کہا تو گراہم اور جینی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"ذاتی طور پر۔ کیا مطلب"...... گراہم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ مجھے کراؤن سیکشن کے اصولوں کا علم ہے اور کراؤن سیکشن کے یہاں اہم ایجنٹ رام لعل نے اگر تمہیں رپورٹ دی ہے تو اس نے اب تک تمہارے ہیڈکوارٹر کو بھی تمہاری ناکامی کی رپورٹ دے دی ہو گی اور اس رپورٹ کے بعد اگر تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے تو یہ بھی تمہارے لئے غنیمت ہے"...... عمران نے

کہا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ مجھے اس کا خیال ہی نہ آیا تھا"۔ گراہم نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اگر مجھے کراؤن سیکشن کے ان اصولوں کا علم نہ ہوتا گراہم تو تم اب تک میرے ہاتھوں قبر میں اتر چکے ہوتے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم جیسے ایجنٹ کو زندہ چھوڑ دینا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں اور میرے آدمیوں کے لئے تم دونوں کا خاتمہ بے حد آسان تھا۔ تم خود سوچو تمہارے اس جدید ترین گائیگر میں آوازیں جذب کر لینے والے آلے کے باوجود نہ صرف تم دونوں کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو بلکہ تم نے جو فون کالیں کی ہیں اور جو رسیو کیں ان سب کا ایک ایک لفظ مجھ تک پہنچتا رہا ہے۔ جب یہ کام ہو سکتا تھا تو اس کمرے کو بھی میزائلوں سے اڑایا جا سکتا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ مجھے تمہاری ذہانت نے بے حد متاثر کیا ہے اور میں ذاتی طور پر ذہین لوگوں کی قدر کرتا ہوں اور اس بات کا بھی مجھے اعتراف ہے کہ تم اپنی ذہانت کی وجہ سے ہی مشن میں مجھ سے ایک قدم آگے رہے ہو اور اصل مشن تم نے ہی مکمل کیا تھا۔ یہ تو بس آخری لمحات میں میرا داؤ لگ گیا اور اصل فارمولا واپس پاکیشیا پہنچ گیا۔ بہرحال تمہاری ذہانت کی وجہ سے میں نے تمہاری موت کے احکامات نہ دیئے تھے اور پھر تم دونوں خود میرے فلیٹ پر چل کر آئے تھے اس لئے بھی میں نے درگذر سے کام لیا اور دوسری بات یہ بھی بتا دوں کہ میں نے

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے تمہاری سفارش کر دی ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ کراؤن سیکشن کے اعلیٰ حکام کو جب تمہاری ذہانت کی تعریف کرے گا تو کراؤن سیکشن زیادہ سے زیادہ تمہیں صرف اپنے سیکشن سے علیحدگی کا ہی حکم دے گا تمہاری موت کا حکم نہ دے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف کراؤن سیکشن کے چیف کو جانتا ہے"...... گراہم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو بہرحال چیف ہے۔ تمہارے چیف سے تو میری بھی دعا سلام ہے اگر تم کہو تو میں تمہاری سفارش کر دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گراہم نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ گراہم بول رہا ہوں"...... گراہم نے کہا۔

"چیف بول رہا ہوں۔ مجھے تمہاری ناکامی کی رپورٹ مل چکی ہے۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم نے عمران کو عام ایجنٹ نہیں سمجھنا لیکن"...... دوسری طرف سے کراؤن سیکشن کے چیف کی انتہائی سخت اور سرد آواز سنائی دی اور گراہم کا رنگ یکلخت زرد پڑ گیا۔ عمران چونکہ قریب ہی بیٹھا ہوا تھا اور دوسری طرف سے چیف بھی غصے کی وجہ سے اونچی آواز میں بول رہا تھا اس لئے عمران کے کانوں تک بھی اس کی آواز پہنچ گئی تھی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے گراہم کے ہاتھ سے رسیور جھپٹ لیا۔

"ہیلو جناب چیف آف کراؤن سیکشن۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ گراہم کا چہرہ مزید زرد پڑ گیا تھا جبکہ جینی کے چہرے پر بھی خوف کے تاثرات موجود تھے۔

"تم۔ تم گراہم کے پاس موجود ہو"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جناب میں گراہم کی بے پناہ ذہانت کو خراج تحسین پیش کرنے آیا تھا۔ گراہم واقعی انتہائی ذہین ہے۔ پورے مشن میں یہ بہرحال مجھ سے آگے آگے رہا اور اس نے انتہائی ذہانت سے مشن بھی مکمل کر لیا تھا لیکن اب کیا کہوں۔ آپ بہرحال چیف ہیں اور چیف ٹائپ کی مخلوق ہر بات پہلے سے جانتی ہے اس لئے آپ بھی یقیناً جانتے ہوں گے کہ بعض اوقات اندھے کے پیر کے نیچے بھی شکار آ جاتا ہے اور وہ بھی اپنے آپ کو شکاری کہلوانا شروع کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات تو آپ بھی جانتے ہیں کہ یہ فارمولا پاکیشیا کی ملکیت تھا اس لئے حق بہ حقدار رسید۔ البتہ میری درخواست ہے کہ آپ گراہم کو اس مشن کی ناکامی پر کوئی سزا نہ دیں۔ یار زندہ صحبت باقی۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف مجھ جیسے احمق کو برداشت کرتا رہتا ہے تو آپ بھی گراہم جیسے ذہین ایجنٹ کو برداشت کریں۔ بزرگ کہتے ہیں کہ امید پر دنیا قائم ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں کبھی نہ کبھی میری طرح گراہم کے پیر کے نیچے بھی شکار آ جائے گا"۔ عمران کی

زبان رواں ہو گئی تھی۔ گراہم اور جینی دونوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ شاید سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ کراؤن سیکشن کے چیف جیسے سخت مزاج آدمی سے کوئی اس انداز میں بات کر سکتا ہے۔

"تمہیں گراہم کی سفارش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گراہم میرے سیکشن کا ٹاپ ایجنٹ ہے اور اس سے پہلے یہ کبھی ناکام نہیں رہا اس لئے ایک مشن میں ناکامی کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ایسے ایجنٹ پر اصول لاگو کر دیئے جائیں۔ اس سے اصل حماقت یہ ہوئی ہے کہ اس نے تمہیں عام ایجنٹ کے طور پر ڈیل کیا ہے لیکن اب مجھے یقین ہے کہ وہ آئندہ ایسی حماقت نہیں کرے گا"۔ چیف نے جواب دیا تو گراہم اور جینی دونوں کے ستے ہوئے چہرے بے اختیار کھل اٹھے کیونکہ چیف کی بات کا مطلب تھا کہ نہ صرف ان کی جان بخش دی گئی ہے بلکہ اسے کراؤن سیکشن سے بھی علیحدہ نہیں کیا جا رہا۔

"شکریہ۔ شکریہ۔ آپ میری درخواست قبول کر کے مجھ پر تو کیا میری آئندہ آنے والی سات بلکہ سترہ نسلوں اگر ہوئیں تو، پر احسان عظیم کیا ہے"....... عمران نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور گراہم کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو گراہم بول رہا ہوں چیف"....... گراہم نے کہا۔

"گراہم۔ تم نے عمران کی آخری بات سن لی ہے۔ اس کا مطلب

مجھے ہو"...... چیف نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"نو سر"...... گراہم نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"عمران کا مطلب تھا کہ اگر میں نے تمہیں اس فارمولے کے پیچھے پاکیشیا بھیجا تو میں تم سے ہاتھ بھی دھو سکتا ہوں بشرطیکہ ہونے والی نسلوں سے اس کا یہی مطلب تھا۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے"۔ چیف نے کہا۔

"چیف۔ میں ہر صورت میں اس ناکامی کو کامیابی میں بدلنا چاہتا ہوں۔ یہ بات واقعی درست ہے کہ عارضی طور پر عمران نے مجھے شکست دے دی ہے لیکن آپ جانتے ہیں کہ گراہم بہرحال گراہم ہے اور اب اس عمران کو بھی صحیح معنوں میں علم ہو گا کہ گراہم حقیقتاً کیا ہے"...... گراہم نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"گڈ۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے یہ بات کی ہے۔ اس پیشے میں اونچ نیچ آتی رہتی ہے لیکن اب تمہیں اس فارمولے کو حاصل کرنے کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ ایکریمین ایجنٹوں نے کارمن میں ڈاکٹر ہیوگر کے ایک خفیہ ذاتی لاکر کا سراغ لگا لیا ہے جس میں اس فارمولے کے بنیادی نکات پر مبنی کاغذات مل گئے ہیں اور باقی کام ایکریمی سائنس دان آسانی سے کر لیں گے اس لئے اب تم واپس آ جاؤ۔ گڈ بائی"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گراہم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کاش یہ کاغذات نہ ملتے اور مجھے یہ فارمولا حاصل کرنے کا کہا جاتا"...... گراہم نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کوئی بات نہیں۔ میں نے تمہارے چیف سے بھی کہا تھا کہ یار زندہ صحبت باقی۔ اگر زندگی رہی تو پھر ایسا کوئی نہ کوئی موقع آ جائے گا۔ البتہ ایک بات ضرور کہوں گا کہ میں تمہاری ذہانت کا صرف اس حد تک قائل رہوں گا جس حد تک پاکیشیا کے مفادات کو خطرہ لاحق نہیں ہوتا اگر ایسا وقت آ گیا تو پھر لفظ ذہانت کے آخر میں بھی حرف "ت" آتا ہے اور موت کے آخر میں بھی یہی حرف آتا ہے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ دوسرا لفظ تم پر بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ اس بات کا بھی خیال رکھنا"...... گراہم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو وقت بتائے گا اور وقت کے آخر میں بھی یہی حرف آتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کی ساتھی لڑکی بھی اس کے پیچھے چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور دوسرے لمحے وہ دونوں کمرے سے باہر جا چکے تھے۔

"انتہائی حیرت انگیز آدمی ہے یہ"...... جینی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرے تصور سے بھی زیادہ حیرت انگیز"...... گراہم نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا واقعی چیف کو فارمولے کے بنیادی نکات مل گئے ہیں"۔ جینی نے کہا۔

"سچ پوچھو تو مجھے چیف کی اس بات پر یقین نہیں آیا۔ میرا خیال ہے کہ چیف اس عمران کی باتوں میں آگیا ہے اور اس نے یہ بات بنائی ہے"...... گراہم نے کہا۔

"اگر ایسا ہے بھی سہی تو اس نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔ جس طرح عمران نے اس سے باتیں کی ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عمران کو ہم سے زیادہ جانتا ہے اور وہ واقعی تمہیں ضائع نہیں کرانا چاہتا ورنہ شاید یہ لوگ ہمیں کافرستان سے بھی باہر زندہ نہ جانے دیتے"۔ جینی نے کہا۔

"تم چیف کی بات کر رہی ہو۔ مجھے تو لگتا ہے کہ تم بھی اس کی باتوں میں آگئی ہو"...... گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ حقیقت ہے گراہم میں واقعی اس عمران سے لاشعوری طور پر خوفزدہ ہو گئی ہوں۔ یہ شخص واقعی دنیا کا خطرناک ترین آدمی ہے۔ انتہائی خطرناک"...... جینی نے کہا تو گراہم بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکر ہے تم نے خطرناک کہا ہے۔ خطرناک آدمی سے انسان دور بھاگتا ہے قریب نہیں ہوتا ورنہ مشن کی بجائے مجھے رقابت میں اسے ہلاک کرنا پڑ جاتا"...... گراہم نے کہا تو جینی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ویسے عمران خطرناک کے ساتھ عظیم آدمی بھی ہے ورنہ کون آج اپنے آپ کو احمق اور دوسرے کی اس حد تک تعریف کرتا ہے"...... جینی نے شرمندگی بھرے لہجے میں کہا۔

"عظیم آدمی ہی محبت کے معاملات میں بے ضرر ہوتے ہیں اس لئے تمہاری اس تعریف کے باوجود عمران کو معاف کیا جا سکتا ہے"...... گراہم نے مسکراتے ہوئے کہا تو جینی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور انتہائی ہنگامہ خیز ناول

خاص نمبر

ریڈ زیرو ایجنسی

مکمل ناول

مصنف :- مظہر کلیم ایم ۔ اے

ریڈ زیرو ایجنسی ــــ ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی ــ جس نے کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھا تھا۔

ریڈ زیرو ایجنسی ــــ جو ایکریمیا کی دفاعی لیبارٹریوں اور اور تنصیبات کی نگرانی اور حفاظت کیلئے قائم کی گئی تھی۔

جزیرہ ماکو ــــ جہاں سے پاکیشیا نے ایک خصوصی پرزہ حاصل کرنا تھا لیکن اس کی حفاظت ریڈ زیرو ایجنسی کر رہی تھی

جزیرہ ماکو ــــ جہاں نصب مشینری کو تباہ کرنے کیلئے شوگران نے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد طلب کی کیونکہ اس کے ایجنٹ بھی ریڈ زیرو ایجنسی کے خلاف کامیاب نہ ہو سکتے تھے۔

جزیرہ ماکو ــــ جس میں داخلہ ہر لحاظ سے ناممکن بنا دیا گیا لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس چیلنج کو قبول کر لیا۔

مادام ہاپ ــــ ریڈ زیرو ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ ــــ جس کے مقابل عمران اور اس کے ساتھی طفل مکتب نظر آتے تھے۔

جزیرہ ماکو ــــ جہاں داخل ہونے اور مشن مکمل کرنے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بے پناہ اور انتہائی جان لیوا جدوجہد کرنی پڑی ــــ لیکن نتیجہ ناکامی کے سوا اور کچھ نہ نکل سکا ــــ کیوں اور کیسے ــــ؟

ریڈ زیرو ایجنسی ــــ جس کے مقابل آخر کار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ناکامی کا کھلے عام اعتراف کرنا پڑا۔

- وہ لمحہ ــــ جب عمران نے چیف ایکسٹو کو ناکامی کی رپورٹ دی۔ چیف کا ردعمل کیا ہوا ــــ؟
- کیا واقعی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ زیرو ایجنسی کے مقابل ناکام ہو گئے تھے ــــ یا ــــ؟

انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز واقعات
بے پناہ سسپنس مسلسل اور تیز رفتار ایکشن
سے بھرپور ایک منفرد ناول

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان